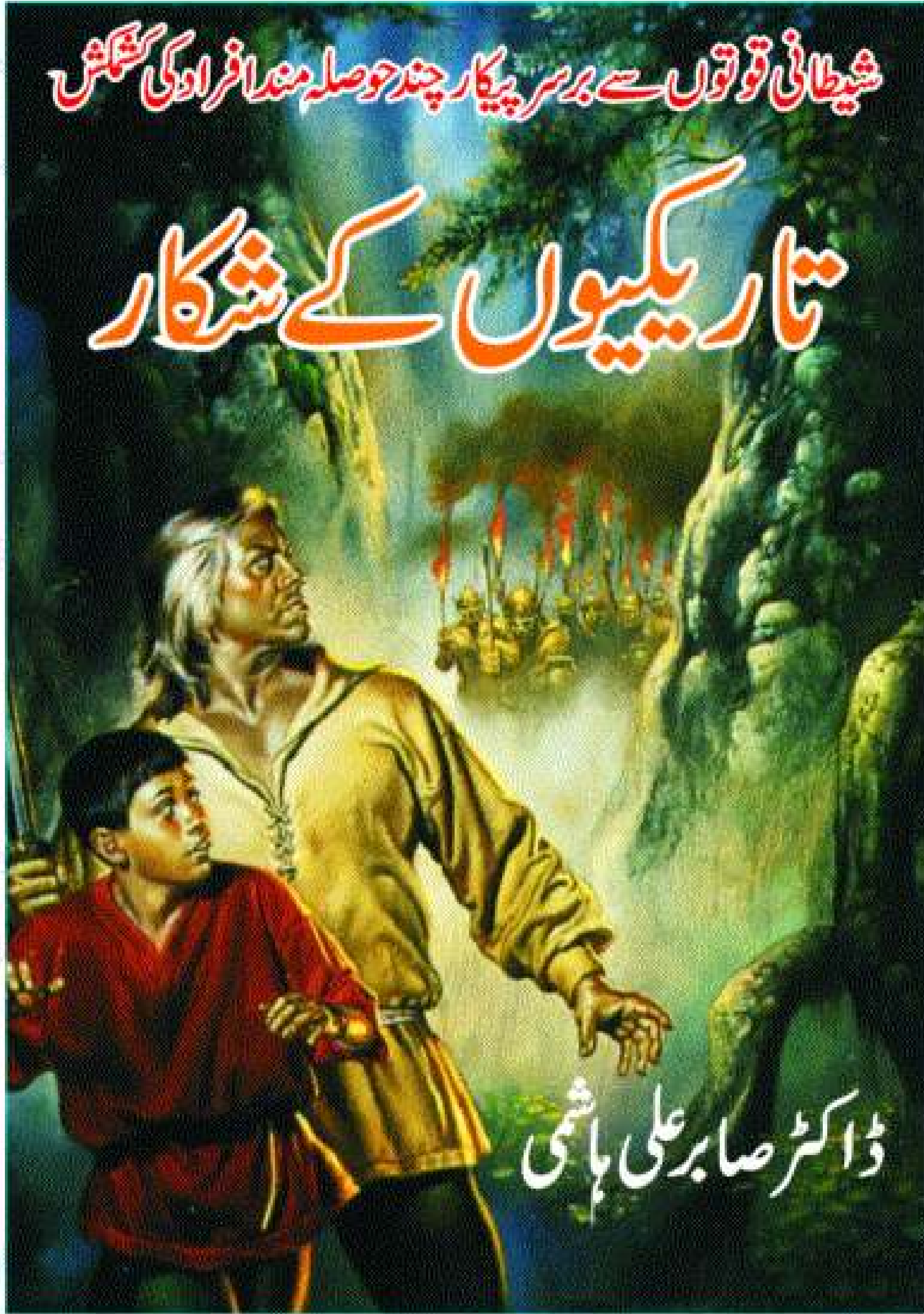


تاریکیوں ے شکار

مغرب فکشن سے درآمد ایک دلچسپ کہانی......ایک نوجوان کی زندگی کے تلخ تجربات...... جو تاریکیوں اور اندھیروں کا شکار ہو کے کالے علم اور شیطانی طاقتوں کے چنگل میں پھنس گیا تھا...... طاغوتی طاقتوں کے جال میں پھنسے نوجوان کی کہانی جو آزاد ہونے کے لیے پھڑ پھڑا رہا تھا...... کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا؟؟؟ جاننے کیلئے پڑھیے...... تاریکیوں کے شکار...



ڈاکٹر صابر علی ہاشمی تخلص: صابر

پیدائش: دسمبر 1967ء ضلع مظفر گڑھ پنجاب

تعلیم: بی ایس سی' ڈی ۔ ایچ ۔ ایم ۔ ایس' ڈی ۔ ٹی ۔ ایس (آرتھوڈونٹکس)

ڈاکٹر صابر علی ہاشمی بنیادی طور پر نثر نگار ہیں' انہوں نے لکھنے کا آغاز اسکول کے زمانے سے ہی کر دیا تھا۔ ابتداء میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں لکھیں جو بچوں کے مختلف رسائل میں شائع ہوئیں۔ کالج میں پہنچنے سے قبل ہی کراچی کے مختلف ڈائجسٹوں میں ان کی کہانیاں شائع ہونے لگیں' ان کے والد کا تعلق بھی صحافت سے تھا۔ جو اپنے وقت کے مقبول اخبار روزنامہ مساوات' ہفت روزہ صحافت' روزنامہ تلوار وغیرہ سے منسلک رہے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کو رہنمائی اپنے گھر سے ہی ملی۔ وہ طبعزاد کہانیاں لکھنے کے ساتھ ساتھ تراجم بھی کرنے لگے۔

ایک معروف ادارے کے فلمی رسالے سے وابستہ ہو کر صحافتی زندگی کی ابتدا کی' فطری طور پر شاعر ہونے کی وجہ سے اکثر اَدبی محفلوں میں شرکت کرنے لگے اور یوں اچھا خاصا کلام جمع ہو گیا اور ''گوشۂ قلب'' وجود میں آیا۔ کئی طویل کہانیاں تخلیق کر چکے ہیں' جن میں سے ''سوچ نگر کا مسافر'' اور ''تیاگی'' کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کئی ناول کتابی شکل میں آ چکے ہیں' کچھ تیاری کے مراحل میں ہیں۔ نوجوانوں کے لیے نفسیاتی مسائل اور ان کی رہنمائی پر بھی چند کتب تحریر کر چکے ہیں۔ اُردو الفاظ کی تحقیق سے متعلق ''لفظوں کا دلچسپ سفر'' کتابی شکل میں موجود ہے اور ''نوبل انعام یافتگان...... ادیب و سائنس داں'' اور ان کے ادبی افسانوں کا مجموعہ ''آبگینہ'' کے نام سے بہت جلد شائع ہو رہے ہیں۔

کئی ملکی اور بین الاقوامی رسائل کی ادارت کے فرائض انجام دے چکے ہیں' جن میں پندرہ روزہ اخبارِ اقوام' پندرہ روزہ شرف' روزنامہ امت' ماہنامہ رابطہ' ماہنامہ عمران ڈائجسٹ وغیرہ شامل ہیں۔ ان دنوں ایک معروف اشاعتی ادارے سے منسلک ہیں۔

انہوں نے خود بھی ادبی ہفت روزہ ''فنکار'' ماہنامہ ''بچے'' پندرہ روزہ ''شائننگ اسٹار'' کا اجرا کیا اور کامیابی حاصل کی۔ شعبۂ درس و تدریس سے بھی وابستہ رہے۔ آج کل بچوں کے لیے تدریسی کتب پر کام کر رہے ہیں۔ جن میں اُردو اور اسلامیات شامل ہے۔

ان کی تحریروں اور کلام میں جہاں رومان ہے' وہیں معاشی اور معاشرتی زندگی کا عکس بھی نظر آتا ہے۔ ان کے ذہن اور وجود میں ایک بے چینی ہے' جس کا اظہار وہ اپنی تحریروں کے ذریعے کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنا کافی وقت معروف ادباء و شعراء کی محفلوں میں گزارا ہے اور اکثر اپنا وقت مطالعے میں گزارتے ہیں' وہ کہتے ہیں: ''طلسم ہوش رُبا اور گلستاں و بوستاں کے مطالعے کے بعد مجھ میں لکھنے کی تحریک پیدا ہوئی تھی۔'' یہ حقیقت ہے اور اس کا اظہار ان کی تحریروں سے ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صابر علی ہاشمی حساس اور فکر انگیز طبیعت کے مالک ہیں' اس کا اندازہ ان کے اشعار سے بھی ہوتا ہے۔

کچھ لوگ زمانے میں ایسے بھی تو ہوتے ہیں
محفل میں جو ہنستے ہیں' تنہائی میں روتے ہیں
یہ درد کے ٹکڑے ہیں اشعار نہیں صابر
ہم کانچ کے دھاگوں میں زخموں کو پروتے ہیں

ڈیوک ڈرچلو اور ریکس دان شام کے کھانے سے فارغ ہو کر اپنی اپنی دل پسند شرابیں پیتے ہوئے ادھر ادھر کی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ریکس دان جب بھی اپنے عزیز دوست سے ملنے کی خاطر انگلینڈ آتا تھا تو ڈیوک اپنے نوجوان امریکی دوست کی دل کھول کر خاطر مدارات کرتا تھا اور کھانے کے بعد بیش قیمت اور بہترین شرابیں پیش کرتا ہے

ایک عام آدمی کو ان کی دوستی خواہ کتنی ہی عجیب محسوس ہوتی ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ مختلف رنگ و نسل اور عمروں میں تفاوت کے باوجود جو قربت و یگانگت ان دونوں میں تھی بہت کم دیکھنے میں آتی ہے

اپنی کسی حماقت کی وجہ سے ریکس جب چند برس پہلے روس میں گرفتار ہو گیا تھا تو یہ فرانسیسی ڈیوک ڈرچلو ہی تھا جو اپنے فنون لطیفہ کے شوق کو خیر باد کہہ کر اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ریکس کی تلاش میں روس جا پہنچا تھا۔ اسے وہاں سے نہ صرف آزاد کرایا تھا بلکہ دونوں نے مل کر کچھ اہم راز بھی معلوم کر لیے تھے۔ پھر آگپو کے خوفناک ایجنٹ ان کے پیچھے پڑ گئے تھے اور وہ ان جلادوں سے چھپتے چھپاتے ہزارہا میل کا دشوار گزار فاصلہ پیدل طے کر کے انتہائی غیر یقینی حالات میں روس کی سرحدوں سے نکل سکے تھے۔ اس مہم میں کئی دوسرے بھی شامل تھے۔ رچرڈ اور پرنسز میری نے روس کی حدود سے نکلتے ہی شادی کر لی تھی اور اب وہ دونوں اپنی ایک بہت ہی پیاری سی بچی کے ساتھ اپنے دیہاتی مکان واقع کڈرمنسٹر میں رہ رہے تھے مگر اس وقت ریکس اپنے تیسرے ساتھی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جو شرمیلا اور بھولا بھالا ہونے کے باوجود حد درجہ حوصلہ مند تھا اور یہ وہی تھا جس کی حوصلہ مندی نے کئی مواقع پر جبکہ سفاک روسی ان کے پیچھے لگے ہوئے تھے ان کی جان بچائی تھی۔ وہ نوجوان یہودی سائمن ایران تھا جو دبلا پتلا ہونے کے باوجود بے حد دلیر تھا

ریکس حیران تھا کہ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ سائمن ڈنر میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوا، ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ امریکہ سے جب بھی انگلینڈ آتا تھا، تینوں دوست بہرحال اکٹھے ہو کر جشن مناتے تھے۔ ریکس دان نے ڈیوک سے پوچھا بھی مگر ڈیوک نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا

"کچھ تو بتاؤ، آخر سائمن کیوں نہیں آیا۔ کیا کوئی ناراضگی ہو گئی ہے۔" ریکس نے گلاس میں مزید برانڈی نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" ڈیوک نے قیمتی سگار جلاتے ہوئے جواب دیا

"پھر کیا وجہ ہے! دیکھو ڈیوک گزشتہ کئی برسوں سے جب بھی میں انگلینڈ آتا ہوں ہم تینوں دوست تمہارے اسی فلیٹ میں اکٹھے ڈنر کھاتے ہیں، شراب پیتے ہیں اور پرانی یادیں تازہ کرتے ہیں لیکن اس مرتبہ ایسی کون سی وجہ ہے کہ سائمن نہیں آیا۔ کیا اسے میری آمد کی اطلاع نہیں دی گئی۔

"نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ میں نے اسے اطلاع دے دی تھی کہ تمہارا جہاز آج صبح پہنچ رہا ہے لیکن اس نے آج رات ڈنر میں شمولیت سے معذرت کر دی تھی

"تو کیا وہ بیمار ہے۔

''نہیں۔ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے بلکہ آج اپنے دفتر میں حاضر تھا

''ہوسکتا ہے کوئی ضروری کام پڑ گیا ہو یا پھر ممکن ہے کسی سے کہیں جانے کا پروگرام طے ہو چکا ہو۔ بہر حال یہ تو میں وثوق کے کہہ سکتا ہوں کہ کسی معمولی وجہ سے وہ ہرگز نہیں رک سکتا

''نہیں میرے دوست۔'' ڈیوک نے گلاس اٹھا کر چسکی لگاتے ہوئے کہا۔'' وہ گھر پر ہے اور جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ یہ ہے کہ وہ برج ٹورنامنٹ کی وجہ سے مصروف ہے اس لیے ڈنر میں شرکت نہیں کر سکے گا

''ہوں'' ریکس نے حقارت سے منہ بنا کر کہا۔'' برج ٹورنامنٹ۔ بھلا یہ بھی کوئی ماننے والی بات ہے۔ مجھے تو کچھ اور ہی چکر معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ وہ رہ نہیں سکتا تھا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم آخری مرتبہ اس سے کب ملے تھے۔

''تین ماہ پہلے'' ڈیوک نے جواب دیا

''تین ماہ۔ کیوں۔ کیا اس سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہے۔

''نہیں بھئی'' ڈیوک نے زور زور سے انکار میں گردن ہلائی۔'' میں بوڑھا آدمی ہوں۔ نہ کوئی آگے، نہ پیچھے۔ تم دونوں جس طرح خلوص و محبت سے ملتے ہو اسی طرح میں بھی تم دونوں کو اسی طرح چاہتا ہوں۔ جیسے کوئی باپ اپنی اولاد کو چاہتا ہے

''مگر ڈیوک! تمہاری اور اس کی ملاقاتیں تو ہفتہ میں دو دو، تین تین بار ہوتی تھیں پھر کیا وجہ ہے کہ اس مرتبہ تین ماہ سے تم دونوں نہیں ملے۔ خدا کے لیے کوئی وجہ بتاؤ

''مصیبت تو یہی ہے کہ وجہ بھی کوئی نہیں ہے

''دیکھو ڈیوک، چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر سائمن کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے تو تمہیں اس کی مدد کرنی چاہیے تھی

''اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ یقیناً مدد کے لیے میرے پاس آتا۔ تم خود ہی سوچو ریکس کہ مدد کے لیے اور وہ جا بھی کہاں سکتا ہے

''ممکن ہے وہ رچرڈ کے پاس چلا گیا ہو کیونکہ بہر حال رچرڈ اس کا ہم دونوں سے بھی زیادہ پرانا دوست ہے

''وہ، وہاں بھی نہیں گیا۔'' ڈیوک نے گلاس خالی کرتے ہوئے کہا۔'' میں گزشتہ ہفتہ کارڈینل فولی گیا تھا اور دو دن وہیں رہا تھا۔ رچرڈ اور میری کو بھی اس کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے۔ وہ گزشتہ کرسمس پر ان کی بچی فلورا کے لیے کچھ تحفے وغیرہ لے کر ضرور گیا تھا لیکن اس کے بعد آج تک وہاں نہیں گیا۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ کسی چکر میں پھنس گیا ہے

''چکر۔ کیسا چکر۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ روپے پیسے کا چکر بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ روپے پیسے کے معاملات پر حتی الامکان وہ ہم لوگوں سے بات نہیں کرتا

''نہیں ڈیوک، روپے پیسے سے وہ تنگ نہیں ہے۔ کمپنی کا مالک اس کی صلاحیتوں کا بخوبی معترف ہے اور منافع میں سے خاصا حصہ اسے ادا کرتا ہے۔ ہاں البتہ کسی حسینہ کی زلف گرہ گیر کا شکار ہو کر ہمیں نہ بھول گیا ہو

"کیسی باتیں کر رہے ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو سب سے پہلے وہ ہم لوگوں کے پاس ہی آتا کیونکہ ایسے مواقع پر دوستوں کی ہمدردیاں اور خوشنودیاں حاصل کرنا فطری بات ہوتی ہے

اس کے بعد کئی لمحات تک وہ خاموشی سے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے تکتے رہے۔ ریکس طویل قامت، فراخ شانوں، گھٹے ہوئے مضبوط جسم اور معمولی چہرے کا مالک تھا۔ جبکہ ڈیوک درمیانہ قد، چھریرے بدن اور نازک اندام نظر آنے والا ادھیڑ عمر شخص تھا۔ کمزور جسم کے باوجود اس کا چہرہ پر رعب اور مستقل مزاجی کا مظہر تھا۔ اس کی چوڑی پیشانی، سیاہ چمکدار آنکھیں اور گھنی بھوری بھنویں اس کی فہم وفراست کی غماز تھیں

"کیا تم نے کبھی مکوٹا کا نام سنا ہے۔" آخر کار ڈیوک نے مہر سکوت توڑتے ہوئے پوچھا۔

"مکوٹا۔۔۔۔۔۔نہیں۔" ریکس نے انکار میں سر ہلایا۔ "کون ہے وہ۔

"سائمن کا نیا دوست جو کئی ماہ سے اس کے ساتھ رہ رہا ہے

"کلب میں۔

"نہیں ریکس! سائمن اب کلب میں نہیں رہتا بلکہ اس نے گزشتہ فروری میں ایک قدیم حویلی خریدی تھی۔ اسی میں رہتا ہے۔ یہ حویلی سنٹ جوہن وڈ میں واقع ہے

"لیکن وہ علاقہ تو ریجنٹ پارک سے بھی آگے ہے۔" ریکس نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "اور آبادی سے کافی دور ہے۔ کیا وہ مے فیئر میں کوئی مکان نہیں لے سکتا تھا۔

"میں نے بھی یہ سوال کیا تھا لیکن سائمن نے صرف یہ جواز پیش کیا تھا کہ اسے باغ کی ضرورت تھی اسی لیے وہ پرانی حویلی خریدی ہے

"اس نے سراسر بکواس کی ہے۔" ریکس نے تردید کرتے ہوئے کہا۔ "اسے باغ سے کیا سروکار، وہ تو معروف پھولوں کے نام تک نہیں جانتا۔ پھر ڈیوک یہ بھی تو سوچو کہ سائمن جیسے مجرد شخص کو وسیع وعریض حویلی کی بھلا کیا ضرورت ہوسکتی ہے

"اس سوال کا جواب تمہیں مکوٹا یا پھر وہ ملازم دے سکتا ہے جو سائمن نے خدا جانے کہاں سے درآمد کیا ہے

"کیا تم خود بھی کبھی سائمن کے نئے دوست مکوٹا سے ملے ہو۔" ریکس نے سوال کیا

"ہاں، تقریباً چھ ہفتہ پہلے میں سائمن سے ملنے اس حویلی میں گیا تھا اور چونکہ سائمن کہیں باہر گیا ہوا تھا اس لیے مکوٹا نے ہی میرا خیر مقدم کیا تھا

"پھر۔ تم نے اس کی بابت کیا نظریہ قائم کیا۔

"مجھے وہ ایک آنکھ نہیں بھایا۔" ڈیوک نے نفرت سے بھنویں سکوڑتے ہوئے کہا۔ "وہ اندازاً ساٹھ باسٹھ کے پیٹے میں ہوگا۔ تو ند بردار، انڈے کی مانند گنجا سر، حلقوں سے باہر نکلتی ہوئی مضطرب آنکھیں، مکروہ بدنما ہاتھ، مکار وریا کار چہرہ اور تتلاہٹ آمیز کرخت وبھدی آواز۔ یہ ہے مختصر سے الفاظ میں مکوٹا کا حدود اربعہ

"اور وہ ملازم کیسا ہے۔

''میں نے اس کی صرف ایک جھلک دیکھی تھی اور اس ایک جھلک سے میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق وہ سیاہ فام مالا گاسی معلوم ہوتا ہے

''اور یہ مالا گاسی کیا بلا ہوتی ہے۔'' ریکس نے الجھن کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا

''مڈغاسکر کا باشندہ، بڑے ہی عجیب وغریب لوگ ہوتے ہیں۔ یہ ایک مخلوط نسل ہے۔ یعنی آدھے نیگرو اور آدھے پولی نیسین۔ پورا دیو ہے دیو۔ قد قریباً چھ فٹ آٹھ انچ اور آنکھیں اس قدر حیرت انگیز کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ تم یقین کرو ریکس! اسے دیکھ کر خوف آتا ہے

''ان دونوں کے متعلق کچھ اور بھی جانتے ہو۔'' ریکس کے لہجے میں تشویش تھی

''نہیں۔'' ڈیوک نے سوالیہ انداز میں جواب دیا

'دیکھو ڈیوک! جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سائمن یقیناً کسی چکر میں پھنس گیا ہے ورنہ اس قسم کے عجیب وغریب لوگوں کو ہرگز اپنے پاس نہ رکھتا

''میرا بھی کچھ ایسا ہی خیال تھا۔'' ڈیوک نے سگار کی راکھ سنگ سلیمانی کے خوبصورت بیضوی راکھدان میں جھاڑتے ہوئے کہا۔''لیکن تمہاری آمد کا منتظر تھا کیونکہ تم سے مشورہ کیے بغیر کوئی قدم اٹھانا ہرگز مناسب نہیں تھا۔ اب بتاؤ، تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

''مشورہ۔ مشورہ کیسا۔ ہم ابھی اور اسی وقت منٹ سنٹ جوہن وڈ چل رہے ہیں تاکہ سائمن سے دوبدو بات ہوسکے۔'' ریکس کا لہجہ بھرپور قوت ارادی کا آئینہ دار تھا

''بالکل ٹھیک ہے۔ کار باہر تیار کھڑی ہے۔ آؤ چلیں۔''

☆☆☆☆☆

ڈیوک ڈرچلو کی ہسپانو کار سنٹ جو ہن وڈ کے علاقے میں داخل ہو کر آخری سرے پر رک گئی۔ ریکس نے کار سے باہر نکل کر گرد و پیش پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ان کے چاروں طرف بلند و بالا چہار دیواری سے گھرے ہوئے طویل و عریض باغات ہیں اور ہر طرف ہو کا عالم طاری ہے۔ سڑک کے ساتھ ہی سرخ اینٹوں کی دیوار میں انہیں تنگ سا دروازہ نظر آ گیا۔ دروازے سے کافی دور آگے تین منزلہ قدیم حویلی نیم تاریک آسمان کے پس منظر میں بڑی ہی خوفناک نظر آ رہی تھی۔ حویلی کے وسیع و عریض احاطے میں بلند و بالا اور گھنے درختوں میں سرسراتی ہوئی ہوا سے کچھ ایسی آوازیں پیدا ہو رہی تھیں جیسے سینکڑوں بھوت آپس میں کانا پھونسی کر رہے ہوں

''مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی قبرستان میں آ گئے ہیں۔'' ریکس نے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ کار انہوں نے باہر ہی چھوڑ دی تھی

آسمان پر سیاہ بادلوں کے ٹکڑے تو کافی دیر سے تیرتے پھر رہے تھے۔ اب دیکھتے ہی دیکھتے تیز بوندا باندی بھی شروع ہو گئی اور ہوا کے جھونکوں میں بھی شدت آ گئی۔ سروں پر ہیٹ مزید آگے کی طرف جھکاتے ہوئے ڈیوک اور ریکس تیزی سے کچی سڑک پر چلتے ہوئے صدر دروازے پر پہنچ گئے اور گھنٹی کا بٹن دبایا

دروازہ کھلنے کا انتظار کرتے ہوئے ڈیوک دو قدم پیچھے ہٹ کر حویلی کا جائزہ لینے لگا پھر دوسرے ہی لمحہ سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''بہت خوب سائمن نے یہاں رصد گاہ بھی بنا رکھی ہے۔ پچھلی مرتبہ جب میں یہاں آیا تھا تو شاید میں نے خیال نہیں کیا تھا

''تمہارا خیال درست معلوم ہوتا ہے۔'' ریکس نے دوسری منزل پر ڈیوک کی نگاہوں کے تعاقب میں اس گیند پر نظریں جماتے ہوئے کہا جس نے ایک بڑے کمرے کی چھت کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر عین اسی وقت ان کے سروں پر لگا ہوا برقی گلوب جگمگانے لگا اور دوسرے ہی لمحہ دیو پیکر ملازم دروازہ کھول کر اندر سے برآمد ہوا

''مسٹر سائمن اندر ہیں۔'' ڈرچلو نے ملازم سے پوچھا لیکن ملازم نے جواب دینے کی بجائے انہیں اندر چلنے کے لیے مودب انداز میں اشارہ کیا اور وہ دونوں اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ ہال کے ایک گوشے میں متحرک کھونٹیوں پر دو کوٹ اور دو ہیٹ لٹکے ہوئے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ سائمن تنہا نہیں تھا بلکہ کچھ ملاقاتی پہلے ہی موجود تھے

''کیا کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں۔'' ڈیوک نے ملازم سے سوال کیا لیکن ملازم نے جواب دینے کی بجائے انہیں ہال سے گزر کر آگے دروازے کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا

''مجھے یقین ہے کہ یہ ملازم گونگا اور بہرہ ہے۔'' ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے ڈیوک نے ریکس سے زیر لب کہا

ایک بڑے دروازے سے داخل ہو کر وہ ایک تنگ سی راہ داری سے گزرے۔ آگے پھر ایک دروازہ تھا جسے ملازم نے کھول کر انہیں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ اب جو وہ ایک لمبے چوڑے کمرے میں داخل ہوئے تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کمرہ تیز برقی روشنی سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ فرش پر بیش قیمت سرخ قالین تھا۔ جس میں تک پاؤں دھنس رہے تھے اور کمرہ اس قدر جدید اور قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھا کہ ریکس دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

دیواروں میں کئی قدآدم آئینے نصب تھے اور جس طرف نگاہ اٹھتی، اپنی رنگا رنگ نقش ونگار اور گلکاریاں اس قدر دلفریب تھیں کہ نظر اٹھانے کو دل نہیں کرتا تھا

ریکس نے جلد ہی اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے دور گوشے میں کھڑے سائمن کی طرف دیکھا جو کسی خاتون سے باتیں کر رہا تھا۔ ''اف خدایا'' ریکس نے لڑکی کو دیکھتے ہی کہا۔ ''یہ لڑکی اور یہاں۔.....

گزشتہ ڈیڑھ برس میں ریکس اس اجنبی مگر حسین چہرے کو تین مرتبہ دیکھ چکا تھا۔ دبیز پلکوں کے نیچے اس کی گہری آنکھیں، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے لاتعداد رازہائے سربستہ چھپائے ہوئے ہیں اور یہ اس کی آنکھیں ہی تھیں جن کی وجہ سے پرشباب جسم کے باوجود وہ عمر رسیدہ معلوم ہوتی تھی۔ پہلی مرتبہ ریکس نے اس لڑکی کو بڈاپسٹ کے ایک ریستوران میں دیکھا تھا۔ اس کے کئی ماہ بعد وہ اسے نیویارک میں اس وقت نظر آئی تھی، جب ایک سڑک پر ٹریفک جام ہوگئی تھی۔ کئی منٹ تک ان دونوں کی کاریں ساتھ ساتھ ہی کھڑی رہی تھیں اور تیسری مرتبہ اس نے اسے بیونوزایرز کی دیہاتی سڑک پر شہر سے دس میل دور گھوڑے پر سوار دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ تین مرد بھی تھے اور اب ریکس اسے اپنے دوست سائمن کے مکان میں دیکھ کر سخت حیران تھا

ان دونوں کو غیر متوقع طور پر داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر سائمن بوکھلا گیا۔ چند لمحوں کے لیے اس کے چہرے پر گھبراہٹ و بے چینی کے تاثرات ابھرے لیکن فوراً ہی سنبھل گیا اور تیزی سے خیر مقدم کرنے کے لیے ان کی طرف بڑھا

''ہیلو سائمن۔'' ڈیوک نے سائمن کے قریب پہنچتے ہی مسکرا کر کہا۔ ''بھئی ہمیں سخت افسوس ہے کہ خواہ مخواہ اس وقت مخل ہوئے ہیں

''ہمیں قطعی معلوم نہ تھا کہ آج تم کوئی پارٹی دینے والے تھے، ورنہ ہرگز نہ آتے۔'' ریکس نے سائمن سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کھلے دروازے سے آگے اس طرف دیکھا جہاں اندرونی کمرے میں ایک طویل قامت عورت تین مردوں سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکی بھی جو ابھی چند لمحے پہلے کھڑی سائمن سے باتیں کر رہی تھی، اندرونی کمرے میں چلی گئی

''نہیں، نہیں۔ مجھے تمہارے آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔'' سائمن اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ ''دراصل میں ایک سوسائٹی کا ممبر ہوں اور اس کی آج یہاں میٹنگ ہو رہی ہے

''ہم دروازے سے ہی لوٹ جاتے۔'' ریکس بولا۔ ''مگر تمہارا ملازم غالباً ہمیں تمہارے کوئی متوقع مہمان سمجھ کر اندر لے آیا ہے

''مجھے افسوس ہے کہ آج تم لوگوں کے ساتھ ڈنر میں شریک نہیں ہوسکا۔'' سائمن نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ ''دراصل بات یہ تھی کہ مجھے برج ٹورنامنٹ کی تیاری کرنی تھی مگر پھر شام کو یاد آیا کہ آج تو سوسائٹی کی میٹنگ ہوئی ہے۔ تم لوگوں کو بلانے کا خیال تو آیا تھا مگر پھر سوچا کہ بور ہوگے

''نہیں، نہیں۔'' ڈیوک نے فوراً کہا۔ ''ہم قطعی بور نہیں ہوں گے۔ البتہ ہم نے تمہیں، تمہارے دیگر دوستوں سے غیر متوجہ کر دیا ہے۔'' ڈیوک نے محسوس کیا کہ سائمن انہیں اپنے دوستوں سے متعارف نہیں کرانا چاہتا

''ارے نہیں بھئی۔'' سائمن نے کہا۔ اسی وقت مکوٹا قریب سے گزرا تو سائمن نے اسے روک کر کہا۔ ''یہ دونوں میرے انتہائی عزیز دوست ہیں

بہت مسرت ہوئی آپ سے مل کر۔'' مکوٹا نے قدرے جھک کر کہا۔ ڈیوک نے بھی کچھ اسی قسم کے الفاظ کہے اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ چند فٹ دور بیٹھی طویل قامت خاتون کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھی لیکن رنگ وروپ کسی حد تک برقرار تھا۔ بیش قیمت لباس اور کافی زیورات پہنے ہوئے تھی اور اس کی انگلیوں میں سلگتے سگار کا آخری سرا دبا ہوا تھا

''آپ کا سگار ختم ہو چکا ہے میڈم۔'' ڈیوک نے اپنے پیکٹ سے ایک سگار آگے کھینچ کر پیکٹ نہایت مودب انداز میں خاتون کی طرف بڑھا دیا۔ ''یہ قبول فرمائیں تو مجھے خوشی ہوگی

''شکریہ۔'' عورت نے سگار کھینچ لیا، پھر بولی۔ ''میں نے آپ کو اس سے پہلے کبھی سوسائٹی کی کسی میٹنگ میں نہیں دیکھا۔ آپ کا نام۔

''میرا نام ڈرچلو ہے اور آپ۔'' ڈیوک نے خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا

''میں میڈم ڈی عرفی ہوں۔ ممکن ہے آپ نے میرا نام سنا ہو

''ہاں، ضرور سنا ہے۔ آج کی میٹنگ کے بارے میں کیا خیال ہے۔

''اگر آسمان صاف رہا تو امید ہے کہ بہت کچھ دیکھنے میں آئے گا

''میرا بھی یہی خیال ہے۔ سائمن کی رصدگاہ کافی اچھی ہے۔'' ڈیوک نے کہا

اور اس سے پہلے کہ وہ اس عورت سے مزید کچھ کرید کرتا سائمن اسے بازو سے پکڑ کر بوفے کی طرف لے گیا۔ جہاں ایک بڑی میز پر کھانے پینے کی بے شمار چیزیں قرینے سے سجی رکھی تھیں

''تو آج کل تم پر فلکیات کا بھوت سوار ہے۔'' ڈیوک نے ہنستے ہوئے سائمن سے پوچھا

''ہاں کچھ شوق ہو گیا ہے۔'' سائمن نے کہا اور اسی وقت اس کی نظر ایک گوشے میں ریکس پر پڑی، جو لڑکی سے بڑی گھل مل کر باتیں کر رہا تھا۔ ڈیوک نے بھی لڑکی کو دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ بے حد خوبصورت اور پرکشش جسم کی مالک تھی

''میرا خیال ہے کہ رصدگاہ کی وجہ سے ہی تم نے اس ویرانے میں اتنی دور یہ مکان لیا ہے۔'' ڈیوک کا لہجہ سوالیہ رنگ میں تھا

''ہاں، کسی دن تم اور ریکس آ جانا پھر ہم مل کر ستاروں کا مشاہدہ کریں گے۔'' سائمن کے لہجے میں اس مرتبہ مروت ودوستی کا تاثر تھا لیکن اس کے باوجود ڈیوک بخوبی محسوس کر رہا تھا کہ اسے اس وقت ان کا بے موقع ٹپکنا بری طرح کھل رہا ہے

''شکریہ دوست۔ ہم کسی دن ضرور آئیں گے۔'' ڈیوک نے رسمی انداز میں کہا اور ساتھ ہی سائمن کے شانے پر سے نظریں اٹھا کر پیچھے کھڑے دو آدمیوں کو دیکھا۔ ایک دراز قامت تھا اور مکوٹا سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کے لمبے نرم بال سر پر پیچھے کی طرف سیدھی کنگھی کیے ہوئے تھے اور اپنی وضع قطع سے البانوی معلوم ہوتا تھا۔ جبکہ دوسرا شخص اپنے ورزشی جسم کی وجہ سے بہت ہی اسمارٹ لگ رہا تھا۔ وہ پشت پر ہاتھ باندھے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا اور لباس اور سر کے سفید بالوں کی وجہ سے آرٹسٹ ہی ہو سکتا تھا

جو بھی لوگ وہاں موجود تھے، انہیں دیکھ کر ڈیوک نے کچھ اچھا تاثر نہیں لیا پھر ابھی ایک منٹ ہی گزرا تھا کہ تین اور آ گئے۔ نئے آنے والوں میں ایک تو چھپی عامل معلوم ہوتا تھا، جو اپنے چہرے اور آنکھوں سے انتہائی بے رحم وسفاک نظر آ رہا تھا۔ دوسرا یوریشین دکھائی دیتا تھا، جس کا صرف ایک بازو تھا۔صرف بایاں بازو۔ تیسری ایک دبلی پتلی عورت تھی، جس کی ناک طوطے کی چونچ کی مانند تھی۔ مکوٹا نے ان تینوں کا استقبال کیا، جیسے گھر کا ملک وہی تھا

ڈیوک جلدی سے ایک بازو والے کی طرف بڑھا مگر سائمن درمیان میں آ گیا۔عورت سے باتیں کرنے لگا اور عورت سے باتیں کرنے لگا۔

ڈیوک سمجھ گیا کہ سائمن حتی الامکان یہی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اس کے دوستوں سے مل کر معلومات حاصل نہ کر سکے

''سائمن۔'' ڈیوک سائمن سے مخاطب ہوا۔''تم فلکیات سے دلچسپی رکھتے ہو یا نجوم سے۔میں یہ اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ دونوں میں کافی فرق ہے

''بہت سے۔'' سائمن نے جواب دیا۔''لو، اور شراب لونا

''نہیں دوست! ابھی نہیں۔ کچھ دیر ٹھہر کر دیکھا جائے گا۔'' ڈیوک کا یہ جملہ سن کر مکوٹا نے معنی خیز انداز میں سائمن کی طرف دیکھا۔ دراصل وہ چاہتے تھے کہ ڈیوک اور ریکس جلد از جلد چلے جائیں جبکہ ڈیوک کی بات سے صاف ظاہر تھا کہ وہ فی الحال جانے کے موڈ میں نہیں ہیں

''اگر یہ کوئی عام قسم کی میٹنگ ہوتی۔'' سائمن جھجکتے ہوئے بولا۔''تو مجھے تمہاری اور ریکس کی یہاں موجودگی پر ہرگز کوئی اعتراض نہ ہوتا مگر یہ میٹنگ سوسائٹی کے سالانہ حساب کتاب پر بحث ومباحثہ کے لیے ہو رہی ہے۔اس لیے

''ٹھیک ہے، مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔'' ڈیوک نے کہا۔''ہم چلے جائیں گے لیکن ریکس اس خوبصورت عورت میں شاید الجھ کر ہی رہ گیا ہے

اسی وقت دو شخص اور اندر داخل ہوئے۔ایک بابو ٹائپ تھا، جس نے گاؤن اور پگڑی باندھ رکھی تھی۔ اس نے آتے ہی مکوٹا سے مصافحہ کیا۔ ڈیوک تیزی سے ان کی طرف بڑھ گیا۔ پگڑی والے کے پیچھے سوٹ میں ملبوس شخص جرمنی کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔ سائمن بھی اس کی طرف بڑھ گیا لیکن ڈیوک نے جرمن شخص کے ابتدائی الفاظ سن ہی لیے

''ویل مسٹر ابراہیم! میرا خیال ہے کہ'' ...... جرمن نے سائمن سے کچھ کہنا چاہا مگر فوراً ہی پگڑی والے ہندوستانی نے اسے ٹوک دیا۔''نہیں ، ابھی اسے تم اس نام سے نہیں پکار سکتے۔ عظیم رات سے پہلے اس نام سے پکارنا سراسر بدشگونی ہے

سائمن ڈیوک کو بازو سے پکڑ کر پھر وہاں سے ہٹا لے گیا۔''تو کیا تم نے اپنا نام بدل لیا ہے اور یہ عظیم رات والا کیا چکر ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب میں اس میٹنگ کا مقصد کسی حد تک سمجھ گیا ہوں۔'' ڈیوک نے سائمن کے ساتھ چلتے ہوئے کہا

''نہیں ،نہیں۔ وہ تو مذاق ہو رہا تھا اور اگر تم کچھ سمجھ ہی گئے ہو تو یقین رکھو، ابھی میں اس سوسائٹی کا باقاعدہ ممبر نہیں بنا۔ یہ میٹنگ محض ابتدائی یا تعارفی میٹنگ ہے۔'' اسی وقت مکوٹا نے دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھتے ہوئے سائمن کو اشارہ کیا مگر اس کا اشارہ ڈیوک نے گزشتہ آنکھ سے دیکھ لیا اور

سائمن کو بڑی ہی عجیب وغریب اور تکلیف دہ پوزیشن سے بچانے کے لیے بولا۔'' اوہ! گیارہ بج کر بیس منٹ ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلے ہی جانا چاہیے۔'' چنانچہ ڈیوک سائمن کو ساتھ لیے ادھر بڑھ گیا جہاں ریکس حسین لڑکی کے ساتھ راز و نیاز میں مصروف تھا

''سائمن۔'' ریکس ان کے قریب پہنچتے ہی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔'' تم حیران ہو گے کہ میں انہیں مختلف ممالک میں تین مرتبہ دیکھ چکا ہوں اور یہ بھی مجھے دیکھ چکی ہیں۔'' یہ کہہ کر ریکس نے لڑکی سے کہا۔'' ان سے ملو، یہ میرے دوست ڈیوک ڈر چلو ہیں

ڈیوک نے آگے بڑھ کر لڑکی کا مرمریں ہاتھ پکڑا اور بوسہ دینے کے بعد بولا۔'' کیا بدقسمتی ہے کہ آپ سے عین جاتی دفعہ تعارف ہوا ہے

''جاتی دفعہ۔کیا آپ لوگ تقریب سے پہلے ہی جا رہے ہیں۔'' لڑکی نے حیرت سے پوچھا

''ہاں، اس لیے کہ ہم دونوں آپ کی سوسائٹی کے ممبر نہیں ہیں۔'' ڈیوک نے مسکرا کر کہا

یہ سن کر لڑکی جیسے ہکا بکا رہ گئی۔وہ شاید سوچ رہی تھی کہ کہیں اس نے ریکس کو سوسائٹی کے متعلق کوئی راز کی بات تو نہیں بتا دی۔ پھر آخر کار وہ مسکرا دی اور ڈیوک اور ریکس اس کو خدا حافظ کہہ کر سائمن کی طرف بڑھ گئے

''کیا تم مجھے صرف دو منٹ دے سکتے ہو۔'' جب تینوں دوست باقی لوگوں سے الگ ہوئے تو ڈیوک نے سائمن کے شانے پر محبت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

''ہاں، ہاں۔ بڑی خوشی سے۔'' سائمن نے کہا کیونکہ وہ اب کافی حد تک مطمئن تھا

''اچھا تو یہ بتاؤ کہ کیا آج کی رات زہرہ اور مریخ ہم برج نہیں ہو رہے۔

''نہ...... نہ...... نہیں تو۔'' سائمن ڈیوک کے اچانک سوال پر کچھ گڑ بڑا گیا پھر بولا۔'' زہرہ اور زحل ہم برج ہوں گے اور یہی کچھ دیکھنے کے لیے یہ سب لوگ جمع ہوئے ہیں

''اگر کچھ خیال نہ کرو تو تمہاری دوربین سے ان کی ایک جھلک میں بھی دیکھ لوں۔دراصل کسی زمانے میں ستاروں کے علم سے مجھے بھی کافی دلچسپی تھی

سائمن پہلے تو چند سیکنڈ شش و پنج میں مبتلا رہا پھر آخر کار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔'' ٹھیک ہے۔کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک سوسائٹی کے سارے ممبر نہیں پہنچے

یہ کہہ کر سائمن ڈیوک اور ریکس کے آگے آگے ہو لیا اور ہال میں سے گزر کر بڑی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے انہیں تیسری منزل پر لے گیا۔رصد گاہ والا کمرہ خاصا بڑا تھا اور اس کے عین درمیان ایک بہت ہی طاقتور دوربین نصب تھی۔اس کے علاوہ علم فلکیات کے متعلق اور بھی بے شمار چیزیں اور نقشہ جات موجود تھے۔سائمن نے کمرے کی تمام بتیاں روشن کر دیں اور کمرہ بقعہ نور بن گیا

''یہ کائنات اکبر کے نقشہ جات کس لیے دیواروں پر آویزاں کر رکھے ہیں۔میرا خیال ہے کہ ہیئت دانی میں ان کی ضرورت تو نہیں پڑتی۔

''یہ۔'' سائمن نے الجھن آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔'' یہ بس ایسے ہی سجاوٹ کے لیے لگا رکھے ہیں۔ ویسے یہ قرون وسطیٰ میں استعمال

ہوتے رہے ہیں

''بہت خوب مگر دیواریں تو دیواریں تم نے تو فرش بھی سجا رکھا ہے۔'' ڈیوک کے لہجے میں طنز کی آمیزش تھی۔ وہ غور سے فرش پر رکھے چارٹ کو دیکھ رہا تھا۔ اس چارٹ میں دو دائروں کے درمیان ایک پانچ پہلو والا ستارہ بنا ہوا تھا اور اس کے اندر حیران دیوتانی زبان میں نہ صرف پتا نہیں کیا کیا لکھا تھا بلکہ کئی پراسرار قسم کی ناقابل فہم شبیہیں بھی بنی ہوئی تھیں

سائمن کچھ جواب دینے ہی والا تھا کہ اسی وقت ایک گوشے میں رکھی ٹوکری کی طرف سے کچھ ایسی آواز آئی جیسے کسی چیز کو کھرچا جا رہا ہو۔ کیا یہاں تم نے چوہے بھی پال رکھے ہیں۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک بہت تیزی سے ٹوکری کی طرف بڑھا اور اس سے پہلے کہ سائمن اسے روکتا، ڈیوک نے ٹوکری کا ڈھکنا اٹھا دیا مگر سائمن نے غصے سے ڈھکن چھین کر دوبارہ جلدی سے ٹوکری پر ڈھک دیا ''یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا اسے کھولنا ضروری تھا۔'' سائمن نے ترشی سے کہا لیکن اتنی دیر میں ٹوکری میں موجود ایک سیاہ مرغے اور ایک سفید مرغی کو اچھی طرح دیکھ چکا تھا

ڈیوک نے جھپٹ کر سائمن کے کوٹ کا کالر دونوں طرف سے پکڑ لیا اور اسے بری طرح غصے سے جھنجوڑتے ہوئے بولا۔ ''میں تمہیں سفلیات (کالا جادو) سے کھیلنے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ خواہ اس کے لیے تمہیں جان سے ہی کیوں نہ مار دینا پڑے۔''

سائمن کا چہرہ سفید پڑ گیا مگر ساتھ ہی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ وہ شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈیوک پر وار کرنے ہی والا تھا کہ ریکس برق سرعت سے ان کے درمیان آ گیا اور دونوں کو الگ کرتے ہوئے بولا۔ ''کیا بات ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔

''پہلی بات تو یہ ہے۔'' سائمن نے ہانپتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ ''آج یہاں میں نے تمہیں نہیں بلایا اور اگر بلایا بھی ہو تو بھی میں اپنے کسی عزیز ترین دوست کو بھی اپنے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دے سکتا

''مجھے افسوس ہے دوست۔'' ڈیوک اپنے کھچڑی بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا۔ اس کا غصہ کافور ہو چکا تھا اور اب وہ حسب معمول باوقار اور مشفق نظر آ رہا تھا مگر اس وقت میں نے بالکل یوں محسوس کیا تھا جیسے ایک باپ اپنے ناسمجھ بچے کو دہکتی آگ میں سے انگارہ اٹھاتے ہوئے دیکھ کر محسوس کرتا ہے

''میں ناسمجھ بچہ نہیں ہوں۔'' سائمن نے ہنوز اکھڑ پن سے کہا

''ٹھیک ہے مگر تمہارے لیے میرے دل میں وہی پدری جذبات ہیں جو ایک حقیقی باپ کے دل میں ہو سکتے ہیں اور تم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ تم بھیانک ترین کھیل کھیل رہے ہو

''ارے نہیں بھئی۔'' ریکس نے مداخلت کی۔ ''اب اتنی بھی مبالغہ آرائی مت کرو

''مبالغہ آرائی۔'' ڈیوک نے زور دے کر کہا۔ ''میں کہتا ہوں کہ چاند ستاروں پر کمند ڈالنے کے باوجود تمہاری موجودہ سائنس سفلیات کی تباہ کاریوں کو دائرہ تصور تک میں نہیں لا سکتی

''تم خوامخواہ رائی کا پہاڑ بنا رہے ہو۔'' سائمن نے سپاٹ لہجے میں کہا

''اگر یہی بات ہے تو اجازت دو کہ ہم بھی تمہاری سوسائٹی کی تقریبات آج رات دیکھیں

''نہیں، یہ ناممکن ہے کیونکہ تم سوسائٹی کے ممبر نہیں ہو۔'' سائمن نے دوٹوک جواب دیا

''پھر بھی کیا حرج ہے، ایسی صورت میں جبکہ تمہارے کئی دوستوں سے ہمارا تعارف بھی ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا

''نہیں، ہماری مطلوبہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔'' سائمن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا

''تیرہ پورے ہو چکے ہیں۔ یہی بات ہے نا۔ سائمن میرے دوست۔'' ڈیوک نے نوجوان یہودی کے شانے پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔''میری بات غور سے سنو۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میں عمر میں تم دونوں سے تین گناہ ہماری دوستی اپنی انتہائی حدود کو چھو چکی ہے۔ جانتے ہو ،اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دوستی کے دوران تم دونوں پر اپنی عمر یا تجربے کی بڑائی کبھی نہیں جتائی۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ہماری دوستی اس حد تک ہرگز پروان نہیں چڑھ سکتی تھی لیکن آج میں اپنا یہ اصول توڑ رہا ہوں۔ میں نے تمہیں کبھی نہیں بتایا کہ ایک زمانے میں، میں بھی ان مخفی علوم کا مشرقی ممالک میں مطالعہ کرتا رہا ہوں اور اب تم سے میری درخواست ہے کہ ان سب لوگوں کو چھوڑ کر فوراً اسی وقت ہمارے ساتھ چلے چلو

ڈیوک کی محبت وشفقت اور علم وتجربے پر اس قدر اعتماد تھا کہ سائمن سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور ہو گیا اور پوری امید تھی کہ وہ ان کے ساتھ روانہ ہو جاتا لیکن عین اسی وقت نیچے سے مکوٹا کی آواز سنائی دی۔''سائمن! وقت ہو گیا ہے

''اب میری واپسی بہت مشکل ہے۔'' سائمن نے آنکھیں چراتے ہوئے کہا

''تو پھر کم از کم ہمیں موجود رہنے کی اجازت دو۔'' ڈیوک کا لہجہ التجا آمیز تھا

''نہیں، ہرگز نہیں اور اب مہربانی فرما کر آپ لوگ تشریف لے جائیں۔'' سائمن کا لہجہ اچانک پھر مستحکم ہو گیا

''جیسی تمہاری مرضی۔'' ڈیوک نے یہ کہہ کر مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا دیا اور دوسرے ہی منٹ جبکہ سائمن ریکس سے ہاتھ ملا رہا تھا۔ ڈیوک نے دائیں ہاتھ کا مکا سائمن کے جبڑے پر اس زور سے مارا کہ وہ لڑکھڑا گیا اور فرش پر گرتے ہی بے سدھ ہو گیا

''تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔'' ریکس نے ترش لہجے میں احتجاج کیا

''باتوں کا وقت نہیں ہے۔'' ڈیوک نے سائمن پر جھکتے ہوئے کہا۔''اگر اسے بچانا ہے تو فوراً یہاں سے لے چلو

آہنی پردے کے پیچھے سرزمین روس میں جس طور ڈیوک نے ان کی رہنمائی کی تھی اور جس طرح کئی خطرناک مواقع پر ان کی جان بچائی تھی، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ریکس کو ڈیوک کی فہم وفراست اور تجربے پر اس قدر اعتماد تھا کہ اس نے سائمن کے ساکت جسم کو فوراً اپنے کندھوں پر ڈال لیا اور زینے کی طرف بڑھ گیا

''ٹھہرو، مجھے آگے چلنے دو۔ اگر کسی نے راستہ روکنے کی کوشش کی تو میں اس سے نمٹ لوں گا

''اور اگر وہ سب اکٹھے ہو گئے تو۔'' ریکس نے خدشہ ظاہر کیا

''اس صورت میں تم ریکس کو نیچے ڈال کر ان کو الجھانے کی کوشش کرنا اور میں سائمن کو اٹھا کر کار تک لے جاؤں گا

آگے پیچھے چلتے ہوئے دونوں ایک منزل نیچے پہنچ گئے اور سن گن لینے لگے

''ریکس اگر وہ گونگا بہرہ سیاہ فام ملازم راستے میں حائل ہونے کی کوشش کرے تو خبردار اس کی آنکھوں سے آنکھیں مت ملانا اور اس کے مکوں سے بچتے ہوئے پیٹ میں مکے مارنا

دوسرے ہی منٹ وہ مزید ایک منزل نیچے پہنچ گئے۔ جھانک کر دیکھا تو ہال خالی پڑا تھا اور دروازہ بند تھا۔ وہ سب کے سب غالباً اندرونی کمرے میں جمع تھے

''جلدی کرو۔'' ڈیوک نے ہدایت کی اور ریکس تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا۔ ڈیوک بھی پیچھے تھا

۔ ہال سے گزر رہی رہے تھے کہ بائیں طرف کے دروازے سے سیاہ فام ملازم اندر داخل ہوا۔ اس نے ان کی طرف دیکھا۔ پہلے تو کچھ نہ سمجھا مگر دوسرے ہی لمحہ معاملہ اس کی سمجھ میں آ گیا اور وہ جنگلی بھینسے کی طرح تیزی سے ریکس کی طرف جھپٹا۔ ڈیوک پوری طرح چوکنا تھا۔ چنانچہ اس نے ریکس تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے جالیا اور اچھل کر کمر میں ایسی لات ماری کہ سیاہ فام دیوار سے جا ٹکرایا

۔ ڈیوک اور ریکس دوڑ کر دروازے تک پہنچ گئے۔ ریکس سائمن کو اٹھائے جلدی سے باہر نکل گیا۔ ڈیوک نے نکلنے سے پہلے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سیاہ فام ملازم اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف دوڑ رہا تھا۔ ایک منٹ کی تاخیر بھی جان لیوا ہو سکتی تھی، چنانچہ وہ دونوں قریباً دوڑتے ہوئے برآمدہ اور احاطہ پار کر کے گیٹ تک پہنچ گئے

''خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔'' ڈیوک نے ہسپانو کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا'' مجھے یقین ہے کہ وہ سب اگر ہال میں ہوتے تو ہمیں قتل کر دیتے مگر سائمن کو ہرگز نہ لے جانے دیتے

''مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ تم کیا کر رہے ہو۔'' ریکس نے سائمن کو عقبی سیٹوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔'' البتہ اب تم سے خوف محسوس ہونے لگا ہے

''گھر چلو، تیزی سے۔'' ڈیوک نے اپنے شوفر کو حکم دیا۔ جو سخت حیرت سے ان کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔ بہر حال اعتراض کی قطعی جرات نہیں تھی۔

''ممکن ہے تمہارا خیال ہو کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔'' ڈیوک نے ریکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' لیکن یقین کرو ایسی ہرگز کوئی بات نہیں ہے۔ یہ معاملہ کس قدر ہولناک ہے یہ میں تمہیں گھر چل کر بتاؤں گا

۔'' کرزن اسٹریٹ میں واقع ایرل ہاؤس پہنچتے تو سائمن ہنوز بے ہوش تھا۔ سڑکیں سنسان پڑی تھیں۔ اس لیے دیکھ لیے جانے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ ریکس نے سائمن کو یوں اٹھایا جیسے وہ پلاسٹک کا کھلونا تھا اور سیڑھیاں چڑھ کر پہلی منزل پر پہنچ گیا۔ جہاں ڈیوک کا شاندار فلیٹ تھا

۔ ڈیوک نے پورٹر سے اپنے دوست کی اچانک بیماری کا بہانہ کیا اور دوسرے ہی منٹ اوپر آ گیا

''اسے لائبریری میں لے جاؤ۔'' ڈیوک نے اوپر پہنچ کر ریکس سے کہا۔''میں غسل خانے سے کوئی چیز لاتا ہوں تا کہ اسے ہوش میں لایا جا سکے

۔''اسے لائبریری میں لے جاؤ ڈیوک نے اوپر پہنچ کر ریکس سے کہا۔''میں غسل خانے سے کوئی چیز لاتا ہوں تا کہ اسے ہوش میں لایا جا سکے

۔''ڈیوک اور اس کا فلیٹ دور دور تک مشہور تھا۔ نہ صرف اپنی آرائش کی وجہ سے بلکہ ان نوادرات کی وجہ سے جو اس نے اس فلیٹ میں جمع کر رکھے تھے۔مثلاً کنول کے پھول میں بیٹھا مہاتما بدھ کا تبتی مجسمہ، پیتل کا بنا ہوا یونانی دیوتا کا مجسمہ، ٹولیڈو (اسپین) کے بنے ہوئے قدیم فولادی خنجر ، بربر قبائل کے پستول جن کے دستوں پر بیش قیمت پتھر جڑے ہوئے تھے اور یسوع مسیح کے ہاتھی دانت کے وہ نادر مجسمے جن کا تعلق قدیم روس سے تھا۔نوادرات کے علاوہ ڈیوک کی لائبریری میں بے شمار کتابیں تھیں۔کتابوں سے شیلف اور الماریاں پٹی پڑی تھیں۔غسل خانے سے نکلا تو ڈیوک کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی شیشی تھی۔جس میں زرد قسم کا محلول تھا۔اس نے شیشی کی ڈاٹ کھول کر صوفے پر بے ہوش پڑے سائمن کو محلول سنگھایا

''میں ان حرامزادوں کے خلاف انہیں کے ہتھیار استعمال کروں گا۔'' ڈیوک نے سائمن کی ناک کے قریب شیشی پکڑتے ہوئے کہا۔اس کے بعد ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ سائمن کے ہونٹ کانپے اور فوراً ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ڈیوک نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا مدور آئینہ نکالا اور اس کے ذریعے بلب کی برقی روشنی سائمن کی آنکھوں پر مرتکز کر دی

''اس آئینے میں دیکھو اور میری بات پوری توجہ سے سنو۔'' ڈیوک نے سائمن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔''یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت تم کچھ پریشانیوں میں گھر گئے ہو مگر فکر کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم اپنے دوستوں کے درمیان ہو۔چنانچہ آرام سے سو جاؤ۔جب تم جاگو گے تو درد ٹھیک ہو چکا ہو گا شاباش آنکھیں بند کر لو سو جاؤ آرام سے سو جاؤ

۔''بمشکل دو منٹ گزرے تھے کہ سائمن کی پلکیں بند ہو گئیں۔''اب تم صبح دس بجے سے پہلے نہیں جاگو گے اور جاگتے ہی سب سے پہلے مجھ سے ملو گے۔خبردار مجھ سے ملنے سے پہلے نہ تم کسی سے ملو گے اور نہ کسی سے بات کرو گے۔نہ کوئی خط وصول کرو گے اور نہ ہی کوئی لفافہ کھولو گے

۔''اس کے بعد ڈیوک نے سائمن کا دایاں ہاتھ اٹھا کر اس کی چھاتی پر سیدھا عمودی کھڑا کر دیا اور پھر آہستہ سے چھوڑ دیا۔ریکس یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سائمن بے سدھ پڑا سو رہا تھا۔اور اس کا ہاتھ جہاں اور جس طرح ڈیوک نے کھڑا کیا تھا۔بغیر کسی سہارے کے وہیں سیدھا کھڑا رہ گیا تھا

''کوئی زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوا۔'' ڈیوک نے ریکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''یہ اس وقت ہپناٹزم کی دوسری اسٹیج میں ہے اور اب وہی کرے گا جو اسے کہا جائے گا

''تم اس کی زندگی سے کھیل رہے ہو۔'' ریکس نے اعتراف کیا۔''اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں یہ سب کچھ کرنے کی ہرگز اجازت نہ دیتا

''نہیں عزیزم ڈرنے کی ہرگز کوئی بات نہیں ہے۔'' ڈیوک پر اعتماد لہجے میں بولا۔''یہ تم صرف اس لیے کہہ رہے ہو کہ ہپناٹائز کی قوتوں سے آگاہ نہیں ہو اگر یہ طاقت درست ہاتھوں میں ہو تو بے شمار بیماریوں کا موثر علاج کیا جا سکتا ہے۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک نے الماری کی ایک مقفل دراز کھولی اور اس میں سے کوئی چیز نکالی۔ساتھ ہی بے خبر سوئے ہوئے سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اٹھو۔آنکھیں کھولو

۔''سائمن یہ سنتے ہی فوراً آنکھیں کھولتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا۔وہ اس وقت بالکل نارمل نظر آ رہا تھا۔سوائے اس کے کہ نگاہیں بالکل خالی خالی

تھیں

''سائمن۔'' ڈیوک سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔''اس علامتی نشان کے ذریعے میں تمہیں نوری قوتوں کی محافظت میں دیتا ہوں۔اس یقین کے ساتھ کہ جب تک یہ تمہارے گلے میں پڑا رہے گا۔آب و خاک یا آتش و باؤ کی کوئی طاقت تمہیں کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہونچا سکے گی۔

''یہ کہنے کے بعد ڈیوک نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سونے سے بنا سواستکا جس میں چھوٹے چھوٹے بیش قیمت ہیرے جڑے ہوئی تھے اور ریشمی ڈوریاں پڑی ہوئی تھیں تعویذ کی طرح سائمن کے گلے میں ڈال دیا۔''اب اوپر کمرے میں جا کر سو جاؤں۔اگر ضرورت محسوس ہو تو گھنٹی بجا کر ملازم کو بلا لینا وہ ہر چیز فراہم کر دے گا اور اگر اپنی موجودہ غیر معمولی ذہنی حالت کی وجہ سے شدید پیاس محسوس کرو تو کوئی ہلکا پھلکا مشروب طلب کر لینا مگر خبردار شراب ہرگز مت پینا

۔'' ڈیوک کی ہدایات سن کر سائمن اٹھ کھڑا ہوا۔پھر مسکراتے ہوئے باری باری ڈیوک اور ریکس کی طرف دیکھا۔ساتھ ہی بولا' خدا حافظ۔اب صبح ملاقات ہوگی۔'' اور اس کے بعد پرسکون انداز میں چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا

''کیا اس وقت بھی وہ سو رہا ہے۔'' ریکس نے پوچھا

''یقیناً۔مگر کل صبح جب جائے گا تو اسے سب کچھ یاد آ جائے گا۔'' ڈیوک نے سگار نکال کر آگ لگاتے ہوئے کہا۔'' کیونکہ میں اسے سب کچھ بھول جانے کا حکم اس لیے نہیں دے سکا کہ بالکل نیا معمول ہونے کی وجہ سے اس کو مطلوبہ مخصوص کیفیت میں نہیں پہنچایا جا سکا

''بہت خوب۔'' ریکس نے قہقہہ لگایا۔''پھر تو جب وہ صبح اٹھ کر اپنے گلے میں نازی سواستکا لٹکا ہوا دیکھے گا تو تمہاری عقل کا خوب ماتم کرے گا میرے دوست تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ یہودی ہے

۔'' ڈیر ریکس۔'' ڈیوک سگار کا کش لگا کر ریکس کے تمسخر آمیز جملوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

''سواستکا دنیا میں عقل و دانش کا قدیم ترین نشان ہے وہ دنیا کے ہر ملک و ہر زمانے میں استعمال ہوتا رہا ہے تم شاید صلیب کے نشان کو بھی صرف عیسائیت کا مخصوص نشان سمجھتے ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے نشان کو قدیم مصری نسلیں بھی اتنا ہی محترم و مقدس تصور کرتی تھیں جتنا کہ آج مسیحی کرتے ہیں۔حیران کیوں ہوتے ہو۔میں سچ کہہ رہا ہوں کہ اس کا نشان حضرت عیسٰی کی پیدائش سے ہزاروں برس قبل بھی مصری نسلوں میں انتہائی تقدس کا حامل تھا اور اب اگر نازیوں نے سواستکا کے نشان کو اپنا لیا ہے تو یہ بلاوجہ نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سواستکا قدیم آریاؤں کا مخصوص نشان تھا اور اس کامیابی و کامرانی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔اگرچہ نازیوں کی اکثریت اس کی باطنی و مخفی اہمیت سے قطعی لاعلم ہے تاہم اس کی اہمیت سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا

''میں کہتا ہوں۔'' ریکس بوتل اور گلاس میز پر رکھتے ہوئے بولا۔''اگر سائمن فلکیات سے دلچسپی رکھتا ہے۔یا پھر بقول تمہارے کالے جادو اور ارواحیت کا مطالعہ کر رہا ہے تو اس میں ایسا حرج ہی کیا ہے۔کیا محض اتنی سی وجہ سے تمہیں اس ہاتھ اٹھانے کا حق مل گیا ہے۔

''تم بھی اپنی جگہ ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔'' ڈیوک نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔''مگر پہلے یہ بتاؤ کہ ابھی جب تمہارے سامنے کسی ماورائی قوت کو

بلا کر میں نے اسے سونے کے لیے بھیجا ہے تو کیا اس نے میرے مکا مار نے پر کوئی احتجاج کیا ہے۔

''وہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہپناٹائز کرنا اب کافی عام ہو چکا ہے

''بہت خوب تو اکا مطلب یہ ہوا کہ کچھ ایسی ان دیکھی قوتیں موجود ہیں جن کے متعلق عام لوگ کچھ نہیں جانتے اور اگر ہپناٹزم کا یہی عمل جو میں نے ابھی تمہارے سامنے کیا ہے تمہاری بجائے ایسے لوگوں کے سامنے کرتا جو ہپناٹزم کے متعلق کچھ نہیں جانتے مثلاً دیہاتی قسم کے ان پڑھ لوگوں کے سامنے تو کیا وہ اسے جادو نہ سمجھتے۔

''یقیناً سمجھتے۔'' ریکس نے کہا

''ٹھیک ہے۔ اب ہم ایک قدم آگے بڑھتے ہیں فرض کرو کہ میں ابھی فرش پر لیٹ کر بغیر کسی سہارے کے اٹھتے ہوئے چند فٹ اوپر ہوا میں تیرنے لگوں تو کیا تم یقین کر لو گے۔

''ہرگز نہیں۔ یہ ناممکن ہے

''نہیں میرے دوست یہ بالکل ممکن ہے۔'' ڈیوک مسکرایا۔ ''گویا کام میں خود تو نہیں کر سکتا۔ لیکن یقین کرو کہ میں نے اپنی ان گناہگار آنکھوں سے مشرقی ممالک میں کمال ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ دیکھا ہے

''میں یقین نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ ممکن ہے کہ مظاہرہ کرنے والے نے تمام تماشائیوں کو ہپناٹائز کر دیا ہو

''چلو یوں ہی سہی۔'' ڈیوک اس طرح مسکرایا جیسے کوئی باپ اپنے ضدی بچے کو سمجھاتے ہوئے مسکراتا ہے۔ ''بہر حال اتنا تو تم نے مان لیا ہے کہ ایسی کوئی غیر مرئی قوت موجود ہے جس کے ذریعہ میں نے سائمن کو اپنا حکم ماننے پر مجبور کر دیا ہے اور مشرقی ممالک میں شعبدہ باز اسی طاقت سے کام لے کر اپنے سینکڑوں تماشائیوں کی نظر بندی کر دیتے ہیں اور وہی کچھ دیکھنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جو کچھ کہ وہ کہتے ہیں

''پھر۔'' ریکس نے پھر دلچسپی لیتے ہوئے کہا

''اچھا یہ بتاؤ کہ اگر تم آج سے ایک سو برس پہلے کے ماحول میں زندگی گزار رہے ہوتے تو کیا تم وائرلیس، ریڈیو یا ٹیلیویژن پر یقین کر لیتے اور کیا تم کو یقین دلانے کے لیے کسی شخص کو سخت محنت نہ کرنی پڑتی۔

''ممکن ہے۔ مگر ہپناٹزم تو صرف ول پاور (قوت ارادی) کا نام ہے۔

''بالکل ٹھیک ہے۔ مگر قوت ارادی کو نیک و بد یا برائی بھلائی دونوں کے کاموں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے انسانی ول پاور ایک ایسا وائرلیس سیٹ ہے جس کے ذریعے اس غیر مرئی بیرونی قوت سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے جس کے وجود تم اقرار کر چکے ہو۔ رہا سوال یہ کہ پھر ہر شخص ایسا کیوں نہیں کر سکتا تو عزیزم اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف وائرلیس سے کام نہیں چلتا بلکہ اصل چیز وہ شخص ہے جو وائرلیس سیٹ کو آپریٹ کرتا ہے۔ اگر تو وہ اس کے استعمال یعنی اسے ٹیون کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تب تو وہ اس غیر مرئی طاقت سے رابطہ قائم کر سکتا ہے ورنہ نہیں

''ہوں۔'' ریکس نے ہوں کو طویل کرتے ہوئے کہا

''اب ہم ایک قدم اور آگے بڑھتے ہیں۔ کیا تم حضرت عیسٰی علیہ اسلام کے معجزے پر ایمان رکھتے ہو۔

''بالکل رکھتا ہوں نہ رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

''اور ان کے حواریوں اور سنیتوں پر۔

''ان پر بھی۔ مگر ان لوگوں کو تو کچھ مخصوص صلاحیتیں یا قوتیں خدا کی طرف سے ودیعت کی گئی تھیں

''بالکل درست۔ مگر یہ مت بھولو کہ ایسی ہی قوتیں مختلف زمانوں میں دنیا کے حصوں میں بے شمار مقدس ہستیوں کو ودیعت کی جاتی رہی ہیں

''مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اگر کچھ بزرگ ہستیوں کو اللہ تعالٰی کسی مافوق الفطرت قوت سے نوازتا رہا ہے۔ تو میں تمہارے کالے جادو پر یقین کر دوں گا

''تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سرے سے ہی کالے جادو پر یقین نہیں رکھتے

''ہرگز نہیں۔ میں ہی نہیں بلکہ آج اس بیسویں صدی میں کوئی بھی نہیں رکھتا

''تمہارا کیا خیال ہے۔'' ڈیوک مسکرایا۔'' کالے جادو کا آخری مظاہرہ کب ہوا تھا۔

''شاید ڈیڑھ سو برس پہلے

''نہیں دوست۔ آخری مظاہرہ ۱۹۲۶ء میں پیرس کے قریب میلن میں ہوا تھا۔ سرکاری فائلیں اور ریکارڈ اس بات کے شاہد ہیں یہی نہیں بلکہ آج بھی بے شمار لوگ ایسے موجود ہیں جو غیر مرئی بلاؤں پر یقین رکھتے ہیں

''صرف جاہل قسم کے لوگ

''ٹھیک ہے۔ مگر تمہیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ سیطانی قوتوں کے وجود سے آج بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا

''وہ کیوں۔

''اس لیے کہ میرے دوست اس دنیا میں ہر چیز کا متضاد موجود ہے۔ مثلاً خوشی کا غم، سخاوت کا خسانت، نیکی کا بدی وغیرہ اور ہم حضرت عیسٰی علیہ اسلام حضرت محمد اور دیگر پیغمبروں کی نیکیوں اور بھلائیوں کا اندازہ کیونکر لگا سکتے تھے اگر اس دنیا میں برائیوں کے علم بردار نہ ہوتے

''ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔'' ریکس نے بے دلی سے اقرار کیا

''تو پھر اگر نیکی و بھلائی میں نادیدہ قوتیں پنہاں ہیں تو میرے دوست بدی و برائی کی قوتوں سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تم نے ایرانی اساطیر اوز منڈ اور اہرمن کے متعلق یقیناً سنا ہوگا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نوری اور تاریک قوتوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں برس سے انفاق بھلائی و برائی کے لیے جنگ جاری ہے قدیم زمانوں میں سورج چاند ستاروں کی پوجا ہوتی رہی ہے۔ بہار کے میلے ہوتے رہے ہیں۔ یہ سب نوری قوتوں سے لگاؤ کا مظاہرہ تھا۔ کیونکہ نوری قوتیں صحت وتندرستی، فہم وفراست، خوشحالی وزندگی کی ترجمان ہیں۔ جبکہ تاریک قوتیں بیماری قحط اور موت کی نمائندگی کرتی ہیں

''اگر ہم مزید گہرائی میں جائیں۔'' ڈیوک ڈرچلو نے تازہ شکار سلگاتے ہوئے کہا

''تو یوں کہنا بہتر ہوگا کہ روشنی کو روح کی بالیدگی کی علامت تصور کیا جاتا ہے اور جب یہی روشنی روح کو تکمیل کے انتہائی مراحل تک لے جاتی ہے تو روح جسم کی محتاج نہیں رہتی۔ لیکن تکمیل روح کے لیے انسان کو اس قدر طویل مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے کہ ایک عام عرصہ حیات اس کے لیے قطعی ناکافی ثابت ہوتا ہے اور آواگون یا عقیدہ تناسخ اسی تکمیل روح پر مبنی ہے۔ آواگون کا عقیدہ اس قدر قدیم ہے کہ تاریخ بھی اس کے آغاز کا سراغ لگانے سے قاصر ہے۔ حضرت عیسٰی نے فرمایا تھا۔'' خدا کی سلطنت ہمارے اپنے اندر موجود ہے۔'' پھر جب وہ پانیوں کی سطح پر چلے تھے تو فرمایا تھا۔'' یہ جو کچھ میں کرتا ہوں تم بھی کروگے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کروگے۔'' کیا اس سے حضرت عیسٰی کی مراد یہ نہیں تھی کہ وہ تکمیل روح سے فیض یاب ہو چکے تھے اور یہ کہ دوسرے لوگوں میں بھی وہ قوت موجود ہے۔

''ڈرچلو نے چند سیکنڈ کے لیے رک کر دو تین کش لگائے پھر بولا۔'' بدقسمتی سے دن اور رات کے اوقات برابر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاریک قوتیں بھی روشن قوتوں سے کچھ کم سرگرم عمل نہیں ہیں۔ مختلف زمانوں میں انبیاء آ آ کر دنیا والوں کو عبادت، دیانت اور صداقت کا درس دیتے رہے ہیں۔ لیکن لوگ ان کی رحلت کے بعد ان کے درس کو فراموش کر کے دنیاوی حرص و ہوا کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود حق وصداقت دنیا سے کلی طور پر معدوم نہیں ہو جاتا بلکہ کسی نہ کسی طور اپنی اصل شکل وصورت میں یقیناً باقی رہتا ہے

''میں تو اب بھی پوری طرح نہیں سمجھ سکا۔'' ریکس نے کہا۔ وہ اب پوری دلچسپی لے رہا تھا

''اچھا، میں کچھ اور آسان طریقے سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں ریکس تم شاید یقین نہیں کروگے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں ایسے لوگوں سے ملا ہوں جن کی فہم وفراست پر کسی بھی طریقے سے شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں ایک انگریز، ایک بدھ، اور ایک ہندو تھا۔ ان تینوں کو تبت کی بلند و بالا برفانی وادیوں تک پہنچانے کے لیے خا گائیڈ آئے تھے۔ تبت کی ان مخفی وادیوں میں کچھ لاماؤں نے روح کے تکمیلی مراحل کی ان حدود کو چھو لیا تھا۔ جن تک پہنچ کر وہ عمر کی قید سے آزاد ہو گئے ہیں اور جب تک ان کا جی چاہے زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تمام معجزات بھی دکھا سکتے ہیں جن کا تذکرہ بائبل میں موجود ہے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تبت کی ان مخفی وادیوں میں حق وصداقت کی شمع آج بھی اپنی حقیقی شکل میں موجود ہے اور ان لاماؤں نے اس کی اس طرح حفاظت کی ہے کہ اس پر ہماری مہذب دنیا کے مکروفریب کا سایہ تک پڑنے نہیں دیتا

''یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔'' ریکس نے کہا۔'' بزرگ ومقدس ہستیوں کو اس قسم کی طاقتوں کا حالص ہو جانا کچھ بعید از فہم نہیں ہے۔ مگر تمہارا یہ کالا جادو یا سفلیات کہاں سے آ گیا

''عزیزم یہ مت بھولو کہ میں نے دو قوتوں کا تزکرہ کیا تھا اور وہ دونوں روز ازل سے ہی اس دنیا میں سرگرم عمل ہیں۔ اب ہم ایک کو روشن اور دوسری کو تاریک قوت کہیں گے۔ ظاہر ہے کہ دونوں کے راستے بھی جدا جدا ہی ہوں گے۔ چنانچہ روشن قوتوں تک پہنچے یا انہیں ہاصل کرنے کے لیے دایاں راستہ اختیار کیا جاتا ہے اور تاریک قوتوں کے حصول کے لیے بایاں راستہ یہاں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ اس دنیا میں بائیں راستے کے عقیدت مند بھی ہمیشہ سے موجود رہے ہیں اور آج بھی لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں اور جس طرح تبت کے لاماؤں نے دائیں راستے پر چل کر حق و صداقت کو اپنی اصل شکل میں تبت کی مخفی وادیوں میں آج بھی برقرار رکھا ہے اسی طرح بایاں رات بھی کافی حد تک اپنے حقیقی رنگ میں اب بھی محفوظ

ہے مڈگاسکراس کا مرکز ہے اوراس نے افریقہ کوکئی صدیوں تک اپنی گرفت میں لیے رکھا ہے

''مگر سائمن جیسا تعلیم یافتہ نوجوان کس طرح

''یہ کوئی بات نہیں ہے۔'' ڈیوک نے ریکس کی بات کاٹ کر کہا۔'' چونکہ تاریک قوتیں برائی اور بدی کی مظہر ہیں اس لیے انہیں حصول دولت کے لیے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور حرص وہوا کے غلام جو ناجائز طور پر دولت وشہرت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ان کے لیے بائیں راستے میں بہت زیادہ کشش ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کے پیروکاروں میں دولت مندوں اور ذہین ودانشمند قسم کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔کوئی چہاردہم کے زمانے میں لاویسن پر ڈیڑھ ہزار معصوم بچوں کے قتل کا الزام ثابت ہو گیا تھا۔ان بچوں کے گلے کاٹ کر خون ایک بڑے پیالے میں محفوظ کیا جاتا تھا اور پھر قربان گاہ پر چڑھا کر جشن منایا جاتا تھا یہ کوئی سنی سنائی فرضی کہانی نہیں ہے بلکہ اس مقدمے کی روداد تم آج بھی اپنی آنکھوں سرکاری فائلوں میں پڑھ سکتے ہو۔اس مقدمے میں دوسو چھیالیس افراد پر معصوم بچوں کے قتل کا الزام عائد کیا گیا تھا

''کافی پرانی داستان ہے۔'' ریکس نے مسکراتے ہوئے کہا

''اتنی زیادہ پرانی بھی نہیں ہے۔خیر ۱۸۹۵ء کوتو زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔کافی مشہور کیس ہے پرنس برجز نے اپنے ایک محل کو طویل المعیاد معاہدے کے تحت کرایہ پر دے دیا تھا۔کرایہ دار بھول گئے کہ معیاد پوری ہو چکی ہے۔پرنس نے محل خالی کرنے پر اصرار کیا تو کرایہ داروں نے خالی کرنے سے انکار کردیا۔لیکن پرنس کے کارندے زبردستی محل میں داخل ہو گئے جانتے ہو انہوں نے وہاں کیا دیکھا۔

''مجھے کیا معلوم

''انہوں نے دیکھا کہ محل کو شیطان کی پرستش کے لیے عبادت گاہ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔بائیں راستے کے پیروکاروں نے اس کی آرائش پر اور اپنے مفید مقصد بنانے پر لاکھوں پونڈ خرچ کیے گئے تھے۔چھت سے لے کر فرش تک تمام دیواروں کو سرخ باغات کے پردوں سے مزین کیا گیا تھا۔دروازوں اور کھڑکیوں پر دبیز سیاہ پردے ڈالے گئے تھے تاکہ روشنی کی ایک کرن بھی اندر نہ پہنچ سکے سب سے بڑے اور اندرونی کمرے میں آخری دیوار کے ساتھ شیطان کا ایک ہولناک مجسمہ تھا جس کے نیچے قربان گاہ بنائی گئی تھی۔موم بتیاں۔'' کرسیاں میزیں غرض یہ کہ ہر چیز کا رنگ سیاہ تھا میں نے جو کچھ کہا ہے یہ حقیقت ہے اور اس کے لیے ثبوت بھی پیش کیا جاتا ہے۔'' ڈیوک نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا

''ریکس ڈیراس کے باوجود کہ ہم بہت زیادہ ترقی کر چکے ہیں ہم نے بجلی، وائرلیس ٹیلیفویژن اور ہوائی جہاز ایجاد کر لیے ہیں۔مگر تاریک قوتیں یا پھر شیطانی قوتیں بھی ایک زندہ حقیقت ہیں جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور آج بھی یورپ وامریکہ کے چمکتے دمکتے شہروں میں لاتعداد لوگ ان قوتوں کی پرستش کرتے ہیں تاکہ اپنے ناجائز مقاصد حاصل کر سکیں

''تو کیا سائمن بھی کسی ایسے ہی شیطانی چکر میں پھنس گیا ہے۔

''بالکل۔'' ڈیوک نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔'' تم نے شاید ان لوگوں کو غور سے نہیں دیکھا جو سائمن کے مکان پر جمع تھے۔وہ لمبے کانوں والا البانوی، وہ ایک ہاتھ والا یوریشین۔'' وہ پگڑی والا ہندوستانی اور سب سے عجیب وہ گونگا بہرہ ملازم یقین کرو دوست وہ سب کے سب شیطان

کے پجاری ہیں

''کم از کم وہ لڑکی تو ہرگز ایسی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ سائمن کی طرح ضرور اسے بھی سبز باغ دکھا کر ورغلایا گیا ہوگا۔'' ریکس نے خیال ظاہر کیا

۔ممکن ہے یہی بات ہو لوکری میں سفید مرغ اور سیاہ مرغ دیکھ کر تو میرا شبہ سو فیصد یقین میں بدل گیا تھا۔ وہ یقینا قربانی کے لیے تھے

۔اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی اور ڈیوک کے ملازم میکس نے دروازے میں سر ڈال کر کہا۔''میرا خیال تھا کہ میں یہ آپ تک پہنچا دوں''

اس کے ہاتھ میں ہیروں جڑا سونے کا وہی سواستکا (تھا جسے ڈیوک نے سائمن کے گلے میں ڈالا تھا

۔سواستکا کو دیکھ کر ڈیوک نے چیتے کی سی چھلانگ لگائی اور ملازم کو ایک طرف دھکیل کر چشم زدن میں باہر نکل گیا۔''سائمن...... سائمن'' ڈیوک زور زور سے چیخ رہا تھا۔''سائمن میں حکم دیتا ہوں کہ تم جہاں ہو وہیں ٹھہر جاؤ۔'' مگر جب ڈیوک سائمن والے کمرہ خواب میں پہنچا تو کمرہ خالی پڑا تھا

☆☆☆☆☆

''یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے۔'' ڈیوک نے واپس اندر آکر ملازم سے ڈپٹ کر پوچھا

''میں نے مسٹر سائمن کے گلے سے اتارا تھا'' ملازم نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا

''مجھے انہوں نے گھنٹی بجا کر طلب کیا تھا اور پانی مانگا تھا۔ مگر جب میں پانی لے کر گیا تو وہ سو رہے تھے۔ سر وہ بالکل غیر فطری انداز میں سو رہے تھے زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ چہرہ قطعی خالی اور گردن سوجی ہوئی تھی۔ غور سے دیکھا تو گردن میں ریشمی ڈوری دھنسی جا رہی تھی۔ چنانچہ میں نے فوراً ڈوری کاٹ دی اور یہ نیچے گر گیا۔'' سواتکا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملازم نے کہا

''ٹھیک ہے تم جاؤ اور جب تک ہم واپس نہ آ جائیں ہوشیار رہنا آؤ ریکس جلدی کرو۔'' ڈیوک نے پہلا فقرہ ملازم اور آخری ریکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔آگے پیچھے چلتے ہوئے ڈیوک اور ریکس دونوں باہر نکل گئے۔'' مجھے یقین ہے کہ ضرور کوئی بہت بڑا چکر ہے ورنہ سائمن جیسے مبتدی کے لیے وہ لوگ اتنی تگ و دو ہرگز نہ کرتے۔'' ڈیوک نے تیز تیز چلتے ہوئے کہا۔''میرا تو خیال ہے کہ وہ لوگ سائمن کو چارہ کے طور پر استعمال کریں گے

''ہے ٹیکسی۔'' ڈیوک نے ایک خالی ٹیکسی کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا

''کہاں چلنے کا ارادہ ہے۔'' ریکس نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا

''سینٹ جوہن وڈ۔ وہ ضرور وہیں گیا ہوگا۔'' ڈیوک نے ڈرائیور کو چلنے کے لیے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پھر ریکس کی طرف گھوم کر بولا۔''میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ریکس کموٹا کے دائرہ اثر میں ہے اور خدا جانے کب سے ہے ساتھ ہی مجھے خدشہ ہے کہ کموٹا کی قوت کا میں نے صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ اس نے فاصلہ حائل ہونے کے باوجود ریکس کو واپس جانے پر مجبور کر دیا ہے

''تو کیا سواستکا کے گلے سے نکلتے ہی کموٹا مصروف عمل ہو گیا۔

''میرا خیال تو یہ ہے کہ وہ اس سے بھی بہت پہلے مصروف عمل ہو گیا ہوگا وہ وہیں بیٹا کسی آئینے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوگا یا پھر کسی معمول کے

ذریعے معلوم کرتا رہا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی سیاہ قوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ریکس کی گردن سجادی تاکہ سواستکا کی ڈوری ٹوٹ جائے اور ریکس اس کی محافظت سے محروم ہو جائے

''کیا تمہارے پاس ریوالور ہے۔

''نہیں۔'' ڈیوک نے جواب دیا۔ ''اگر ہوتا بھی تو قطعی بے کار ثابت ہوتا'' اس کے بعد پھر خاموشی چھاگئی اور ریکس اس حسین وجمیل لڑکی ٹینتھ کے دلکش خیالات میں کھو گیا جس سے ریکس کے مکان میں ملاقات ہوئی تھی

۔لارڈز کرکٹ گراؤنڈ کے قریب پہنچ کر ڈیوک نے ٹیکسی رکوالی اور ڈرائیور کو کرایہ ادا کرنے کے بعد ریکس کو ساتھ لے کر ایک طرف چلتے ہوئے بولا۔ ''بہتر یہی ہے کہ ہم اس طرح چلیں کہ ان لوگوں کو بالکل پتہ نہ چل سکے۔ ورنہ وہ ہوشیار ہو جائیں گے

''لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ کموتا اپنے طلسمی آئینے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوگا۔

''ممکن ہے۔ لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسے ہماری فوری اور دوبارہ مداخلت کی بالکل امید نہ ہو اور قطعی بے فکر ہو گیا ہو۔ ایسی صورت میں اچانک اس کے سر پر پہنچ جانا ہمارے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ کموتا محض اس وقت طاقتور ہے جبکہ وہ اپنی تاریک قوتوں سے کام لے رہا ہو ورنہ کسی بھی عام آدمی سے ذرا بھی مختلف نہیں ہے

۔'' سرکس روڈ کا موڑ مڑ کر وہ کچھ اور محتاط ہو گئے۔ کیونکہ اب سائمن کی قدیم حویلی دھندلی تاریکی میں کسی خوفناک دیو کی مانند صاف نظر آرہی تھی۔ تمام منزلیں مکمل طور پر تاریک پڑی ہوئی تھیں۔ حالانکہ ابھی ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس مکان میں تیرہ آدمی جمع تھے اور خاصی چہل پہل تھی

''کیا ہم پولیس نہیں بلا سکتے۔'' ریکس نے سوال کیا

''جرم کیا بتاؤ گے۔'' ڈیوک نے کچے راستے پر بڑھ کر دروازے تک پہنچتے ہوئے کہا

''سائمن کا اغواء

''لیکن یہ مت بھولو کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس میں سائمن کی مرضی شامل ہے۔'' ڈیوک نے دروازے کو ٹٹولتے ہوئے کہا جو مقفل تھا

''تو پھر انتظار کس بات کا ہے۔'' ریکس دیوار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔ ''آؤ میرے کندھوں پر چڑھ کر اندر کود جاؤ

۔'' مگر اندر جانے کے بعد ہم دونوں کو ہر حالت میں اکٹھے رہنا ہوگا۔'' ڈیوک نے کہا کیونکہ یہ مکان شیطانی قوتوں کو منبع ہے

۔'' ڈیوک ریکس کے شانوں پر چڑھ گیا اور پھر ریکس اس کو لئے ہوئے دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ دیوار کوئی زیادہ بلند نہیں تھی۔ اس لیے دوسرے ہی منٹ ڈیوک دوسری طرف پھولوں کی کیاری میں کود گیا اور پھر چشم زدن میں ریکس بھی چھلانگ لگا کر دیوار پر چڑھ کر اندر کود گیا

۔پھولوں کی کیاریوں سے نکل کر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کھٹی کی گھنی باڑھ تک پہنچ گئے۔ باڑھ کے پیچھے چند سیکنڈ تک چھپ کر سن گن لیتے رہے اور جب اطمینان ہو گیا کہ دیکھنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو باڑھ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے عقبی دروازے تک پہنچ گئے۔ اس طرف بھی تمام کھڑکیاں تاریک پڑی ہوئی تھیں۔ باورچی خانہ اور اسٹور غالباً اسی طرف تھا

"خیال رکھنا۔" ریکس نے سرگوشی کی۔ "کوئی کتا دتا نہ ہو

"نہیں، ناممکن ہے۔" ڈیوک نے زیرلب کہا۔ "جس مکان میں سفلیات پر عمل کیا جائے وہ کتا ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ کتا اس قدر حساس جانور ہے کہ کالے جادو کے نتیجے میں پیدا ہونے والی لہروں کے ارتعاش کو فوراً محسوس کر لیتا ہے

۔" ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اور یہی سناٹا ڈیوک کو متفکر کیے دے رہا تھا میں حیران ہوں کہ وہ سب چلے کدھر گئے۔ سائمن اگر یہیں آیا ہے تو اسے آئے ہوئے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ سب غائب کہاں ہو گئے۔ ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کموٹا نے سب کو بھیج دیا ہوا اور خود سائمن کے لیے یہاں رہ گیا ہو

۔" اسی طرح سرگوشیاں کرتے ہوئے وہ مکان کے دوسری جانب نکل گیا۔ اس طرف ریکس کی نظر ایک نیچی کھڑکی پر پڑی۔ "یہ شاید غسل خانے کی کھڑکی ہے۔" ریکس کھڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔ "اور غسل خانے کی کھڑکیاں عام طور پر لوگ بند کرنا بھول جاتے ہیں

۔" گھاس کے قطعہ میں سے گزر کر وہ دونوں کھڑکی تک پہنچ گئے۔ ریکس بغیر ایک لفظ کہے دیوار کے ساتھ لگ کر جھک گیا اور ڈیوک اس کے شانوں پر سوار ہو کر کھڑکی کی سل تک پہنچ گیا خوش قسمتی سے کھڑکی کھلی تھی۔ چنانچہ سر اور کندھے اندر داخل کرنے کے بعد ڈیوک دیکھتے ہی دیکھتے تاریک کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ ریکس کے لیے اچک کر سل کو پکڑنا اور پھر کھڑکی میں سے کودنا کچھ مشکل نہیں تھا

"دراصل مقفل نہیں ہے۔" ریکس کے اندر کودتے ہی ڈیوک نے کہا

"اگر باقی سب چلے گئے ہیں اور کموٹا ہمیں نہیں دیکھ رہا تو ممکن ہے کہ ہم سائمن کو نکال لے جانے میں کامیاب ہو جائیں۔" ڈیوک نے ریکس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اور ایک بات کا خاص خیال رکھنا وہ یہ ہے کہ اگر اس سیاہ فام مالاگاسی ملازم سے مڈبھیڑ ہو جائے تو خدا کے لیے اس سے آنکھیں چار مت کرنا

۔" بڑی احتیاط کے ساتھ ڈیوک نے ذرا سا دروازہ کھول کر اندر ہال میں جھانکا تو بالائی منزل کی کسی کھڑکی سی تھوڑی سی روشنی نیچے آ رہی تھی اور سامنے ڈرائنگ روم اور اندرونی کمرے کا درمیانی دوہرا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ لیکن کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا۔ ڈیوک چپکے سے دروازہ کھول کر ہال میں چلا گیا۔ ریکس بھی ساتھ تھا

۔ ڈائننگ ٹیبل پر کھانے پینے کی چیز اور شراب کے جام اس طرح رکھے تھے جیسے کھانے پینے والے انہیں بغیر ختم کیے بہت جلدی میں بھاگے ہوں۔" ہم چونکہ زبردستی سائمن کو لے گئے تھے اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب ڈر کر بھاگ گئے ہیں۔" ڈیوک نے خیال ظاہر کیا اور ساتھ ہی ہال میں واپس آتے ہوئے دائیں طرف کا بند دروازہ کھولا۔ فرنچ ونڈو کے پردے چونکہ ہٹے ہوئے تھے اس لیے تاروں کی مدھم روشنی دھندلے شیشوں میں سے اندر آ رہی تھی۔ قد آدم الماریوں میں بھری کتابوں سے صاف ظاہر تھا کہ کمرہ سائمن کی لائبریری تھا۔ ڈیوک نے آگے بڑھ کر کھڑکیاں کھول دیں تاکہ فرار ہونے کا راستہ صاف ہو جائے۔ مگر کھڑکیاں کھول کر جوں ہی مڑا دم بخود رہ گیا۔ ریکس غائب تھا۔



ڈیوک اپنی زندگی میں کئی مرتبہ پر آشوب دور سے گزر چکا تھا۔ لہذا ہاتھ فوراً جیب کی طرف گیا۔ مگر فوراً ہی یاد آ گیا کہ پستول تو وہ لایا ہی نہیں تھا اس کے علاوہ شیطانی قوتوں کے مقابلے میں پستول کی نہیں بلکہ نوری قوتوں کی ضرورت تھی چنانچہ اس نے دروازے کے قریب بڑھ کر بتی کا سوچ دبا دیا اور اسی لمحے کمرہ برقی روشنی میں نہا گیا

''یہ بتی کیوں جلائی ہے۔ پاگل تو نہیں ہو گئے۔'' ہال کے آخری سرے کی طرف سے ریکس کی آواز آئی۔ وہ سرونٹ کوارٹرز کی طرف کھلنے والے دروازے کے آگے میز کرسیاں اور چینی کے برتن رکھ رہا تھا

''تم سے میں نے کہا تھا کہ ہمیں ہر لحہ اکٹھے رہنا ہوگا۔'' ڈیوک ریکس قریب پہنچ کر غصے سے بولا۔ ''پھر تم نے یہ حرکت کیوں کی کیا تمہیں ذرا بھی احساس نہیں ہے کہ ہمارا مقابلہ خوفناک قسم کی تاریک قوتوں سے ہے۔

''ریکس مسکرایا' میں تمہاری سیاہ قوتوں سے نہیں بلکہ پشت پر پڑنے والی گولیوں سے البتہ ضرور خوفزدہ ہوں اور اسی لیے اس دروازے کا انتظام کر رہا ہوں کہ مبادا ادھر سے ملازم یا اوپر سے کوئی اور آ کر ہمارا کام تمام نہ کر دے

''وہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن ریکس ڈیر یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم ایک سیکنڈ کے لیے بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ بلکہ خطرے کی صورت میں ہمیں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے ہوں گے کیونکہ اس طرح شیطانی قوتوں کے مقابلے میں ہماری مدافعت کئی گناہ بڑھ جائے گی

۔'' ریکس ڈیوک کے پیچھے گر بہ پا سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گیا

۔خواب گاہوں کو دیکھا تو سب خالی پڑی تھیں اور بستروں کی حالت سے ظاہر تھا کہ ان پر کوئی بھی نہیں سویا تھا

''مجھے تو یہاں کچھ سردی سی محسوس ہو رہی ہے۔'' ریکس نے خیال ظاہر کیا

''میں یہی سوچ رہا تھا کہ اس غیر فطری سردی کو تم محسوس کرتے ہو یا نہیں۔'' ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مگر میں اس موقع کو ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا اور اطمینان سے مکان کی تلاشی لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ کافی دلچسپ چیزیں ہاتھ آئیں گی تمام بتیاں جلا دو اور نیچے چلو

''آؤ پہلے کچھ پی لیں۔'' ڈیوک نے بیرونی کمرے کی طرف آتے ہوئے کہا جہاں کھانے پینے کی چیزوں سے میز بھری پڑی تھی

''مگر اب ارادہ کیا ہے۔'' ریکس نے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے سوال کیا

''سب سے پہلے سائمن کے کاغذات تلاش کرتے ہیں۔ ممکن ہے کسی کاغذ میں ان تمام لوگوں کے اصل نام پتے مل جائیں۔'' ڈیوک نے میز پر سے وہسکی کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''آؤ لائبریری میں چلتے ہیں۔ دو گلاس بھی اٹھا لو۔ وہیں پئیں گے

''اصل نام۔ کیا مطلب۔'' ریکس نے حیرت سے پوچھا

''مطلب یہ کہ ان سب کے نام فرضی ہیں۔ مثلاً وہ بوڑھی عورت جس کا نام میڈم ڈی عرفی بتایا گیا تھا۔ اس کا اصل نام کچھ اور ہوگا۔ مگر از سر نو بپتسمہ (تقریب نام رکھائی) کر کے اس کا نام لوئی پانز دہم کے زمانے کی بدنام ترین جادوگرنی ڈی عرفی کے نام پر رکھ دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس حسین و جمیل لڑکی کے نام پر بھی غور کرو جس پر تم مرمٹے ہو۔ اس نے اپنا نام ٹینتھ ہی بتایا تھا نا۔

''ہاں۔مگراس کے نام میں آخرخرابی کیا ہے۔

''عزیزم۔'' ڈیوک نے گلاسوں میں شراب ڈالتے ہوئے کہنا شروع کیا۔''ٹینی آج سے ہزاروں سال پہلے چاند کی دیوی تھی۔قدیم مصری اسے آئس کے نام سے جانتے تھے اوراس کے نام پر بے شمار قربانیاں بھی دیتے تھے۔ایڈوانس دیوتا اس کا محبوب تھا مگروہ کسی سبب سے مرگیا۔چنانچہ لوگ ہر سال اس کی مڑھی پر جاکر قربانیاں دیتے تھے اوراس کی موت کا ماتم کرتے تھے۔مڑھی پر میلہ لگتا تھا اور بیوہ دیوی کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے چیخیں مار مار کر لوگ اس طرح بین کرتے تھے جیسے ان کا کوئی بہت ہی قریبی عزیز مرگیا ہو۔ یہ تاریخی حقائق تم سرجارج فرانڈر کی کتاب 'گولڈن بو'' میں آج بھی پڑھ سکتے ہو۔ بیوہ دیوی آج بھی خون کی اتنی ہی پیاسی ہے۔جتنی ہزاروں برس پہلے تھی۔گیارہ الفاظ جن میں سے ہر لفظ گیارہ حروف پر مشتمل ہے اگر باقاعدہ تیاری کر کے مناسب جگہ اور ہر لحاظ سے موزوں وقت پر دومرتبہ دہرائے جائیں تو وہ چشم زدن میں سامنے آموجود ہوتی ہے، بالکل اتنی ہی حسین اوراسی طرح خون کی پیاسی

۔''ڈیوک نے میز کی تمام درازیں ایک ایک کر کے دیکھ لیں مگر کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے کوئی کام کی بات معلوم ہوتی چنانچہ وہ الماریوں کی طرف بڑھ گیا۔الماریوں میں بیش قیمت اور نایاب قسم کی کتابیں قرینے سے سجی ہوئی تھیں۔ڈیوک نے ہر جگہ دیکھ لی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔اس کے بعد نیچے کے ہر کمرے کی تلاشی لی گئی اوراوپر کے سارے کمرے بھی دیکھ ڈالے مگرناکامی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آیا

۔اچانک ریکس کو کچھ بے چینی کا احساس ہوااور یوں لگا جیسے کوئی شخص نگاہوں سے اوجھل رہ کران کی تمام کاروائی کی نگرانی کر رہا ہے

''حیرت ہے کہ اتنی سردی کے باوجود کوئی بھی کام کی چیز نہیں ملی۔'' ڈیوک نے آخری کمرے کی تلاشی ختم کرتے ہوئے مایوسانہ لہجے میں کہا

''میرا خیال ہے کہ اب ہمیں رصدگاہ کا رخ کرنا چاہیے۔'' ریکس نے تجویز پیش کی

''اوہ...... اسکا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔'' ڈیوک نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔''آؤ چلیں

۔''رصدگاہ میں پہنچ کر بتی روشن کی تو ہر چیز اپنی جگہ اسی حالت میں موجود تھی۔جس حالت میں وہ چند گھنٹے پہلے چھوڑ گئے تھے۔طاقتور دوربین کا رخ بھی بالکل اسی سمت میں تھا اور باقی چیزیں بھی جوں کی توں موجود تھیں۔پنچ پہلو ستارہ بھی سفید چمکیلے فرش پر اسی طرح دائرے میں نظر آرہا تھا۔ لہذا ظاہر تھا کہ جو تقریب ہونا تھی وہ نہیں ہوئی تھی

۔ڈیوک اور ریکس ادھرادھر نگاہیں ڈال کر مختلف چیزوں کا جائزہ لے ہی رہے تھے کہ دفعتاً ٹوکری میں سے نیچے مارنے کی آواز آئی۔''دیکھا'' ڈیوک بولا۔''سفید مرغ اور سیاہ مرغی ابھی تک زندہ وسلامت موجود ہیں۔مطلب یہ ہوا کہ قربانی نہیں دی گئی

''اس تقریب اور قربانی سے ان کا مقصد کیا ہے۔'' ریکس نے سوال کیا

''دراصل آج رات وہی دوستارے ہم برج ہورہے ہیں جو سائمن کی پیدائش کے وقت ہم برج تھے۔چنانچہ مکوتا یہ تقریب منعقد کر کے کسی طاقتور روح سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ اہم قسم کی معلومات حاصل کرسکے اوراس کے لیے سائمن کو معمول بنانا چاہتا ہے

۔''اتنا کہہ کر ڈیوک تلاشی میں مصروف ہوگیا۔''میں کہتا ہوں کہ یہاں کسی کسی جگہ تلوار، بڑے پیالے، شیطانی مجسمے اور بائبل وغیرہ قسم کی چیزیں

ضرور ہوں گی۔ کیونکہ ان کے بغیر کوئی تقریب نہیں ہو سکتی ممکن ہے کوئی خفیہ جگہ بھی ہو۔ لہذا تم فرش کو ٹھوک ٹھوک کر چیک کرو جبکہ میں دیواروں کو چیک کرتا ہوں

''یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ سب کچھ ساتھ ہی لے گئے ہوں۔

''ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔'' ڈیوک نے کہا اور دیواروں کو جگہ جگہ سے ٹھوکنا شروع کر دیا

۔کئی منٹ تک وہ خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہے۔ پھر اچانک ریکس خوشی سے اچھل پڑا اور ساتھ ہی بولا۔'' ڈیوک ادھر آؤ یہ رہی وہ خفیہ جگہ

۔'' ڈیوک دوڑ کر جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ سترویں صدی کے ایک کیلنڈر کے پیچھے ایک خفیہ چھوٹی سی الماری تھی۔ چھوٹا سا بٹن جس کا کنکشن غالباً کسی پوشیدہ اسپرنگ سے تھا کو دباتے ہی پینل ایک طرف کھسک گیا۔ تقریباً چار فٹ گہری الماری میں بڑی ہی عجیب وغریب چیزیں جمع تھیں۔ ہیزل کی چھڑی، سونے میں جڑا ہوا ایک بڑا بلور، ایک ٹارچ جسے آسمان کی طرف رخ کر کے زمین میں گاڑا جا سکتا تھا۔ سیاہ موم بتیاں، ایک پیتل کا لیمپ جو مڑی ہوئی انسانی انگلیوں کی شکل کا بنا ہوا تھا اور جس میں نو بتیاں تھیں۔ تمام چیزوں پر عجیب وغریب دائرے، شبیہیں اور ناقابل فہم الفاظ کندہ تھے

''شکر ہے کہ یہ چیزیں ہمارے ہاتھ لگ گئیں۔'' ڈیوک مسرت آمیز لہجے میں بولا۔'' یہ سب اتنی نادر و نایاب ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہی نہیں بلکہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ بے پناہ طاقت کا سرچشمہ ہے اور اب مجھے یقین ہے کہ ان چیزوں کے بغیر وہ لوگ ہمارے خلاف شیطانی قوتوں کو کچھ زیادہ موثر انداز میں استعمال نہیں کر سکیں گے۔'' یہ کہتے ہوئے ڈیوک نے ایک کتاب اٹھائی

۔کتاب کی جلد تانبے کی چادر سے بنی ہوئی تھی جس پر مختلف سیاروں کی علامات کندہ تھیں کتاب کے ورق درختوں کی چھال کے تھے۔ تحریر صاف ستھری تھی۔ دوسری کتاب بھی جس کے اوراق امتداد زمانہ کی وجہ سے زرد پڑ چکے تھے اور جس کی جلد چاندی کے پتروں سے بنی ہوئی تھی پہلی کتاب کی طرح ہاتھ سے تحریر شدہ تھی

''اف خدایا۔'' ڈیوک نے سخت حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔'' یہ نادر روزگار کتابیں ان کے ہاتھ کیسے لگ گئیں۔ ریکس ڈیر۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ کتابیں کس قدر قدیم ہیں.......... یہ کتاب۔'' ڈیوک نے پہلی کتاب کی طرف اشارہ کیا

''حضرت سلیمان علیہ اسلام کے زمانے کی تحریر ہے اور یہ دوسری شاید اس سے سو دو سو برس بعد تحریر کی گئی ہے اور یہ دونوں کتابیں بائیں راستے کے پیروکاروں کے لیے اس قدر اہم اور مقدس ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا

''اگر یہ سب چیزیں اتنی ہی نادر اور اہم ہیں۔'' ریکس نے خیال ظاہر کیا۔'' یہ تو مکو ٹا انہیں تمہارے پاس اتنی آسانی سے چھوڑ دے گا یہ سردی کی لہر کدھر سے آ رہی ہے۔

''عین اسی لمحہ ڈیوک کو بھی یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کی پشت پر برف کا ڈھیلا رکھ دیا گیا تھا۔ سرد برفانی ہوا کی تیز لہر تمام جسم میں محسوس ہو

رہی تھی۔ وہ تیزی سے یوں گھوما جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا تھا۔ برقی بلب لرزتے ہوئے ٹمٹما رہے تھے اور روشنی دینے کی بجائے صرف ان کے فلامنٹ سرخ تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کمرہ تقریباً تاریک ہو گیا۔ پھر ایک تاریک تر گوشے کی طرف سے بنفشی رنگ کی دھند بلند ہوئی اور اس نے کمرے میں بگولے کی طرح تیزی سے چکر لگانے شروع کر دیئے اس کے بعد ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ بنفشی دھند نے واضح شکل اختیار کرنا شروع کر دی

۔ برقی بلب ایک مرتبہ پھر ٹمٹمائے اور پھر چشم زدن میں بالکل بجھ گئے۔ کمرہ تاریک ہو گیا۔ لیکن بنفشی دھند کمرے کی دبیز تاریکی میں یوں چمک رہی تھی جیسے اندھیرے میں فاسفورس چمکتا ہے ساتھ ہی ڈیوک اور ریکس کو سخت قسم کی سڑاند کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ دوسرے ہی منٹ دھند نے ایک انسانی شکل اختیار کر لی۔ چہرہ تاریک مگر آنکھیں بلور کی مانند چمک رہی تھیں۔ جسم تقریباً سات فٹ بلند تھا اور تمام جسم سفید ڈھیلے ڈھالے لبادے میں مستور تھا۔ چہرے کے خدوخال کچھ اور واضح ہوئے تو ڈیوک نے اسے صاف پہچان لیا وہ مکوٹا کا گیم شیم سیاہ فام مالا گاسی ملازم تھا اور ان دونوں کی طرف اپنی سرخ شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے حملہ آور ہونے کے لیے پر تول رہا تھا۔



ریکس کی نظروں کے سامنے جو کچھ تھا اسے دیکھ کر وہ بے حس و حرکت کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ نہ وہ خوف سے چیخا اور نہ بھاگنے کی کوشش کی۔ وہ غیر شعوری طور پر اسے بس گھورے جا رہا تھا۔ سردی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا اور ریکس کے پیروں کی جیسے جان ہی نکل گئی تھی

''اس کی آنکھوں میں مت دیکھو خدا کے لیے اس کی طرف مت دیکھو'' ڈیوک کی گھٹی گھٹی آواز برابر اس کے کانوں میں آ رہی تھی مگر ریکس بدستور کسی سحر زدہ معمول کی طرح اسی طرف دیکھے جا رہا تھا وہ باوجود کوشش کے اپنی نگاہیں اس طرف سے نہ ہٹا سکا۔ پھر اس سائے کی جسامت بڑھنی شروع ہو گئی۔ لمبائی اور چوڑائی میں بتدریج پھیلاؤ ہوتا رہا اور پھر ایسا محسوس ہونے لگا۔ جیسے تمام کمرہ اس کے وجود سے بھر گیا ہے

۔ دفعتاً اس مہیب دیو (دیو کے علاوہ اور اسے کہا بھی کیا جا سکتا ہے) کی سرخ انگارہ جیسی آنکھوں سے سرخ شعاعیں نکلنے لگیں اور ریکس سر سے پیر تک کانپنے لگا اس نے اپنی سلامتی کے لیے دعا مانگنی چاہی مگر الفاظ ہی یاد نہیں آ رہے تھے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی دعا مانگنے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ سرخ شعاعوں کا ارتعاش ریکس کو اپنے جسم میں اسی طرح محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے کسی طاقتور برقی بیٹری کے ٹرمینلوں پر ہاتھ رکھ دیا، اس نے کوشش کی کہ اپنے ہاتھوں سے آنکھیں بند کر لے۔ لیکن ہاتھوں نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ہاتھ فولادی زنجیر سے باندھ دیئے گئے تھے، اس کے بعد اس نے خوف سے چیخنے کی کوشش کی۔ مگر حلق خشک ہونے کی وجہ سے آواز ہی نہ نکل سکی۔ پھر اس نے پیچھے مڑ کر وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ لیکن کسی طاقت نے اسے پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے قدم بڑھانے پر مجبور کر دیا

۔ ڈیوک کی نظریں فرش پر جمی رہیں۔ اس نے ایک مرتبہ بھی نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا کہ اس خوفناک بلا کی شکل، صورت اور ہیئت کیسی تھی۔ لرزہ طاری کر دینے والی سردی بلبوں کا ٹمٹما کر بجھ جانا اور کمرے کی فضا میں پھیلا ہوا تعفن یہ سب باتیں۔ کسی خوفناک ترین شیطانی قوت کی موجودگی کا پتا دے رہی تھیں اور ڈیوک اب سوچ رہا تھا کہ وہ مناسب پیش بندیوں کے بغیر اس لعنتی مکان میں داخل ہی کیوں ہوا اس کے علاوہ ریکس جیسے ناتجربہ کار

نوجوان کو ساتھ لانا بھی سراسر غلط تھا

۔ایک ایک پل صدیاں بن کر گزر رہا تھا۔ڈیوک اپنے لیے اتنا پریشان نہیں تھا جتنا کہ ریکس کے لیے فکر مند تھا اور آخر کار وہی ہوا۔جس کا اسے دھڑ کا لگا ہوا تھا۔صرف ایک سیکنڈ کے لیے اس نے نظریں اٹھائیں تو دیکھا کہ ریکس اس خوفناک بلا کی طرف نہ صرف دیکھ رہا تھا۔بلکہ اس کی غیر مرئی کشش کے زیر اثر آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر اس کی طرف کھنچا چلا جا رہا تھا۔اس سے قبل کہ پانی سر سے گزر جاتا ڈیوک نے ذرا سی،عربی،یونانی اور عبرانی زبان میں وہ دعائیں زیر لب دہرانی شروع کر دیں جو اس نے کافی عرصہ پہلے یاد کی تھیں اور تمام تر توجہ نوری قوتوں کی مدد کے لیے بلانے پر مرکوز کر دی۔ابھی بمشکل ایک منٹ ہی گزرا ہو گا کہ اسے یاد آیا کہ ہیرے جڑا ہوا زریں سواستکا جو اس کے ملازم میکس نے سائمن کے گلے سے اتار کر اس کے حوالے کیا تھا۔اب بھی اس کی اندرونی جیب میں موجود ہے اور اس کا یوں اچانک یاد آ جانا اس امر کا بین ثبوت تھا کہ اس کی دعاؤں کے جواب میں نوری قوتیں مدد کرنے پر آمادہ ہو چکی ہیں۔چنانچہ اس نے فوراً سواستکا جیب سے نکالا اور دائیں ہاتھ سے پکڑ کر ہاتھ اس خوفناک بلا کی طرف بڑھا دیا۔اسی وقت کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی ایسی چیخ سنائی دی جس میں خوف و دہشت کا عنصر غالب تھا۔ایسا معلوم ہوتا تھا۔جیسے اس عضریت کے تمام بدن میں آگ لگ گئی تھی اور وہ شدت غیظ سے چیخ رہا تھا

۔بجھے ہوئے برقی بلب ٹمٹمانے لگے۔وہ کبھی مدھم روشنی سے جل اٹھتے تھے اور کبھی بجھ جاتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے نوری قوتوں اور تاریک قوتوں کے درمیان زور آزمائی ہو رہی تھی۔دوسرے ہی منٹ سردی کی وہ تیز لہر جو انہیں کافی دیر سے محسوس ہو رہی تھی اچانک ختم ہو گئی اور انہیں یوں لگا جیسے ان کے اوپر گرم کمبل ڈال دیئے گئے ہوں۔ڈیوک نے ہاتھ بڑھا کر ریکس کو پیچھے کھینچ لیا اور پھر فوراً تیزی سے ریکس کو ساتھ لیے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔وہ اس لعنتی مکان سے جلد از جلد نکل جانا چاہتا تھا

۔بھاگم بھاگ وہ دونوں باہر سڑک پر پہنچے تو سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی

''خدا کا شکر ہے کہ ہم بخیریت وہاں سے نکل آئے ہیں۔'' سانس کی رفتار معمول پر آتے ہی ریکس نے کہا۔''اور میں اپنے وہ تمام الفاظ واپس لیتا ہوں جو میں نے کالے جادو اور شیطانی قوتوں کے وجود پر یقین نہ کرتے ہوئے کہے تھے...... اف خدایا یقین کرو دوست میں آج سے پہلے زندگی میں اس قدر خوفزدہ کبھی نہیں ہوا

''پہلی بات تو یہ ہے۔''ڈیوک نے رومال سے اپنی نم آلود گردن اور پیشانی کو خشک کرتے ہوئے کہا۔''کہ مجھے کسی بھی قیمت پر تمہیں ساتھ نہیں لانا چاہیے تھا۔رہا سوال تاریک قوتوں پر یقین کرنے یا نہ کرنے کا تو عزیزم تمہاری جگہ جو بھی ہوتا وہی کرتا جو تم نے کیا۔بہر حال اب کم از کم یہ تو میں بخوبی سمجھ گیا ہوں کہ ہمارا مقابلہ کس قسم کے لوگوں سے ہے

۔''ابھی وہ دونوں نیم تاریک سڑک پر تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک ٹیکسی مل گئی اور وہ کرزن اسٹریٹ روانہ ہو گئے۔راستے میں ڈیوک نے ریکس سے اس عفریت کی شکل و شباہت کے بارے میں پوچھا اور اس کے جواب میں ریکس نے جو کچھ بتایا اس سے ڈیوک کو یہ سمجھنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگی کہ وہ عفریت مکوٹا کا سیاہ فام ملازم تھا

''اس سیاہ فام ملازم کے بارے میں تم نے کیا بتایا تھا۔'' ریکس نے سوال کیا

''میں نے بتایا تھا کہ وہ مالاگاسی ہے۔ عجیب نسل ہے۔ نصف نیگرو اور نصف پولی نیشین ۔ کئی صدیاں پہلے جنوبی ساحلی علاقوں سے براستہ سیلون بے شمار لوگ ترک وطن کر کے افریقہ کے مشرقی ساحلوں پر جا آباد ہوئے تھے۔ تم شاید یقین نہیں کرو گے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ چپوؤں سے چلنے والی اپنی چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں تقریباً پندرہ ہزار میل کا فاصلہ کھلے سمندر میں طے کر کے افریقہ جا پہنچے تھے اور ان میں سے بیشتر مڈغاسکر میں آباد ہو گئے تھے۔ پھر وہاں کی مقامی نسل اور ان لوگوں کے باہمی اختلاط سے ایک دوغلی نسل عالم وجود میں آئی۔ وہ سیاہ فام ملازم اسی نسل سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دوغلی نسل ان دونوں نسلوں کی بدترین خصوصیات کی حامل ہے...... اس کے علاوہ

۔'' ڈیوک اپنی بات پوری نہ کر سکا۔ کیونکہ اسی وقت ٹیکسی ارل ہاؤس کے سامنے ایک جھٹکے سے رک گئی۔ کرایہ ادا کر کے اندر گئے تو ڈرائینگ روم کا دیوار گیر کلاک رات کے سوا تین بجا رہا تھا۔ ڈیوک کا ذمہ دار ملازم میکس ڈائننگ ہال کی میز پر کافی اور سینڈوچ وغیرہ رکھنے کے بعد سونے کے لیے جا چکا تھا۔ ڈیوک اور میکس دونوں بیٹھ گئے اور ٹھنڈی کافی اور سینڈوچ سے پیٹ کا جہنم بھرنے کے بعد باتیں شروع ہو گئیں دراصل وہ دونوں ہی سائنس کے لیے بہت متفکر تھے

۔ ڈیوک نے سگار جلاتے ہوئے کہا۔'' درحقیقت بات یہ ہے کہ جسے ہم جادو کہتے ہیں وہ اصل میں ایک ایسی سائنس یا آرٹ ہے جس کی بنیاد انسانی قوت ارادی پر ہے۔ قوت ارادی سے مجھے یقین ہے کہ ہر کام لیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ آدمی اس کے صحیح استعمال، اس کی قوت اور طریق کار سے پوری واقفیت رکھتا ہو، یہی نہیں بلکہ اس کے لیے صحیح قسم کے معمول کا انتخاب کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو۔ بہت کم تعداد میں ایسے سفید فام ہیں جو کسی سیاہ فام کے ذہن کو پڑھ کر یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ اس وقت کیا سوچ رہا ہے اور اسی طرح ایسے سیاہ فام بھی بہت کم ہیں جو کسی سفید فام کی ذہنی کیفیت معلوم کر لیں اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ کسی بھی انسان کی قوت ارادی سے پیدا ہونے والی ارتعاشی لہروں کو زمین کا وہ حصہ کنٹرول کرتا ہے جس میں وہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ حقیقت ہے کہ کچھ قوتیں لونگ ویولینتھ کی مالک ہوتی ہیں جبکہ دوسری قوتیں شارٹ ویو ارتعاشی لہروں کی مالک ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسی فرق کی وجہ سے قوت ارادی کے باوجود ایک کو دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا خاصا دشوار ثابت ہوتا ہے

''مگر اس سیاہ فام ملازم نے مجھ پر تو بڑی آسانی سے غلبہ پا لیا تھا۔'' ریکس نے اعتراض کیا

''ہاں اور یہ واقعی حیرانی کی بات ہے۔'' ڈیوک نے کش لگانے کے بعد کہا۔'' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سیاہ فام مالاگاسی کالے جادو کا کوئی بہت ہی بلند پایہ ماہر ہے بلکہ مجھے تو شبہ ہے کہ وہ انسان ہی تھا یا کوئی اور بلا تھی

''کیا مطلب۔

''ہو سکتا ہے کہ مکوتا نے اپنے علم کی طاقت سے کسی غلیظ روح کو اس عفریت کی شکل میں ہمیں خوفزدہ کرنے کے لیے بھیج دیا ہو تا کہ ہم اس کی وہ نادر روزگار چیزیں نہ لیجا سکیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مکوتا کی کسی غلطی کی وجہ سے عفریت کسی ان دیکھی دنیا سے اس دنیا میں وارد ہو گیا ہو اور ممکن ہے وہ مکوتا کے کنٹرول میں بھی نہ ہو

''لعنت ہے اس کموٹا پر خدا جانے وہ کیا بلا تھی۔ میں تو اس قدر خوفزدہ ہو گیا تھا کہ ممکن ہے میری حرکت قلب ہی بند ہو جاتی۔ بہر حال ہمیں کموٹا سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ ہماری طرف سے وہ جہنم میں جائے۔ ہمیں تو سائمن کی فکر ہے۔ اسے اس چکر سے بچانے کے لیے ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا

''یقیناً کرنا پڑے گا۔'' ڈیوک نے پر عزم لہجے میں کہا۔ ''مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سارے چکر کا آخر مقصد کیا ہے۔ سائمن جیسے تعلیم یافتہ نوجوان کو اپنے جال میں پھنسا کر آخر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بہر کیف سائمن کو ہمیں ہر قیمت پر بچانا ہے

''لیکن ہم اسے تلاش کہاں کریں۔'' ریکس کے لہجے میں مایوسی تھی۔ ''وہ غریب اس دنیا میں بالکل اکیلا ہے۔ باپ ہے ہی نہیں۔ ماں سمندر پار رہتی ہے اور دوسرے یہودیوں کی طرح اس کے رشتہ دار بھی نہ ہونے کے برابر ہیں

''وہ جہاں بھی ہے۔ یقیناً مکوٹا کے پاس ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مکوٹا کا پتہ کس طرح لگایا جائے۔ کاش ہمیں ان افراد میں سے کسی کا پتا معلوم ہوتا جو شام کو سائمن کے گھر پر جمع تھے

''میں جانتا ہوں۔'' ریکس خوشی سے چلایا۔ ''مجھے ٹینتھ کا پتا معلوم ہے

''کیا واقعی۔'' ڈیوک نے حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات کے تحت کہا

''ہاں۔ میں نے باتوں باتوں میں پتا پوچھ لیا تھا۔'' ریکس نے جواب دیا

''لیکن میں حیران ہوں کہ اس نے تمہیں اپنا پتا کیسے دیا

''اس لیے کہ اس وقت تک وہ ہمیں بھی اسی سوسائٹی کا ممبر سمجھتی تھی۔ وہ کالرج میں اقامت پذیر ہے

''تو کیا تم اس سے سائمن کے بارے میں معلوم کر سکتے ہو۔

''کیوں نہیں کر سکتا۔'' ریکس نے پر اعتماد لہجے میں کہا

''دیکھو ریکس۔'' ڈیوک بولا' یہ ٹھیک ہے کہ وہ لڑکی بہت خوب صورت ہے۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا کہ وہ اتنی ہی خطرناک بھی ہے

''میں عورتوں سے بالکل نہیں ڈرتا۔ پر دن کی روشنی میں وہ بھلا میرا کیا بگاڑ سکتی ہے

''ہاں یہ درست ہے کہ دن کی روشنی میں سیاہ قوتیں کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تاہم تمہیں محتاط رہنا ہو گا اس کا اصل نام بھی معلوم ہے۔

''اصل نام تو نہیں معلوم۔ بہر حال اس شکل و شباہت کی دو لڑکیاں کالرج تو کیا پورے لندن میں بھی نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے اس کے متعلق معلوم کرنا کوئی دشوار کام نہیں ہے

''تم اس سے کیا پوچھو گے۔

''یہی کہ سائمن کہاں ہے

''وہ اتنی آسانی سے نہیں بتائے گی۔ بہتر ہے کہ تم اسے پنگ پورن میں کسی بہانے لے آؤ۔ وہ ایسی جگہ ہے جہاں ہم اس پر ہر قسم کا دباؤ ڈال

سکتے ہیں

''کیا۔ وہ تمہارا دریائی مکان۔'' ریکس نے حیرت و بے یقینی کے انداز میں کہا

''ہاں۔ گو میں وہاں پورے ایک سال سے نہیں گیا۔ لیکن صبح صبح اپنے ملازم میکس کو بھیج کر صفائی وغیرہ کرا دوں گا

''لیکن، لیکن پہلی ہی ملاقات میں میں اسے اتنی دور کشتی کے سفر پر چلنے کے لیے کس طرح رضامند کروں گا۔ کیا یہ کام تم خود نہیں کر سکتے۔

''نہیں اس لیے کہ میں کل دن کا بیشتر حصہ لندن میوزم میں گزاروں گا۔ کالے جادو کے متعلق میں نے جو کچھ بھی پڑھا ہے اب سالہا سال کا عرصہ گزرنے کی وجہ سے بہت سی باتیں بھول چکا ہوں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ مطالعہ کر کے یادداشت تازہ کر لوں تاکہ بوقت ضرورت بچاؤ کی تدابیر موثر طور پر اختیار کی جا سکیں۔ بہر حال میں کل شام چھ بجے تک پنگ بورن میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ سائمن کی زندگی بچانے کا تمام تر دارومدار تمہاری کامیابی پر ہوگا

''میں اپنی پوری کوشش کروں گا

''بہت خوب۔ لیکن خیال رکھنا کہ اس سے کالے جادو یا مافوق الفطرت قوتوں کے بارے میں ہرگز کوئی سوال مت کرنا۔ ورنہ اسے شبہ ہو جائے گا اور پھر وہ کسی بھی قیمت پر تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔ اس کو صرف یہ تاثر دینا کہ تم اس پر مرمٹے ہو اور اگر وہ یہ سوال کرے کہ رات کو ہم سائمن کو زبردستی اٹھا کر کیوں لے گئے تھے۔ تو اسے بتانا کہ تم مجھے کئی برس سے جانتے ہو اور یہ کہ مجھے شبہ تھا کہ سائمن خوفناک بلیک میلروں کے ہتھے چڑھ گیا ہے چنانچہ میرے کہنے پر ہی تم نے سائمن کو وہاں سے لے جانے میں میری مدد کی تھی اور پنگ بورن کے متعلق اسے یہ بھی مت بتانا کہ میں بھی وہاں پہنچنے والا ہوں

''ٹھیک ہے۔ اب میں تمہارا مطلب پوری طرح سمجھ گیا ہوں

''میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کسی طرح وہ لڑکی ہمیں مکوٹا کا پتا بتانے پر آمادہ ہو جائے مجھے یقین ہے کہ سائمن ضرور مکوٹا کے پاس ہی ہوگا۔ پتا معلوم ہو جانے کے بعد پہلے ایک دو دن ہم اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کریں گے اور جب مکوٹا کے باہر جانے آنے کے اوقات معلوم ہو جائیں گے۔ تو اچانک اس کی عدم موجودگی میں جا دھمکیں گے اور سائمن کو لے آئیں گے۔ میں یقین دلاتا ہوں ریکس کہ اب کی بار سائمن اگر ہمیں مل گیا تو اسے ایسی جگہ رکھوں گا کہ مکوٹا کے فرشتے بھی اس کی گرد تک نہیں پہنچ سکیں گے

''انشاءاللہ۔'' ریکس نے باوثوق لہجے میں کہا

''مجھے صرف ایک خدشہ ہے۔'' ڈیوک نے پرخیال انداز میں کہا

''وہ کیا۔

''وہ یہ کہ مکوٹا نے سائمن کا نام تبدیل کر کے ابراہم رکھا ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ نام اس یہودی ابراہم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ جو قرون اولی میں کالے علم کا مشہور و معروف ماہر تسلیم کیا جاتا تھا۔ کالے علم کے موضوع پر اس نے ایک کتاب لکھی تھی۔ اس کتاب سے زیادہ معلوماتی

کتاب اس موضوع پر آج تک تحریر نہیں ہوئی۔ کئی برس پہلے وہ کتاب غائب ہوگئی تھی۔ لیکن پتا نہیں کس طرح پندرہویں صدی کے آغاز میں وہ کتاب ایک ایرانی کتب فروش کے ہاتھ لگ گئی۔ اس کتب فروش کا نام فلیمل تھا۔ فلیمل نے اس کتاب کا دقیق مطالعہ کیا اور بہت سے محیر العقول کارنامے انجام دیئے اور بہت سی دولت بھی جمع کر لی تھی۔ پھر جب وہ مرگیا تو کتنے ہی لوگوں نے وہ کتاب حاصل کرنے کی جدوجہد کی۔ یہاں تک کہ اس کی قبر بھی کھود ڈالی۔ مگر قبر خالی تھی۔ نہ تو وہاں کتاب تھی اور نہ مردہ۔ اس کے بعد اس قسم کے بھی کچھ ثبوت ملے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے سو برس بعد فلیمل کو ترکی میں دیکھا گیا تم شاید اس پر یقین نہ کرو لیکن کالے علم اور یوگا کے کسی بڑے ماہر کے لیے یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے

''مگر سائمن کا نام اس کتاب کے مصنف ابراہم یہودی کے نام پر کس لیے رکھا گیا ہے۔

''اس لیے کہ باقاعدہ دوبارہ بپتسمہ کے بعد جب اس کا نام ابراہم رکھ دیا جائے گا تو وہ مکمل طور پر شیطانی قوتوں کے زیر اثر چلا جائے گا اور پھر اس کتاب کی تلاش میں کموٹا کی مدد کرے گا۔ دوبارہ بپتسمہ کے بعد سائمن کی روح ابد تک سیاہ قوتوں کی غلام بن جائے گی اور اسے کبھی بھی قرار حاصل نہیں ہوسکے گا۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی

''مگر تمام اہل مذہب کے متعلق بھی تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ سب کے سب بہشت میں جائیں گے

''ٹھیک کہتے ہو۔ دراصل جنت اور دوزخ دو علامات ہیں۔ ہر وہ شخص جو کسی سچے مذہب پر عقیدہ رکھتا ہے شیطان کی تردید کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے اور شیطانی قوتوں کے درمیان ایک ایسی نورانی رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے جس کو عبور کرنا شیطانی قوتوں کے لیے اگر ناممکن نہیں تو کافی مشکل ضرور ہو جاتا ہے مگر جب کوئی شخص دوبارہ بتسمہ کے ذریعے شیطان کو اپنا رہنا تسلیم کر لیتا ہے تو وہ دانستہ ان نورانی رکاوٹوں کو تباہ کر دیتا ہے جو شیطانی قوتوں کے اثر سے اس کا دفاع کرتی ہیں لوگ دوبارہ بپتسمہ کے ذریعے شیطانی عقیدہ کو تسلیم اس لیے کر لیتے ہیں کہ انہیں پراسرار قوتوں کا مالک بن جانے اور مالدار ہو جانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ پراسرار اور شیطانی قوتوں سے میری مراد دراصل وہ غلیظ اور بھٹکتی ہوئی روحیں ہیں جو ہمہ وقت ہمارے درمیان کسی ایسے جسم کی تلاش میں رہتی ہیں جس میں وہ حلول کر جائیں۔ اب وہ لوگ تو جو نارمل زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہتے ہیں

''اور سائمن کا یہ بپتسمہ تمہارے خیال میں کب کیا جائے گا۔'' ریکس نے سوال کیا

''تقریباً ایک ہفتہ بعد۔ کیونکہ وہ یہ کام یقیناً حقیقی یوم سبت پر کریں گے۔ اس تقریب کے لیے تیرہ آدمیوں کی موجودگی لازماً ہونی چاہیے

''اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ مہلت ہمیں حاصل ہے۔ آج 29 اپریل ہے نا۔ نہیں، نہیں اب تو صبح ہونے والی ہے۔ میرا مطلب ہے 30 اپریل ہے

''کیا، کیا کہا۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔'' ڈیوک نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

''کیا خیال نہیں آیا۔'' ریکس نے حیرت و پریشانی کے عالم میں پوچھا

''میں حیران ہوں کہ مجھے خود اس کا خیال کیوں نہیں رہا۔ ارے بھئی آج اپریل کی آخری تاریخ ہے۔ ہمارا ٹکراؤ شیطان کے پجاریوں کی صرف ایک جماعت سے ہوا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی بے شمار جماعتیں انگلینڈ کے گوشے گوشے سے لندن میں پہنچ چکی ہوں گی۔ ان کی سالانہ

میٹنگ ہوگی اور سائمن کو بپتسمہ دینے کی تقریب بھی یقیناً اسی میٹنگ میں انجام دی جائے گی

''میں تو کچھ نہیں سمجھا کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔'' ریکس نے الجھتے ہوئے کہا

''ریکس آج اپریل کی آخری تاریخ ہے۔ تمہیں شاید معلوم ہوتا کہ آج کل بھی یورپ کے دیہاتی لوگ اپریل کی آخری رات کو اپنے دروازے پوری احتیاط سے بند کر کے سوتے ہیں۔ اس لیے کہ اس رات تمام دنیا کی ارواح بد آزاد ہوتی ہیں۔ ریکس ڈیر ہمیں سائمن کو ہر قیمت پر بچانا ہے اور ہمارے پاس صرف چوبیس گھنٹے رہ گئے ہیں۔ اس لیے کہ آج کی رات سینٹ وبر گازایو کہلاتی ہے اور کافی اہم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ اپنی آج کی میٹنگ میں ہی سائمن کو بپتسمہ کر لیں گے۔''

☆☆☆☆☆

چھ گھنٹے آرام سے سونے کے بعد ریکس کی آنکھ کھلی تو ہنوز کسلمندی محسوس کر رہا تھا چنانچہ مزید چند منٹ تک بیٹھا جمائیاں لیتا رہا پھر آخر کار اٹھا اور ڈیوک کے جدید و بیش قیمت باتھ روم میں گھس گیا۔ ڈیوک اس قدر دولت مند تھا کہ اس کی ہر چیز فراوانی دولت کی غماز تھی

۔نیم گرم پانی سے بھرے ٹب میں لیٹے لیٹے اس کا دماغ گزشتہ رات کے واقعات کی طرف لوٹ گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ سائمن کے مکان پر پیش آنے والے واقعات نے اس کے اعصاب کو بری طرح متاثر کیا تھا۔ وہ اس سے پہلے اس قدر خوفزدہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ حالانکہ اپنی زندگی میں وہ بہت سے خطرناک مراحل سے گزر چکا تھا۔ وہ ریسنگ کاروں کو دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلا چکا تھا اور پندرہ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائی جہاز بھی اڑائے تھے اس کے علاوہ آہنی پردوں کے پیچھے روس اور کیوبا کی سرزمین ممنوعہ میں ہر قدم پر اور ہر لمحہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی زندگی کا خوفناک ترین دور گزارا تھا اس دوران کتنی ہی مرتبہ اس پر قاتلانہ حملے کیے گئے اور اس نے بھی کئی لوگوں کو گولی کا نشانہ بنایا تھا مگر گزشتہ رات کا واقعہ ان سب سے زیادہ اعصاب شکن ثابت ہوا تھا۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ وہ رات کو ڈیوک کے ساتھ باتیں کرتے کرتے پتا نہیں کس وقت صوفے پر ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا

''جناب۔'' میکس نے مودب لہجے میں کہا۔ ''میرے آقا جاتے ہوئے کہہ گئے ہیں کہ آپ کے لیے دوسری رولز رائس تیار ہے اور دوسرا شوفر بھی آپ کے حکم کا منتظر ہے

''شوفر کی ضرورت نہیں ہے۔'' ریکس نے کافی ختم کرتے ہوئے کہا۔ ''میں خود ڈرائیو کروں گا۔ شوفر کو کہو کہ گاڑی نکال دے

''ٹھیک ہے جناب۔ میں شوفر سے ابھی کہہ دیتا ہوں اور پھر مجھے بھی اجازت دیں تا کہ پنگ بورن جا کر آپ کے لیے مکان کی صفائی وغیرہ کر دوں

''ہاں اب تم جا سکتے ہو۔'' ریکس نے کہا

۔رولز رائس ڈرائیو کرتے ہوئے ریکس کالرج ہوٹل پہنچا تو سوا دس بج رہے تھے اسے یقین تھا کہ اتنی جلدی ٹینتھ باہر نہیں نکلی ہوگی۔ چنانچہ وہ مشروبات کا آرڈر دے کر لاؤنج میں بیٹھ گیا

۔لیکن وہ تھوڑی دیر ہی بیٹھا تھا کہ ہوٹل کے ایک ملازم نے آ کر پکارا۔''مسٹر ریکس۔

''ریکس حیران تھا کہ یہاں اس ہوٹل میں اس کے نام سے کون واقف ہو سکتا ہے پھر سوچا کہ ممکن ہے ڈیوک نے کسی ضروری بات کے لیے فون کیا ہو۔اس خیال کے آتے ہی اس نے لڑکے سے کہا۔''ہاں میں ہی ریکس ہوں کیا بات ہے

''!جناب جس خاتون سے ملنے کے لیے آپ تشریف لائے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ انہیں افسوس ہے کہ آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑی۔ بہر حال وہ ابھی پندرہ منٹ میں نیچے تشریف لے آئیں گی

۔''لفٹ کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت باہر نکلی ریکس نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا۔وہ مسز ڈی عرفی تھی اور مسکراتی ہوئی ریکس کی طرف بڑھ رہی تھی

''مسٹر ریکس۔''مسز ڈی عرفی قریب پہنچ کر پر جوش لہجے میں بولی۔''آپ نے انتظار کی جو زحمت اٹھائی ہے اس کے لیے میں شرمندہ ہوں۔''

☆☆☆☆☆

'نہیں نہیں۔ممنونیت کی اس میں بھلا کیا بات ہے۔''ریکس نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اس بوڑھی عورت سے اب کیونکر جان چھڑائی جائے۔دراصل وہ ٹینتھ کی آمد کا منتظر تھا

''ڈیوک کیسے ہیں۔''مسز ڈی عرفی نے ڈیوک کی خیریت دریافت کی

''بالکل ٹھیک ہیں۔ریکس نے بات بنائی

''شکریہ ان کے سگار بڑے ہی شاندار تھے۔''یہ کہہ کر ڈی عرفی نے اپنا سگار نکالا۔ریکس نے اٹھ کر جلدی سے ماچس کی تیلی جلائی اور شعلہ سگار کو دکھایا۔دو تین ہلکے ہلکے کش لگانے کے بعد ڈی عرفی مسکرائی اور ساتھ ہی بولی

''دیکھو مسٹر ریکس اگر ایک حلقہ دوسرے حلقے کی کاروائیوں میں کسی قسم کی مداخلت کرے تو یہ بڑی ہی نامناسب بات ہے۔گزشتہ رات تم نے اور تمہارے دوست ڈیوک نے جو ہنگامہ کیا تھا کیا تم اس کا کوئی جواز پیش کر سکتے ہو۔

''میں اس کے علاوہ کوئی جواز پیش نہیں کر سکتا کہ ہمیں خود بھی سائمن کی اشد ضرورت تھی۔''ریکس نے جواب دیا۔مسز ڈی عرفی ریکس اور ڈیوک کو سیاہ برادری کے کسی دوسرے حلقے سے منسلک سمجھ رہی تھی اور ریکس نے سوچا کہ ٹھیک ہے اسے اسی غلط فہمی میں رہنے دینا چاہیے

''تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا حلقہ بھی عظیم طلسم کی تلاش میں ہے۔

''ہاں۔ڈیوک اس میں انتہائی دلچسپی لے رہا ہے

''تو کیا تم نے شیطان کی پوجا کا بندوبست کر لیا ہے۔

''ہاں،لیکن ابھی کچھ کسر باقی ہے۔''ریکس نے تکا مارتے ہوئے کہا۔حالانکہ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ مسز ڈی عرفی کس بارے میں بات کر رہی ہے

''میں اس علم کا قریباً چالیس سال سے مطالعہ کررہی ہوں مگر ابھی مبتدی سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ ہاں البتہ مکوٹا بہت کچھ جانتا ہے۔'' مسز ڈی عرفی نے مکوٹا کی تعریف کرتے ہوئے کہا

''ہوں مکوٹا'' ریکس نے نفرت سے بھنویں سکوڑتے ہوئے کہا۔ ''میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ مکوٹا ڈیوک کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا

''کیا واقعی۔ پھر تو تمہارا حلقہ یقیناً زحل کی رسم عبادت کے مرحلے سے گزر چکا ہوگا

''نہیں، ہم نے کوشش کی تھی مگر پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکے۔'' ریکس بدستور بات بناتے ہوئے بولا ''اسی لیے سائمن کا حصول ہمارے لیے ناگزیر ہوگیا ہے

''ٹھیک کہتے ہو۔ تمہاری باتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ڈیوک اس فن میں کافی آگے بڑھ چکا ہے کیا تم ڈیوک سے سفارش کرکے مجھے اپنے حلقے میں شامل نہیں کرسکتے۔

''میں کوشش کروں گا۔ مگر فی الحال ہم لوگ سائمن کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں

''سائمن۔...... لیکن اسے تو تم لوگ کل اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اب کیا پریشانی ہے۔

''مسز ڈی عرفی کی باتوں سے ریکس کو یقین ہوگیا کہ اسے ابھی تک یہی معلوم ہے کہ سائمن ڈیوک کے قبضے میں ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ سائمن کے بارے میں وہ اس کی کوئی مدد نہیں کرسکتی

''نہیں پریشانی تو کوئی نہیں ہے۔'' ریکس نے مسکرا کر کہا۔ ''سائمن کا پوری طرح تعاون کرنا انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک حلقے کے تمام ممبروں کا ذہنی ارتعاش سائمن کے ذہنی ارتعاش کے عین مطابق نہیں ہوگا۔ ڈیوک مجلس حاضرات منعقد کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے گا

''مسٹر ریکس۔'' ڈی عرفی بولی۔ ''میں ہر طرح تعاون کے لیے تیار ہوں

''ٹھیک ہے۔ میں ڈیوک سے آپ کا تذکرہ کروں گا۔ لیکن اس وقت اس خاتون سے ملنا اشد ضروری ہے۔ جو گزشتہ شب سائمن کے مکان پر موجود تھیں ان کا نام غالباً ٹینتھ ہے

۔'' مسز ڈی عرفی مسکرائی۔ پھر بولی۔ ''معاف کرنا مسٹر ریکس ہم نے تمہارے ساتھ چھوٹا سا مذاق کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اور وہ خاتون جس کی خاطر تم یہاں آئے ہو عام طور پر روزانہ صبح کے وقت آبگینے میں شہر کے مختلف مناظر دیکھتی ہیں۔ چنانچہ آج بھی حسب معمول بلور میں دیکھ رہی تھیں کہ تم آتے ہوئے نظر آگئے۔ ٹینتھ کہتی ہیں کہ امریکی نوجوان مجھ سے ملنے کے لیے آرہا ہے۔ شاید مجھے پسند کرنے لگا ہے۔ اب یوں کرو کہ تم چلی جاؤ۔ بڑا مزا آئے گا۔ چنانچہ میں چلی آئی ہوں اور وہ بلور میں تمہاری حالت دیکھ دیکھ کر خاصی محظوظ ہورہی ہوگی

۔'' ریکس نے ایک قہقہہ لگایا ''بہت خوب۔ تو مجھے الو بنایا گیا ہے۔''

بہرحال ریکس کو بہت حد تک اطمینان ہوگیا۔ لیکن دوسری طرف وہ حیران تھا۔ کہ جن باتوں کو وہ پہلے محض لغویات یا بکواس خیال کرتا تھا۔ اب حقیقت بن کر اس کے سامنے آرہی تھیں۔ دو عورتوں کا ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ کر بلور میں سب کچھ دیکھ لینا اس کے لیے کچھ کم حیران کن امر نہیں تھا

''اچھا اب میں اوپر جاکر ٹینتھ کو بھیجے دیتی ہوں۔'' ڈی عرفی نے قہقہے میں ریکس کا ساتھ دینے کے بعد اٹھتے ہوئے کہا

۔جب ڈی عرفی چلی گئی تو ریکس سوچنے لگا کہ اگر ڈی عرفی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ مکوٹا نے سائمن کو دوبارہ حاصل کرلیا ہے تو ظاہر ہے کہ ٹینتھ کو بھی اس بات کا علم نہیں ہوگا اور یہ کہ بھلا ایسی حالت میں سائمن کی تلاش کے سلسلے میں وہ اس کی کیا مدد کرسکے گی۔ تاہم ممکن ہے کہ مکوٹا کے بارے میں کوئی کام کی بات بتادے۔ ادھر اسے یہ خیال بھی پریشان کررہا تھا کہ اگر آج ہی سائمن کو نہ بچایا گیا تو مکوٹا یقیناً اسے اپنی رسومات قبیحہ کے لیے استعمال کرے گا اور یہ کہ دوبارہ بپتسمہ کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے شیطان کا پیروکار بن جائے گا

۔دیکھتے ہی دیکھتے مسز ڈی عرفی دوبارہ آنازل ہوئی اور جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔ ''مسٹر ریکس کیا یہی بہتر نہ ہوگا کہ بلیک برادرہڈ کے مختلف حلقے ایک دوسرے کی کاروائیوں میں رخنہ اندازی کے بجائے آپس میں تعاون کریں۔

''بہت اچھی تجویز ہے۔ میں ڈیوک سے بات کروں گا۔'' ریکس نے بے دلی سے کہا

''کاش تم ڈیوک سے صرف چند منٹ کے لیے مجھے ملوادو۔'' ڈی عرفی نے التجا کی

''وہ تو ٹھیک ہے مگر چاند کے متعلق بھی غور کیا ہے۔'' ریکس نے اندھیرے میں ایک اور تیر چلایا حالانکہ اسے خود معلوم نہیں تھا کہ اس کے سوال کا کیا مقصد ہے

۔ڈی عرفی نے ایک سرد آہ بھری پھر افسوس ظاہر کرتے ہوئے بولی۔ ''مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا کہ ان دنوں چاند نہیں ہے۔ میں پہلے بھی کئی مرتبہ کوشش کرچکی ہوں۔ مگر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ میں حاضرات کے تمام لوازمات سے واقف ہوں۔ طریق کار بھی جانتی ہوں، مناسب بلکہ ضروری ساعتوں کا انتخاب بھی کرتی رہی ہوں۔ حتٰی کہ چربی بھی حاصل کرلی تھی۔ مگر ان تمام باتوں کے باوجود کامیابی نہیں ہوئی۔ مجھے شبہ ہے کہ چربی کے معاملے میں ہی گڑبڑ ہوئی ہوگی۔ میں نے کافی رقم خرچ کرکے قبرستان کے ایک گورکن سے معاملہ طے کیا تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ ضرور اس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اس نے انسانی لاش کے بجائے بوچڑ خانے سے چربی لادی ہوگی

۔'' ریکس ڈی عرفی کی بات سن کر سکتے میں رہ گیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس مہذب دور میں لندن جیسے شہر میں آج بھی ہزاروں برس پرانی وحشیانہ رسومات کو دہرایا جاتا ہوگا۔ مگر گزشتہ شب ڈیوک کی موجودگی میں سائمن کے مکان پر خوفناک بلا نے اسے یقین دلا دیا تھا کہ کالا جادو یا سفلیات وغیرہ محض فرضی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ کافی حد تک حقائق پر مبنی ہیں

۔اسی وقت لفٹ کا دروازہ کھلا اور وہ نازنین جس کا ریکس کو شدت سے انتظار تھا ایک ادائے دلبرانہ کے ساتھ مسکراتی ہوئی برآمد ہوئی۔ ریکس اس مرقع حسن کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ ڈی عرفی پتا نہیں کیا کہے جارہی تھی مگر ریکس کی تمام تر توجہ ٹینتھ کی طرف مرکوز تھی۔ سانچے میں ڈھلا مرمریں جسم اور گلاب کے تازہ پھول کی مانند دلکش چہرہ آہستہ آہستہ قدموں سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

مسز ڈی عرفی کی موجودگی میں ریکس فضا میں جو گھٹن اور پر اسرار قسم کا بھاری پن محسوس کر رہا تھا۔ وہ ٹینتھ کے آتے ہی ختم ہو گیا اور فضا ہلکی ہلکی اور لطیف محسوس ہونے لگی

''مسٹر ریکس کب سے یہاں بیٹھے ہو۔

''بہت دیر سے اور یہ تہیہ کر کے بیٹھا تھا کہ جب تک تم سے ملاقات نہیں ہوگی۔ اپنی جگہ سے ہرگز نہیں ہٹوں گا۔'' ریکس نے خیر مقدم کے لیے اٹھ کر اور ٹینتھ کے لیے کرسی سیدھی کرتے ہوئے کہا

''مگر میں تو اس وقت باہر جا رہی ہوں۔''ٹینتھ نے اعتراض کیا

''اور میں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں

۔'' اسی وقت ڈی عرفی بول پڑی۔ وہ کسی اجنبی زبان میں ٹینتھ سے پتا نہیں کیا کہہ رہی تھی۔ البتہ ریکس نے 'ڈیوک ماہر فن اور مکوٹا جیسے الفاظ کے بار بار استعمال سے اندازہ لگایا کہ ڈی عرفی مکوٹا کے مقابلے میں ڈیوک کی تعریف کر رہی ہے اور ٹینتھ کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے کہ ڈیوک اس میدان میں زبردست مہارت رکھتا ہے

''ٹھیک ہے مسٹر ریکس۔'' آخر کار ٹینتھ بولی۔ ''دراصل مجھے معلوم نہیں تھا کہ ڈیوک اس میدان میں اس قدر آگے بڑھ چکے ہیں اور یہ کہ آپ ان کے دست راست ہیں

''کوئی بات نہیں۔ اب یہ بتائیں کہ آج دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھا سکیں گی۔'' ریکس نے کہا

''مجھے افسوس ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ میں آج رومانیہ کے وزیراعظم کی بیگم کے ساتھ لنچ کھا رہی ہوں

''ہوں تو پھر بعد از دوپہر کے متعلق کیا خیال ہے۔

''ٹھیک ہے۔ بعد از دوپہر کچھ وقت مل جائے گا۔ مگر یہ خیال رکھنا کہ ہمیں بہرحال چار بجے روانہ ہو جانا ہوگا۔ ورنہ غروب آفتاب کے وقت تک وہاں نہیں پہنچ سکیں گے

۔'' ریکس ایک دفعہ تو چکرا گیا کہ یہ کونسی روانگی اور کہاں پہنچنے کی بات ہو رہی ہے مگر پھر فوراً ہی سمجھ گیا کہ ٹینتھ آج رات کو عظیم شب کے موقع پر ہونے والی تقریب کا تذکرہ کر رہی ہے چنانچہ فوراً بولا۔ ''اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔ ہوں تو پھر یوں کرتے ہیں کہ میں تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں

''مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

''مسٹر ریکس آج رات تقریب میں تم بھی شامل ہو گے اس سے مجھے کافی تقویت رہے گی کیونکہ میں اس کے تصور سے ہی کچھ گھبراہٹ سی محسوس کر رہی تھی

''نہیں نہیں۔ گھبرانے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے

۔'' تھوڑی ہی دیر میں وہ اس دکان پر پہنچ گئے۔ ٹینتھ کار سے نکل کر دکان میں گھس گئی اور ریکس سامنے ہی اسپورٹس کلب میں چلا گیا۔ وہاں سے

لندن میوزیم سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر کے ڈیوک سے بات کرنی کی خواہش ظاہر کی۔ گو لائبریری کے اسٹاف کی ڈیوٹی میں یہ بات شامل نہیں تھی کہ وہ مطلوبہ لوگوں کو تلاش کر کے ٹیلیفون پر بات کرائیں مگر ریکس کی منت سماجت کام کر گئی اور دو منٹ کے بعد ہی ڈیوک فون پر آ گیا

''میں لڑکی کو لے آیا ہوں۔ لیکن کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک اسے اپنے ساتھ رکھ سکوں گا۔ میں نے اس بوڑھی عورت جو سگار پیتی ہے سے بھی بات کی ہے اس کا نام میڈم ڈی عرفی ہے۔ وہ دونوں کالرج میں مقیم ہیں اور دونوں آج رات منعقد ہونے والی تقریب میں شریک ہوں گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ تقریب کہاں ہو رہی ہے وہ آج چار بجے کار میں لندن سے روانہ ہوں گی اور غروب آفتاب کے قریب وہاں پہنچیں گی۔ میں نے اس بوڑھی عورت کو بتایا ہے کہ تم مکوٹا سے کئی گنا زیادہ ماہر ہو۔ چنانچہ بڑھیا تم سے ملنے کے لیے سخت بے تاب ہے اور خاص بات یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کو بھی علم نہیں ہے کہ سائمن کہاں ہے وہ اب تک یہی سمجھتی ہیں کہ وہ ہمارے ہی قبضہ میں ہے

''بہت خوب۔'' دوسری طرف سے ڈیوک نے کہا۔''اب تم یوں کرو کہ

''......دفعتاً رابطہ منقطع ہو گیا۔ ڈیوک پتا نہیں کیا کہنا چاہتا تھا۔ ریکس نے دوبارہ نمبر ملایا۔ لیکن درمیان میں امریکہ سے نوادرات کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ چند منٹ کے بعد ریکس نے پھر کوشش کی مگر رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ لہذا وہ کلب سے باہر آ گیا۔ سامنے نظر ڈالی تو ٹینتھ بھی فارغ ہو کر آرائش گیسو کی دکان سے نکل رہی تھی

''اب کہاں چلنا ہے۔'' ریکس نے سڑک پار کر کے قریب پہنچ کر پوچھا

''ڈریس میکر کے پاس۔'' یہ کہہ کر ٹینتھ کار میں بیٹھ گئی

''اگر میری بے تکلفی کو جہالت پر محمول نہ کرو تو کیا تمہاری عمر پوچھ سکتا ہوں۔'' ریکس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

''تمہارے خیال میں کتنی ہو گی۔'' ٹینتھ نے مسکراتے ہوئے الٹا سوال کیا

''میرے اندازے میں تقریباً بیس سال

''بالکل غلط۔ اجی حضرت اگر زندہ رہی تو جنوری میں پورے چوبیس کی ہو جاؤں گی

''اگر زندہ رہی۔ کیا مطلب۔ بڑے غلط الفاظ استعمال کیے ہیں

''الفاظ غلط ہیں یا نہیں یہ ایک الگ بات ہے۔ مگر موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا بس وہ سامنے والی دکان کے سامنے گاڑی روک لینا

۔'' گاڑی رکتے ہی ٹینتھ تو ڈریس میکر کی دکان میں چلی گئی اور ریکس از سر نو حالات کا جائزہ لینے لگا وہ سوچ رہا تھا کہ فی الحال تو وہ ٹینتھ کو کسی نہ کسی طرح ساتھ لے آیا ہے مگر پریشانی یہ تھی کہ شام تک اسے کسی طرح روکے گا۔ کیونکہ ڈیوک شام بجے چھ پنگ بورن پہنچے گا۔ کاش ٹیلیفون رابطہ منقطع نہ ہوتا اور وہ ڈیوک سے مزید ہدایات لے لیتا۔ بہر کیف کم از کم یہ حقیقت تو کھل کر اس کے سامنے آ گئی تھی کہ ٹینتھ اس شیطانی جماعت میں قطعی نئی ہے اور یہ کہ اسے بھی سائمن کی طرح ترغیب دے کر اور سبز باغ دکھا کر باقاعدہ ممبر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لہذا سائمن کو ہی نہیں بلکہ اسے بھی

بچانا لازمی ہے۔دوسری طرف کچھ کرنے کے لیے وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔آج عظیم رات ہے اور بقول مسز ڈی عرفی آج رات انگلینڈ کے تمام حلقے اس عظیم تقریب میں جمع ہوں گے۔سائمن اور ٹینتھ کو بذریعہ پتسمہ آج رات ہی با قاعدہ ممبر بنالیا جائے گا۔جبکہ سائمن کی طرح ٹینتھ کو بھی کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس جماعت کا ممبر بنا کر کس جہنم میں جھونک رہے ہیں

۔ان تمام باتوں پر غور کرنے کے بعد ریکس اس نتیجے پر پہنچا کہ خواہ کچھ بھی ہو ٹینتھ کو بچانے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہر قیمت پر اسے ساتھ رکھا جائے

۔اسی وقت ٹینتھ دکان سے برآمد ہوئی اور مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی

''اب میں فارغ ہوں۔بتاؤ کیا پروگرام ہے۔''ٹینتھ نے قریب پہنچ کر کہا

''لنچ کے لیے چلنا تھا مگر

''ادھر ادھر کی مت ہانکو بلکہ اصل بات بتاؤ۔''ٹینتھ نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا] ''اصل بات صرف اتنی ہے کہ میں ڈیوک کے احکام کی تعمیل کر رہا ہوں

۔''ریکس کو کوئی معقول بات نہ سوجھی تو اس نے حقیقت بتادی اور ساتھ ہی ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھادی۔اس کا رخ کنگسٹن روڈ کی طرف تھا

''کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔''ٹینتھ نے جلدی سے پوچھا

''ڈیوک کے پاس وہ تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے

''کہاں۔

''پنگ بورن ٹیمز کے کنارے ڈیوک کا تفریحی مکان

''مگر وہ تو بہت دور ہے

''صرف پچاس میل

''لیکن ڈیوک لندن سے روانہ ہونے سے پہلے ہی مجھ سے کیوں نہ مل لئے۔''ٹینتھ کے لہجے میں اب کسی حد تک تشویش کی جھلک تھی

''مجھے کچھ پتا نہیں میں تو صرف اس کے احکام پر عمل کر رہا ہوں اور ڈیوک کا ہر حکم اٹل ہوتا ہے

''مجھے اب تمہاری کسی بات کا یقین نہیں ہے۔''ٹینتھ چیخی۔''رکو، رکو۔میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گی۔

☆☆☆☆☆

پہلے تو ریکس نے سوچا کہ ٹینتھ کے احتجاج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چلتا رہے۔مگر وہ کسی سنسان جگہ سے نہیں بلکہ لندن کے بارونق اور پرہجوم سڑکوں سے گزر رہے تھے۔ٹینتھ ذرا بھی شور کرتی یا کسی پولیس کانسٹیبل کو اشارہ کر دیتی تو ریکس اغوا کے جرم میں دھر لیا جاتا۔چنانچہ تمام باتوں پر غور کرتے ہوئے اس نے سڑک سے ہٹ کر ایک طرف گاڑی روک لی۔مگر فوراً ہی بازو آگے کر کے ٹینتھ کو دروازہ کھولنے سے روک دیا

''تم جھوٹے ہو۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔'' ٹینتھ نے جھلا کر کہا

''ایک منٹ ٹھہرو۔'' ریکس نے منت آمیز لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ دروازے سے نکل گئی تو پھر قابو نہیں آئے گی اور پھر شیطانی تقریب میں شریک ہونے سے اسے کوئی نہیں روک سکے گا۔ ''صرف یہ بتا دو کہ سائمن کا کیا چکر ہے۔

''***اصل دیکھیں***'' بالکل ٹھیک ہے، لیکن جانتی ہو کیوں لے گئے تھے

''نہیں، البتہ ڈی عرفی نے بتایا ہے کہ مکوتا کی طرح ڈیوک بھی عظیم طلسم کی تلاش میں ہے

''بالکل یہی بات ہے۔'' ریکس فوراً بولا۔ حالانکہ اس کے فرشتوں تک کو علم نہیں تھا کہ یہ عظیم طلسم ہے کیا بلا۔ وہ اس وقت یہ لفظ دوسری مرتبہ سن رہا تھا۔ ''دراصل بات یہ ہے کہ سائمن خاص سیاروں کے زیر اثر خاص ساعت میں پیدا ہوا ہے۔ اس لیے وہ نہ صرف مکوتا بلکہ ہمارے لیے بھی انتہائی اہم ہے۔ یہی نہیں بلکہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے ڈیوک کو تمہاری بھی اشد ضرورت ہے

''مگر میرا نمبر آٹھ تو نہیں ہے

''اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تم قمری تو ہو نا۔'' ریکس نے تکا مارا

''ہاں، لیکن اس سے کیا ہوتا ہے

''بہت کچھ اس تمام چکر میں چاند کی بہت زیادہ اہمیت ہے مکوتا اسی لیے کامیاب نہیں ہو سکا کہ اس نے چاند کی اہمیت کو نظر انداز کیے رکھا ہے

''لیکن اگر میں نے مکوتا کے حلقے کو چھوڑ دیا تو وہ سخت ناراض ہوگا۔ میں اس کی بہترین اور پسندیدہ میڈم (معمول) ہوں۔ میرا ارتعاش اس کے لیے اس قدر موزوں ہے کہ میرا نعم البدل تلاش کرنا اس کے لیے ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہوگا۔ نہیں نہیں۔ میں اسے نہیں چھوڑ سکتی۔ وہ مجھ سے خوفناک انتقام لے گا...... نہیں میں اس کے انتقام کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکوں گی۔'' یہ کہتے ہوئے ٹینتھ کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ وہ سخت خوفزدہ نظر آ رہی تھی

''مکوٹا سے ڈرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔'' ریکس تسلی دیتے ہوئے بولا۔'' یہ مت بھولو کہ مکوٹا ڈیوک کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ مکوٹا سے بخوبی تمہاری حفاظت کرسکتا ہے۔ ہاں البتہ ڈیوک کو تم نے ناراض کیا تو پھر وہ تمہیں ایسا عذاب دے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نہیں بچا سکے گی

''میں کیسے یقین کرلوں کہ ڈیوک کموٹا سے زیادہ طاقت ور ہے۔

''اس کا ثبوت گزشتہ سب تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو۔ کیا ڈیوک کموٹا کی موجودگی میں سائمن کو نہیں لے گیا تھا۔

''ہاں۔ لیکن کیا تم لوگ اسے روک بھی سکو گے۔

''یقیناً'' ریکس نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔ حالانکہ مکوٹا نے اپنی طاقت کے بل پر سائمن کو پہلے ہی اپنے پاس بلا لیا تھا اسے توقع تھی کہ ٹینتھ کے ذریعہ وہ سائمن کا پتا معلوم کرنے میں کامیاب ہوجائے گا مگر ٹینتھ ہنوز یہی سمجھ رہی تھی کہ سائمن ڈیوک کے قبضے میں ہے۔ دوسری طرف وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور بات بنتی نظر نہیں آ رہی تھی

''میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔'' ٹینتھ نے رو دینے کے انداز میں کہا۔ کہ مجھے کبھی اس قدر مشکل فیصلہ بھی کرنا پڑے گا۔ ورنہ میں ہرگز اس چکر میں نہ پڑتی۔ میں تو صرف پراسرار قوتوں کی مالک بن جانے کے شوق میں مکوٹا سے وابستہ ہوئی تھی

''ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ مکوٹا تمہارا بال بھی بیکار نہیں کرسکتا۔ مجھ پر بھروسہ رکھو اور میرے ساتھ چلو فضول وقت ضائع کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔'' ریکس نے باوثوق لہجے میں کہا

''ٹھیک ہے۔ اب اس کے علاوہ میں کر بھی کیا سکتی ہوں۔'' ٹینتھ نے مردہ دلی سے کہا

۔ ریکس نے کار آگے بڑھا دی اور ٹریفک کی ریل پیل میں شامل ہوگیا

''کیا یہ عجیب اتفاق نہیں ہے۔'' ریکس نے شہر سے نکل کر گاڑی کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔'' کہ میں تمہیں دنیا کے مختلف حصوں میں کئی مرتبہ دیکھ چکا ہوں

''بقول تمہارے پہلی مرتبہ تم نے مجھے بڈاپسٹ میں دیکھا تھا۔ لیکن مجھے یاد نہیں ہے۔ البتہ بیونس ایرز میں میں نے بھی تمہیں دیکھا تھا۔ تم ایک لمبی سرخ کار میں تھے اور میں چھوٹی سبز کار میں تم نے اپنی گاڑی ایک طرف کر کے مجھے راستہ دیا تھا۔ اس وقت تمہیں دیکھ کر محسوس ہوا تھا کہ تمہیں کہیں دیکھا ہے اور پھر فوراً ہی یاد آ گیا تھا کہ ایک مرتبہ ٹریفک جام میں ہم دونوں کی کاریں بالکل برابر کئی منٹ تک پھنسی رہی تھیں یہ کئی ماہ پہلے نیویارک کی بات ہے

''ایسے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت ہم دونوں کو ملانے کا تہیہ کر چکی ہے''۔

نہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ تم نے میری شکل وصورت کی موی گڑیا بنا رکھی ہے اور اپنی قوت ارادی یا کسی اور پراسرار طاقت سے مجھے کھینچ بلاتے ہو'' ایک دن پہلے اگر ریکس سے یہی بات کہی جاتی تو وہ اسے قطعی لغو یا مذاق سمجھتا مگر اب وہ اسے مذاق نہیں بلکہ حقیقت سمجھتا تھا۔ اسے اب یقین تھا کہ ایسا ممکن ہے۔ چنانچہ وہ تذبذب میں تھا کہ کیا جواب دے مگر ٹینتھ نے گفتگو کا رخ پھیر کر اس کی مشکل خود ہی آسان کردی اور اسے جواب دینے

کی ضرورت ہی پیش نہ آئی

''میں تو بھول ہی گئی تھی کہ لنچ بھی کرنا ہے اور لنچ کے وقت تک ہوٹل واپسی قطعی ناممکن ہے

''اس میں فکر کرنے کی کونسی بات ہے۔ ابھی کہیں سے فون کر کے ہوٹل میں اطلاع دے دو کہ تم لنچ کے لیے نہیں پہنچ سکو گی

۔'' تھوڑی ہی دیر کے بعد ریکس نے سڑک کے کنارے واقع میڈن ہیڈ ہوٹل کے باہر گاڑی روک لی اور ٹینتھ فون کرنے کے لیے اندر چلی گئی۔ پانچ منٹ کے بعد ہی وہ واپس آ گئی اور سفر دوبارہ شروع ہو گیا۔ ساتھ ہی ادھر ادھر کی باتیں بھی ہوتی رہیں

۔ مزید آدھ گھنٹہ گزرنے کے بعد وہ ریڈنگ کو بھی پیچھے چھوڑ گئے اب ٹینتھ کافی حد تک ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔ ریکس نے دلچسپ باتوں کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا اور ٹینتھ بات بات پر قہقہے لگا رہی تھی۔ دریا کے کنارے واقع گاؤں پنگ بورن پہنچتے پہنچتے ٹینتھ کے چہرے کی سرخی اور آنکھوں کی چمک اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی

۔ ڈیوک کا مکان دریا کے عین کنارے پر واقع تھا۔ جوں ہی کار گیٹ میں داخل ہوئی میکس دوڑتا ہوا خیر مقدم کے لیے آ گیا۔ ملازمہ بھی پہنچ گئی۔ ٹینتھ کو ملازمہ بالائی منزل پر لے گئی تا کہ وہ منہ ہاتھ دھو لے۔ اس دوران ریکس نے میکس کو جلدی جلدی کچھ ہدایات دیں اور پھر لاؤنج میں جا کر مختلف بوتلوں سے کاک ٹیل تیار کرنے لگا جبکہ میکس برف کا برتن لیے قریب ہی کھڑا رہا

''ڈیوک کہاں ہیں۔'' ٹینتھ نے اوپر سے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا

''وہ ابھی تک نہیں آئے۔'' ریکس نے کہا۔ وہ اس سوال کیلئے پہلے ہی تیار تھا' کب تک آنے کی امید ہے۔ میکس۔'' ریکس نے میکس سے پوچھا

''جناب میرے محترم آقا نے ٹیلیفون پر فرمایا تھا کہ میں ان کی طرف سے خاتون کی خدمت میں معذرت پیش کر دوں کہ کسی انتہائی ضروری کام کی وجہ سے انہیں رکنا پڑ گیا ہے اور یہ کہ وہ چائے کے وقت تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس دوران مسٹر ریکس ان کی بجائے میزبانی کے فرائض انجام دیں

''مگر میں یہاں چائے کے وقت تک ہرگز نہیں ٹھہر سکتی۔'' ٹینتھ نے کاک ٹیل کا گلاس خالی کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے لندن سے چار بجے لازماً روانہ ہو جانا ہو گا۔ پھر لندن واپسی میں بھی تو وقت لگے گا

۔'' ریکس پوچھنے ہی لگا تھا کہ میٹنگ یا تقریب کس جگہ ہونی ہے لیکن شکر ہے کہ نہیں پوچھا اور اس کی جگہ' کیوں نہ ہم لندن واپس جانے کی بجائے سیدھے یہیں سے روانہ ہوں۔'' کہہ کر دل ہی دل میں دعا مانگنے لگا کہ خفیہ میٹنگ کی جگہ کہیں لندن کے اس طرف نہ ہو

۔ ٹینتھ کے چہرے پر کچھ اطمینان جھلکنے لگا۔ مگر الجھن کے تاثرات ہنوز برقرار تھے'' مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ تم بھی تو وہاں جاؤ گے اور یہاں سے سفر بھی کافی کم ہو جائے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ میڈم ڈی عرفی نے بھی تو میرے ہی ساتھ جانا تھا اس کے علاوہ وہ میرے کپڑے کس طرح آئیں گے

''یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔'' ریکس نے کہا۔'' ڈی عرفی کو فون پر کہہ دو کہ تمہارے کپڑے وغیرہ لے کر میٹنگ کی جگہ پہنچ جائے۔ ڈیوک کے آنے پر میں تم اور ڈیوک اکٹھے روانہ ہو جائیں گے

''ٹھیک ہے۔ اگر میں نے اپنے آپ کو ڈیوک کی محافظت میں دینا ہے تو بہتر ہے کہ تقریب سے پہلے ہی ڈیوک سے ملاقات ہو جائے۔ کیونکہ ملکوٹا بھی کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔ وہ جہاں بھی ہوگا وہیں سے معلوم کر لیا ہوگا کہ میں کہاں ہوں

''تو آؤ ابھی فون کرلو،'' یہ کہہ کر ریکس اسے بازو سے پکڑ کر ہال کی طرف لے گیا۔ پھر ٹینتھ تو فون کرنے لگی اور ریکس لاؤنج میں آ کر کاک ٹیل سے شغل کرنے لگا وہ خوش تھا کہ اس نے وقتی طور پر ہی سہی مگر ٹینتھ کو خوش اسلوبی سے ڈیوک کے آنے تک روک لیا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ ڈیوک ضرور کوئی نہ کوئی راہ نکال لے گا

۔ابھی ریکس نے دوسرا جام لبوں سے لگایا ہی تھا کہ حیرت سے مجسمہ بن کر رہ گیا ٹینتھ سامنے دروازے میں کھڑی شدت غیظ سے کانپ رہی تھی۔ چہرہ سرخ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے

''تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔'' وہ دھاڑی 'تم فریبی ہو ملکوٹا اس وقت ڈی عرفی کے پاس ہے۔ سائمن تمہارے پاس نہیں بلکہ ملکوٹا کے قبضے میں ہے۔ تم اور تمہارے ڈیوک سوائے فراڈ کے کچھ بھی نہیں ہو۔ میں جا رہی ہوں ورنہ ملکوٹا مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔'' اس کے ساتھ ہی ٹینتھ قریباً دوڑتی ہوئی باہر لان میں نکل گئی

۔ریکس ایک ہی جست میں باہر نکل گیا اور ٹینتھ کے پیچھے دوڑا۔ ٹینتھ بھی پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ مگر پندرہ بیس گز دوڑنے کے بعد ہی ریکس نے اسے جالیا اور بازو سے پکڑ کر اپنی طرف گھماتے ہوئے بولا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا۔ مگر اب جبکہ تم آ گئی ہو تمہیں رکنا پڑے گا سمجھیں۔

''میں سب سمجھتی ہوں۔ صرف تم نہیں سمجھتے تم اور تمہارا ڈیوک ملکوٹا کے مقابلے میں چیونٹی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ تم نہیں جانتے کہ تم کس قدر خوفناک بم سے کھیل رہے ہو۔ تمہاری اس کے سامنے حقیقت ہی کیا ہے۔ وہ تم پر بلائیں اور آفات چھوڑ دے گا اور تم صفحۂ ہستی سے یوں مٹ جاؤ گے کہ نام ونشان تک باقی نہیں رہے گا

''میں واقعی کچھ بھی نہیں ہوں۔ مگر ڈیوک ملکوٹا کو اڑا کر رکھ دے گا۔ ایک مرتبہ ان دونوں کا آمنا سامنا ہو لینے دو۔ پھر تمہاری سب غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی

۔''ٹینتھ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ ''تو کیا واقعی ڈیوک بھی پراسرار قوتوں کا مالک ہے۔

''زبردست قوتوں کا مالک ہے۔ تم خود ہی دیکھ لینا

''دیکھو ریکس۔ اگر تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو تو کچھ اچھا نہیں کر رہے۔ کیونکہ اگر ڈیوک مجھے ملکوٹا سے بچانے کی قوت نہیں رکھتا تو مجھے ایک منٹ بھی مزید ضائع کیے بغیر یہاں سے چلے جانا چاہیے۔ ورنہ ملکوٹا خدا جانے میرا کیا حشر کرے گا

''بالکل فکر نہ کرو۔ میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا

''تم نہیں سمجھتے ریکس۔'' ٹینتھ نے قدرے مایوسی سے کہا۔ ''پراسرار سیاہ قوتوں کو زور بازو۔ آہنی سلاخوں یا ہتھیاروں سے نہیں روکا جا سکتا اگر

آج رات میں تقریب میں شریک نہ ہوئی تو مجھ پر ایسی بلائیں نازل کر دی جائیں گی جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے

''تم ٹھیک کہتی ہو۔ میں ان چیزوں پر ذرا بھی یقین نہیں رکھتا تھا مگر ڈیوک نے بڑی تفصیل سے مجھے بتایا ہے اس کے علاوہ گزشتہ رات جو کچھ خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس کے پیش نظر میں تمہیں ہرگز نہیں جھٹلا سکتا۔ مگر ڈیوک پر بھروسہ رکھو۔ اگر اس نے محسوس کیا کہ وہ مکوٹا سے تمہیں نہیں بچا سکے گا۔ تو تمہیں ہرگز نہیں روکے گا یا تو وہ تمہیں بچانے کی ضمانت دے گا یا پھر جانے دے گا

''نہیں ریکس وہ مجھے نہیں بچا سکے گا۔ اس کے علاوہ میں خود بھی تقریب میں شریک ہونا چاہتی ہوں

''اس لیے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ تم کس جہنم کے راستے پر جانا چاہتی ہو۔ بہر حال میں تمہیں ہرگز نہیں جانے دوں گا

''تو کیا تم میری مرضی کے خلاف زبردستی مجھے روکو گے۔

''بالکل۔'' ریکس نے مستحکم لہجے میں کہا

''میں شور مچا دوں گی

''بڑی خوشی سے۔ یہاں صرف ملازم ہیں اور وہ میرے احکام پر عمل کریں گے اور دور دور تک تمہاری آواز سننے والا اور کوئی نہیں ہے

۔'' ٹینتھ نے چاروں طرف دیکھا۔ واقعی دور دور تک نہ کوئی مکان تھا اور نہ کوئی انسان چنانچہ وہ سمجھ گئی کہ ریکس ٹھیک ہی کہہ رہا ہے۔ لہذا اب اسے صرف اپنی عقل و دانش پر ہی بھروسہ کرنا پڑے گا۔ وہ مکوٹا کی دشمنی کسی بھی قیمت پر مول لینا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اس سے اس قدر خوفزدہ تھی کہ ہر حالت میں ریکس سے پیچھا چھڑا کر تقریب میں پہنچنا چاہتی تھی

''اچھا ایک وعدہ کرو۔'' ٹینتھ نے کہا۔ ''وہ یہ کہ اگر ڈیوک مجھے نہ روکنا چاہے تو تم بھی نہیں روکو گے

''میں وعدہ کرتا ہوں۔ جو بھی فیصلہ ڈیوک کرے گا۔ میں مخالفت نہیں کروں گا

''ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں

''تو چلو اندر چلیں۔'' ریکس نے اسے بازو سے پکڑ کر بنگلے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ پھر اندر جا کر ملازم کو آواز دیتے ہوئے بولا۔ ''میکس۔'' میکس فوراً ہی حاضر ہو گیا۔ ''ہم دونوں کا لنچ ایک ٹوکری میں رکھ کر کشتی میں رکھ دو۔ ہم دریا کی سیر کو جا رہے ہیں۔'' ریکس نہیں چاہتا تھا کہ ٹینتھ دھوکا دے کر یا آنکھ بچا کر بھاگ جائے۔ اس لیے اس نے دریا کی سیر کا بہانہ کیا تھا

''بہت بہتر جناب۔'' میکس یہ کہہ کر اندر چلا گیا اور پانچ منٹ کے بعد ہی آ کر بولا ''جناب سب چیزیں کشتی میں رکھ دی ہیں

''آؤ چلیں۔'' ریکس نے کہا اور ٹینتھ کو ساتھ لیے فرنچ ونڈو سے نکل گیا۔ دلکش پھولوں کے تختوں سے گذر کر وہ دریا کے کنارے پہنچ گئے جہاں ایک سفید موٹر کشتی تیار کھڑی تھی۔ ریکس نے ٹینتھ کی مدد کی اور وہ نرم و گداز گدیلے پر بیٹھ گئی تو انجن اسٹارٹ کر دیا۔ چند منٹ کے اندر ہی وہ بیچ دریا میں پہنچ گئے۔ پھر ریکس ایک طویل چکر کاٹ کر کشتی کو قدرے پرسکون جگہ پر لے گیا

''ٹوکری کھولو اور دیکھو کہ میکس نے ہمارے کھانے کے لیے کیا رکھا ہے۔'' ریکس نے انجن بند کرتے ہوئے کہا۔ ''کیا ہم لوگ کچھ دیر کے لیے

سب کچھ بھول کر اس سیر کا لطف نہیں اٹھا سکتے۔

''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ جن خطرات سے تم کھیل رہے ہو اس کے نتائج و عواقب سے بھی واقف ہو تو میں تمہیں دنیا کا دلیر ترین انسان تصور کرتی۔'' ٹیلتھ نے ٹوکری کھولتے ہوئے کہا

''کس قدر خوب صورت الفاظ ہیں۔ ایک مرتبہ اور نہیں دہرا سکتیں۔'' ریکس نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا

''ہرگز نہیں۔'' ٹیلتھ بھی جواب میں مسکرا دی۔ اس کا چہرہ سرخ اور مخمور آنکھیں حیا سے جھکی جا رہی تھیں۔ ''لو اب شروع کرو۔'' کھانے پینے کی چیزیں قرینے سے رکھتے ہوئے اس نے کہا

''کیا تم جادوگرنی ہو۔'' ریکس نے کھانا ختم کرتے ہوئے پوچھا

''جادوگرنی۔ کیا مطلب۔'' ٹیلتھ نے حیرانی ظاہر کی

''تم جادوگرنی ہو۔ اسی لیے تو ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھے بیٹھے تم نے مجھے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا

''اوہ تو تم آبگینے والی بات کر رہے ہو۔ لیکن وہ تو صرف بچوں کا کھیل ہے۔ کیا اسی لیے مجھے جادوگرنی سمجھ رہے ہو۔

''ہاں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

''دراصل بات یہ ہے کہ علم سفلیات کی کئی منزلیں یا مرحلے ہیں۔ ماہر فن بننے کے لیے اس کے بہت سے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے

''اور آج رات والی تقریب میں شرکت بھی ایک مرحلہ ہے۔

''ہاں، آج رات میں شیطان کی اطاعت قبول کر لوں گی

''اور جانتی ہو کہ اس کے نتائج کس قدر خوفناک ہوں گے۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ میں طاقت حاصل کرنا چاہتی ہوں .... پر اسرار طاقت اور یہ سب کچھ اپنے آپ کو شیطان کی سپردگی میں دیئے بغیر ناممکن ہے چنانچہ اسی لیے آج تقریب منعقد ہو رہی ہے اور اس میں میری شرکت ناگزیر ہے

''ہوں۔'' ریکس نے خیال انگیز انداز میں ہوں کو لمبا کرتے ہوئے کہا۔ ''تم اس چکر میں کب سے ملوث ہوئی ہو

ٹیلتھ پہلے کچھ سوچتی رہی۔ پھر خیالات میں کھوتے ہوئے بولی۔ ''میں فطری طور پر کچھ زیادہ ہی ذہین واقع ہوئی ہوں۔ بچپن میں ہوش سنبھالا تو محسوس ہوا کہ قدرت کی طرف سے کچھ ایسی ناقابل فہم نفسیات حس ودیعت ہوئی ہیں جو عام بچوں میں نہیں ہوتیں۔ میری ماں نے اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ مجھے اپنی ان نفسیاتی حسوں کو استعمال کرنا چاہیے۔ چنانچہ چند سال کے بعد میں بڈاپسٹ میں ایک سوسائٹی کی ممبر بن گئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد ماں مر گئی۔ لیکن میں چاہتی تھی کہ اس کی موت کے بعد بھی اس سے میرا رابطہ قائم رہے اور میں اسے ملتی رہوں

''پھر۔ کچھ کامیابی ہوئی۔'' ریکس نے پوچھا

''کچھ زیادہ تو نہیں۔ البتہ قدرے پیش رفت بہرحال ہوئی ہے

''پتا نہیں تم کس قسم کی لڑکی ہو۔تم جیسی جوان لڑکی کو تو ان فضول قسم کے چکروں میں پڑنے کی بجائے دنیا کی رنگینیوں کا لطف اٹھانا چاہیے۔ یہ عمر تو ناچنے گانے، کھانے پینے اور ہنسنے ہنسانے کی ہوتی ہے تم اتنی جاذب نظر ہو کہ کسی بھی مرد کو اپنا دیوانہ بنا سکتی ہو۔''

''کوئی بھی لڑکی مردوں کو دیوانہ بنا سکتی ہے۔ پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی چڑھ سکتی ہے۔ دریا اور سمندروں کی سیر بھی کر سکتی ہے۔ یہ سب کچھ میں بھی کر سکتی ہوں۔لیکن میں وہ پراسرار طاقتیں حال کرنا چاہتی ہوں جن سے ناممکن کو بھی ممکن بنایا جاسکے۔ آج رات کے اجتماع میں شرکت کا یہی مقصد ہے

''کیا تم ذرا بھی خوفزدہ نہیں ہو۔

''نہیں کیونکہ اگر مقرر کردہ شرائط وضوابط پر پوری طرح مل کیا جائے تو خطرے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

''لیکن یہ بھی تو سوچو کہ جس راستے پر تم چل رہی ہو وہ مذہب کے خلاف اور گناہ کا راستہ ہے۔

''اس سے مجھے کچھ سروکار نہیں ہے۔'' ریکس کو یوں لگا۔ جیسے وہ اس وقت بالکل بدل گئی تھی اور یہ کہ وہ ٹینتھ نہیں بلکہ کوئی دوسری عورت بول رہی تھی۔'' جسے تم مذہبی یا پھر دائیں سمت کا راستہ کہتے ہو وہ مجموعی طور پر تمام کائنات کی فلاح و بہبود کے لیے جبکہ بایاں راستہ صرف اپنی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ بائیں راستے کا راہی جسے چاہے کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتے ہوئے شہرت کے آسمان پر چڑھا دے اور جسے چاہے ذلیل وخوار کر دے۔میں بھی مرنے سے پہلے اسی راستے پر چل کر سنسنی خیز قوتوں کی مالک بن جانے کی خواہشمند ہوں

''مگر تم اپنا یہ پروگرام کم از کم چند برس کے لیے ملتوی تو کرسکتی ہو۔'' ریکس نے یوں کہا جیسے التجاء کر رہا ہو۔'' چند برس تو زندگی کا لطف اٹھالو۔'' ٹینتھ کا چہرہ سیاہ پڑگیا۔وہ کسی گہری سوچ میں گم ہوگئی۔ پھر جیسے کسی عمیق سمندر سے ابھرتے ہوئے بولی۔'' ریکس ڈیر۔تم یقین نہیں کرو گے۔ لیکن یہ ایسی ہی حقیقت ہے جیسے آج شام کو سورج غروب ہوگا۔'' اس کے بعد وہ چند لمحوں کے لیے پھر خاموش ہوگئی۔ پھر ریکس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔'' یقین کرو ڈیر کہ اس سال کے خاتمے کے ساتھ ہی میری زندگی بھی ختم ہوجائے گی۔''

☆☆☆☆☆

اس کے بعد خاموشی کا وقفہ کافی طویل ہو گیا۔ ریکس ٹینتھ کو صرف ٹکر ٹکر دیکھتا رہا۔ ریکس دست شناسی میں بھی کچھ سدھ بدھ رکھتا تھا۔ چنانچہ فوراً بولا۔

''ذرا اپنا ہاتھ تو دکھاؤ

۔'' ٹینتھ نے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ ریکس نے دیکھا کہ ہاتھ غیر معمولی لمبا، خوب صورت اور نازک تھا۔ انگلیاں ہتھیلی کی نسبت کافی لمبی تھیں۔ انگوٹھا پتلا اور نوکیلا جیسا تھا

''کوئی فائدہ نہیں ڈیر اگر تم دست شناس ہو تو دیکھ لو کہ میں ذرا بھی غلط نہیں کہہ رہی۔'' ٹینتھ نے ہاتھ الٹ کر ہتھیلی سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

''عربوں کے نزدیک ہر انسان کی قسمت اس کی پیشانی پر تحریر ہوتی ہے۔ مگر میری قسمت اس ہتھیلی پر تحریر ہے

۔'' ریکس کوئی ماہر فن دست شناس نہیں تھا بس ایک دو کتابیں پڑھ رکھی تھیں لیکن اس کے باوجود اپنے سامنے پھیلی عجیب و غریب ہتھیلی کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ قمری ابھار غیر معمولی اور حد درجہ مستحکم تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے باقی سب پر چھایا ہوا ہے۔ یہ ٹینتھ کی قوت متخیلہ، طبیعت کی نزاکت، حسن و خوب صورتی سے لگاؤ اور پراسرار علوم سے رغبت کی علامت تھی دوسری انگلی کے عین نیچے زحل کے ابھار پہ ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھ کر ریکس کی تشویش میں مزید اضافہ ہو گیا، لیکن عمر کی لکیر دیکھ کر تو اس کے ہوش ہی اڑ گئے۔ یہ لکیر کچھ دور تک دماغ کی لکیر کے ساتھ مل کر آگے بڑھی تھی۔ لیکن پھر کچھ اور آگے جا کر یک لخت ختم ہو گئی تھی۔ اس کی کل لمبائی عام ہاتوں میں موجود لکیروں کی لمبائی کا تقریباً تیسرا حصہ تھی۔ ریکس غیر یقینی انداز میں لکیر کو بس گھورتا رہا۔ وہ بتاتا بھی تو کیا بتاتا

''تم کیوں پریشان ہوتے ہو ڈیر۔'' آخر کار ٹینتھ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''ہاتھ کا لکھا کون مٹا سکتا ہے اب تو سمجھ گئے کہ میں شادی، شوہر بچوں اور ان سے متعلق مسرتوں کے بارے میں کیوں نہیں سوچتی

''تو گویا تم عام روش سے ہٹ کر پراسرار قوتیں حاصل کرنے میں سکون تلاش کر رہی ہو۔'' ریکس نے ٹینتھ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا

''سکون نہیں بلکہ فرار کہو۔ یہ روح فرسا خیال کہ میری زندگی صرف چند ماہ باقی رہ گئی ہے۔ اس قدر اذیت ناک تھا کہ زندگی کی عام مصروفیات کے دوران خیالات کو کسی دوسری طرف مرتکز کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ لہٰذا ذہنی کرب و ابتلا سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں نے عام روش سے ہٹ کر پراسرار علوم کی ہنگامہ خیزیوں میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ رہا سوال خطرات کا تو ڈیر جس شخص کو معلوم ہو کہ اس نے صرف چند ماہ بعد مر جانا ہے اسے بھلا خطرات کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے

''ہوں تو تم آج رات کو پیش آنے والے حالات سے ذرا بھی خوفزدہ نہیں ہو۔

''اگر حقیقت جاننا چاہتے ہو تو میں یہ مان لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی کہ دل میں ایک انجانا سا خوف واقعی محسوس کر رہی ہوں۔ قبول اطاعت کی آج رات جو تقریب ہو رہی ہے وہ میرے لیے ایک بہت بڑا مرحلہ ہے کیونکہ خود سپردگی اس کا ایک لازمی جز ہے۔'' یہ کہتے ہوئے ٹینتھ کی نظریں جھک گئیں

''تو اس نے بھی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔'' ریکس نے سوال کیا

''نہیں۔'' ٹینتھ نے ریکس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔'' قدیم مصر میں ہر لڑکی کو شادی سے پہلے معبد میں لے جایا جاتا تھا جہاں وہ دائمی پاکیزگی حاصل کر لینے کی خاطر خود سپردگی کے تکلیف دہ مرحلہ سے گزرتی تھی۔ یہی نہیں بلکہ آج بھی دنیا کے کئی حصوں میں مرد و زن کا باہمی اختلاط تبرک رسم کے طور پر جاری ہے۔ یہ محض ہمارا ذاتی یا معاشرتی نظریہ ہے کہ ہم اس قابل نفرت خیال کرتے ہیں اگر میں بھی اسے قابل نفرت سمجھتی تو ہرگز ہرگز اس تقریب میں شمولیت نہ کرتی۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر اس کے لیے پہلے سے ہی تیار کر لیا ہے۔ میں نے اسے تاریک قوتوں کے حصول کے لیے محض ایک رسم سمجھ لیا ہے جس کا پورا کرنا لازمی ہے

۔'' ریکس صاف محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت بھی ٹینتھ جو کچھ کہہ رہی تھی۔ وہ اس کے الفاظ نہیں تھے بلکہ اس کے اندر سے کوئی اور بول رہا تھا

''تاہم یہ رسم بھی تو ایک عام لڑکی کے لیے بہت مشکل ہے۔'' ریکس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔'' میں تو تصور سے ہی لرز جاتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو شیطان کے حوالے کر دو گی

''شیطان کی بجائے تاریکیوں کی عظیم قوت کہو تو بہتر ہے

''چلو یوں ہی سہی تمہارے نام سے تو مجھے اندازہ ہوا تھا کہ تم پہلے ہی دوبارہ بپتسمہ کے مراحل سے گذر چکی ہو۔

''نہیں۔ میرا نام ٹینتھ میری ماں نے رکھا تھا

''تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے ابھی تک مکمل طور پر تاریک قوت کی اطاعت قبول نہیں کی۔

''نہیں آج رات بپتسمہ کے ذریعے یہ رسم انجام پائے گی اگر ڈیوک اس علم سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے تو وہ اس بھیانک انجام کا احساس کرے گا جس سے آج رات کی تقریب میں شمولیت نہ کرنے کی صورت میں مجھے دوچار ہونا پڑے گا چنانچہ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے ہرگز نہیں روکے گا اور تم وعدہ کر چکے ہو کہ رخنہ اندازی نہیں کرو گے

''دیکھو ٹینتھ۔'' ریکس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔'' اب بھی وقت ہے۔ خدا کے لیے اپنا ارادہ بدل دو

''نہیں ریکس ڈیئر۔ کموٹا مجھے اب کسی بھی قیمت پر واپسی کی اجازت نہیں دے گا اس کے علاوہ بپتسمہ کی رسم خواہ کتنی ہی قدیم اور وحشیانہ کیوں نہ ہو بہر حال اس سے مجھے سوسائٹی میں وہ بلند مقام حاصل ہو جائے گا۔ جو کم ہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے سوسائٹی کے ضوابط کی خلاف ورزی نہ کی تو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا

''نہیں ڈارلنگ نہیں۔ تمہیں پر اسرار قوتوں کے حصول کا جھانسہ دے کر کموٹا نے اپنے دام فریب میں پھانس لیا ہے۔ کل رات ڈیوک نے مجھے بڑی تفصیل سے اس چکر کے متعلق بتایا تھا اور اس بھیانک خطرے کا بھی تذکرہ کیا تھا جو تمہیں پیش آ سکتا ہے وہ کہہ رہا تھا کہ پیدائش کے وقت مذہبی بپتسمہ کے ذریعے انسان تمام تاریک قوتوں اور شیطان کی نفی کر کے نورانی قوتوں کی محافظت سے منہ پھیر لے تو کوئی بدروح اس کے جسم میں حلول کر جاتی ہے اور پھر وہ اس کی مرضی کا تابع ہو کر رہ جاتا ہے۔ وہ بدروح اس سے ایسے ایسے غلیظ کام کراتی ہے۔ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ کموٹا نے تمہیں جو سبز باغ دکھائے ہیں ان کی قطعی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بلور بنی سکھا کر اس نے تمہاری حوصلہ افزائی بھی کی ہے اور ابھی تک کوئی غلط کام بھی

نہیں کروایا۔لیکن جب تم بتپسمہ لے کر باقاعدہ ممبر بن جاؤ گی تو سب کچھ کرنا ہوگا اور مفر کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی

''افسوس کہ تم غلط سمجھ رہے ہو۔''ٹینتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔''میں روحوں کے تابع نہیں بلکہ روحیں میرے تابع ہوں گی

''تو کیا مجھے تم اس جگہ کا نام نہیں بتاؤ گی۔جہاں کموٹا نے ریکس کو چھپا رکھا ہے۔

''ہرگز نہیں۔مگر یہ ہوسکتا ہے کہ میں تمہیں اس جگہ اپنے ساتھ لے جاؤں اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہاں پہنچ کر کسی قسم کی گڑبڑ نہیں کرو گے

''ٹھیک ہے۔''ریکس فوراً آمادہ ہوگیا

''یہ شرط میں اپنی وجہ سے لگا رہی ہوں۔رہا سوال کموٹا کا تو اس کا تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔وہ بے شمار پراسرار قوتوں کا مالک ہے۔چونکہ قبل از وقت جگہ کا نام بتانے سے خواہ مخواہ کی رخنہ اندازی کا اندیشہ ہے اس لیے بہتر ہے کہ تم میرے ساتھ ہی چلو

۔''ریکس تذبذب میں پڑ گیا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ تینتھ کے ساتھ چلا گیا تو نہ صرف ٹینتھ بلکہ وہ خود بھی کموٹا کے دائرہ اثر میں آجائے گا اور سائمن یا ٹینتھ کو بچانے کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔دوسری طرف یہ واحد موقع تھا جس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا اور سائمن تک پہنچا جاسکتا تھا

ٹینتھ مسکرائی۔وہ جانتی تھی کہ کموٹا کے دائرہ اثر میں پہنچ گئی تو وہ خود ہی اسے ریکس سے آزاد کرالے گا۔''چلو ٹھیک ہے وہ جگہ یہاں سے ستر میل دور ہے اور مجھے وہاں غروب آفتاب کے وقت ہر حالت میں پہنچنا ہے اس لیے بہتر ہے کہ ہم چھ بجے کے قریب روانہ ہوجائیں

''مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم سے جھوٹ بولا تھا۔میکس نے جس ٹیلیفون کال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ڈیوس چائے کے وقت تک پہنچ جائے گا۔وہ بھی سب کچھ جھوٹ تھا۔حقیقت یہ ہے کہ ڈیوک چھ بجے سے پہلے نہیں پہنچ سکے گا اور ڈیوک کے بغیر میں وہاں جانا کچھ مناسب نہیں سمجھتا

۔''ٹینتھ سوچ میں پڑ گئی۔وہ سوچ رہی تھی کہ اس نے اس امریکی نوجوان کو تو بے وقوف بنالیا ہے لیکن ڈیوک جیسے گھاگھ کو ہرگز احمق نہیں بنا سکے گی۔اسی لیے وہ چاہتی تھی کہ ڈیوک کے آنے سے پہلے ہی نکل جائے

''کیا یہاں تمہارے پاس اس علاقے کا روڈ میپ ہے۔''ٹینتھ نے ریکس سے پوچھا

۔ریکس نے میز کی دراز سے دو روڈ میپ نکال کر ٹینتھ کے آگے ڈال دیئے وہ انہیں کئی منٹ تک بغور دیکھتی رہی۔پھر بولی۔''چلو چلیں چھ بج کر دس منٹ ہوگئے ہیں

''چند منٹ تک اور رک جاؤ۔ڈیوک ابھی تک نہیں آیا۔یا اس جگہ کا نام ہی بتادو تاکہ میں ڈیوک کے لیے پیغام چھوڑ جاؤں۔''ریکس نے التجا کی

''ہرگز نہیں میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وقت مقررہ پر پہنچنا بہت ضروری ہے

۔''اب ریکس مجبور تھا۔اس نے سوچا اگر ڈیوک بھی ہوتا تو اس سے زیادہ کچھ نہ کرسکتا لہذا ٹینتھ کو ساتھ لے کر باہر آگیا اور رولز رائیس تیار کھڑی تھی۔وہ اس میں بیٹھ گئے' نیوبری کی طرف چلو۔''ٹینتھ نے کہا۔''وہاں پہنچ کر پھر ہدایات دوں گی۔''جب نیوبری پہنچ گئے تو ٹینتھ نے کہا۔''اب ہنگرفورڈ چلو

۔''ریکس ٹینتھ کی ہدایات کے مطابق چلتا رہا۔اچانک ایک فارم ہاؤس میں اسے ٹیلیفون نظر آگیا اس نے سوچا اپنی پوزیشن سے ڈیوک کو آگاہ

کردوں تاکہ وہ ہمارے پیچھے پہنچ جائے چنانچہ وہ رولز رائس کھڑی کر کے ٹیلیفون کرنے لگا۔مگر جونہی ڈیوک سے اس کا رابطہ قائم ہوا ٹینتھ رولز رائس چلا کر بھاگ گئی۔ ریکس کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سن کر دوڑا مگر رولز رائس اپنے پیچھے گرد و غبار اڑاتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی اور ریکس اپنی حماقت پر سر پیٹ کر رہ گیا۔

☆☆☆☆☆

7:20 سات بج کر بیس منٹ۔ ریکس نے ڈیوک سے ٹیلیفون پر دوبارہ رابطہ قائم کیا اور اسے تمام واقعات سنانے کے بعد بتایا کہ کس طرح ٹینتھ اسے بیوقوف بنا کر سیورینک کے جنگل میں بے یارو مددگار چھوڑ گئی ہے

۔7:22 سات بج کر بائیس منٹ ڈیوک نے سب کچھ سننے کے بعد اسے ہدایت کی کہ جس طرح بھی ممکن ہو جلد از جلد ہنگر فورڈ پہنچے اور 'دی بیر' میں مزید ہدایات کا انتظار کرے

۔7:25 سات بج کر پچیس منٹ ٹینتھ جنگل سے نکل کر مالبرو سے چند میل آگے ایک اچھی سڑک پر پہنچ گئی تھی اور گاڑی آہستہ کر کے نقشہ دیکھ رہی تھی

۔7:26 سات بج کر چھبیس منٹ۔ ڈیوک اسکاٹ لینڈ یارڈ کو فون کر رہا تھا

۔7:27 سات بج کر اٹھائیس منٹ۔ شام کا جھٹ پٹا ہو رہا تھا اور ریکس لمبے لمبے ڈگ بھرتا سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا اور دل ہی دل میں کوئی لفٹ مل جانے کی دعائیں مانگ رہا تھا

۔7:30 ڈیوک میٹروپول پولیس کے اسٹیشن کمشنر سے ٹیلیفون پر بات کر رہا تھا۔ وہ ڈیوک کا دوست بھی تھا۔ ''کار کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔'' ڈیوک نے کہا۔ ''اصل معاملہ ان دستاویزات کا ہے جو کار میں ہیں اور انتہائی اہم ہیں۔ ان دستاویزات کا حصول میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔ امید ہے کہ تم اپنی پوری کوشش کرو گے اور اس بارے میں جو بھی رپورٹیں ملیں مجھے نیوبری کے پولیس اسٹیشن پر مطلع کر دو گے

۔''7:38 اسکاٹ لینڈ یارڈ وائرلیس پر یہ ہدایات نشر کر رہا تھا'' تمام اسٹیشن متوجہ ہوں۔ ایک آسمانی رنگ 1934 ماڈل رولز رائس چوری ہوگئی ہے نمبر 1217 ہے مالک ڈیوک دو رشلو ہے۔ آخری مرتبہ کار کو سیورنک کے جنگل کے قریب سوا سات بجے دیکھا گیا ہے ایک عورت چلا رہی ہے۔ جو خوب صورت، دراز قد اور سیاہ بالوں کی مالک ہے۔ سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ ارجنٹ۔ پلیز رپورٹ نیوبری پولیس اسٹیشن

۔''8:40 نیوبری پولیس نے ریکس کی طرف سے ڈیوک کے نام ایمبری پولیس اسٹیشن پر ایک پیغام نشر کیا

۔8:41 ڈیوک پوری رفتار پر ہسپانو کو چلاتے ہوئے ساتھ بیٹھے ریکس سے کہہ رہا تھا۔ ''بیوقوف مت بنو۔ اس وقت پولیس کی مدد اس لیے نہیں لی جا سکتی تھی کہ کموتا یا اس کے ساتھیوں نے کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کی تھی لیکن اب کار چوری ہو جانے کا بہانہ مل جانے سے ہمیں پولیس کی مدد حاصل کرنے کا جواز مل گیا ہے

۔''8:44 پولیس کے دو موٹر سائیکل سواروں نے آسمانی رنگ کی رولز رائس کی عقبی نمبر پلیٹ دیکھ لی۔ ٹینتھ نے بھی انہیں دیکھ لیا اور تھوڑی دور

آگے گاڑی ایک اور سڑک پر ڈال دی

8:45۔ ہنگر فورڈ کی چھوٹی چھوٹی سڑکوں پر ڈیوک کی ہسپانوی بڑی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی اور اس دوران ریکس ڈیوک کو اپنی داستان سنا رہا تھا لیکن جب ریکس نے زردسن بیم کے متعلق پوچھا تو ڈیوک صاف گول کر گیا

8:46۔ موٹر سائیکل سوار رولز رائس کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور ٹینٹھ کسی حادثے کی پرواہ کیے بغیر تیز رفتاری سے ادھر ادھر موڑ کاٹتی ان سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی

8:50۔ ڈیوک کی ہسپانو ہنگر فورڈ کے جنوب مغرب میں نو میل آگے نکل چکی تھی اور ریکس اپنی داستان کی تمام تفاصیل ڈیوک کو سنانے کے بعد زردسن بیم کا راز جاننے پر اصرار کر رہا تھا۔ ''خدا کے لیے کچھ دیر تو صبر کرو۔ دیکھ نہیں رہے کہ میں اسی میل پر گاڑی چلا رہا ہوں۔'' ڈیوک نے کہا اور اس طرح ایک مرتبہ پھر ریکس کو ٹرخا دیا

9:08۔ ڈیوک ریکس کو ساتھ لیے ایمز بری پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا وہاں پر موجود عملے نے دونوں پیغامات اس کے حوالے کر دیئے۔ ایک پیغام میں سبز ڈیملر کار آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر ایمز بری سے گذر کر مغرب کی طرف گئی ہے اور دوسرے میں زردسن بیم کو آٹھ بج کر بائیس منٹ پر چل بری میں رکتے دیکھا گیا ہے تحریر تھا۔ یہ دونوں پیغام کلٹر بک کی طرف سے تھے

ڈیوک نے دونوں پیغام جیب میں ڈال لیے۔ عین اسی وقت اندرونی کمرے سے ایک انسپکٹر برآمد ہوا اور تیزی سے ڈیوک کے قریب آ کر بولا ''جناب ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ آپ کی رولز رائس کو تلاش کر لیا گیا ہے۔ ہمارے موٹر سائیکل سوار اسے دیکھتے ہی پیچھے لگ گئے تھے۔ لیکن ان کے روکنے کے باوجود کار میں سوار عورت نہیں رکی اور انجام کار ایسٹرٹن کا خطرناک موڑ کاٹتے ہوئے گاڑی چوبی جنگلے سے ٹکرا کر سڑک سے نیچے لڑھک گئی

ڈیوک نے انسپکٹر کا شکریہ ادا کیا اور پھر ریکس سے پچھلے واقعات بیان کئے اور بتایا

''اصل یہ ہے کہ جس وقت تم نے مجھے بتایا تھا کہ مسز ڈی عرفی تقریب میں شامل ہونے کے لیے چار بجے روانہ ہوگی تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ مسز ڈی عرفی جائے تقریب تک پہنچنے کے لیے متبادل ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ چونکہ میں خود تمہیں پنگ بورن میں چھوڑ کر اس کا تعاقب نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے اپنے ایک پرانے دوست کلٹر بک کی خدمات حاصل کر لیں۔ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہے اور آج کل پرائیویٹ سراغرساں ایجنسی چلا رہا ہے۔ میں نے اسے اس چکر کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ اسے صرف یہ کام سونپا گیا تھا کہ مسز ڈی عرفی کی بابت معلوم کرے کہ چار بجے کالرج ہوٹل سے نکلنے کے بعد کہاں جاتی ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب میں کلٹر بک کو لے کر کالرج گیا تا کہ مسز ڈی عرفی کو اسے دور سے دکھا دوں تو اسی وقت میری نظر اس البانوی پر پڑی جسے ہم نے سائمن کے مکان پر دیکھا تھا اور اس طرح جائے تقریب تک پہنچنے کا ایک تیسرا ذریعہ بھی ہاتھ آ گیا تھا۔ میں نے کلٹر بک کو اشارہ کیا اور اس نے سادہ پوش موٹر سائیکل سوار اس کے پیچھے لگا دیئے۔ مسز ڈی عرفی چونکہ چار بجنے کے کافی دیر بعد ہوٹل سے روانہ ہوئی تھی اس لیے میں بروقت پنگ بورن نہیں پہنچ سکا تھا۔ ڈی عرفی کا تعاقب خود کلٹر بک نے کیا تھا۔ اس کے علاوہ

اس نے اپنے کئی آدمیوں کو مختلف علاقوں میں خبردار کر دیا تھا۔ وہی آدمی ہر طرف سے منٹ منٹ کی رپورٹیں دے رہے تھے۔ سبز رنگ کی ڈیملر میں ڈی عرفی اور زرد رنگ کی سن بیم میں البانوی تھا

''لیکن کموٹا کہاں ہے۔'' ریکس بولا۔ ''جس وقت دوپہر کو ٹینتھ نے کالرج میں ڈی عرفی کو فون کیا تھا تو اس وقت وہ وہیں ڈی عرفی کے ساتھ تھا

''ممکن ہے وہ بہت پہلے چل دیا ہو۔ بہر حال تقریب میں تو وہ یقیناً پہنچے گا

۔'' کافی دیر کی ڈرائیونگ کے بعد ڈیوک اور ریکس جب چل بری سے نصف میل ادھر کراس روڈ پر پہنچے تو ان کی نظر ایک طرف کھڑی ایک کار اور چند موٹر سائیکل سواروں پر پڑی۔ ہسپانو کے رکتے ہی ایک دبلا پتلا شخص کار سے نکل کر ہسپانو کی طرف بڑھا اور ڈیوک کے قریب آ کر بولا

''جن اشخاص کی آپ کو تلاش ہے وہ گاؤں کے دوسری طرف ایک مکان میں گئے ہیں وہ مکان اس طرف واحد مکان ہے۔ جو ہر طرف سے درختوں سے گھرا ہوا ہے اس لیے آپ اگر چاہیں تو اس مکان تک بڑی آسانی سے جا سکتے ہیں

''بہت خوب۔'' ڈیوک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیا بتا سکتے ہو کہ اس مکان کے اندر پارٹی میں شرکت کی غرض سے اب تک کتنے لوگ پہنچ چکے ہیں

''سوئے لگ بھگ ہوں گے کیونکہ مکان کے عقبی میدان میں قریباً پچاس کاریں کھڑی ہیں اور ہر کار میں دو دو تین تین آدمی تھے اگر میرے کچھ آدمیوں کی ضرورت ہو تو بلا تکلف بتا دو

''نہیں مسٹر کلٹر بک، اب تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے تم نے جو کچھ کیا ہی اس کے لیے میں مشکور ہوں۔'' ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا خدا حافظ اور اس کے ساتھ ہی ڈیوک نے ہسپانو آگے بڑھا دی

۔گاؤں کے اندر داخل ہوتے ہی ڈیوک نے ہسپانو کی رفتار بہت کم کر دی سارا گاؤں، اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کہیں کہیں کوئی روشنی نظر آ رہی تھی یا پھر مکانوں کی کھڑکیوں پر پڑے پردوں میں سے چھن کر آنے والی روشنی گاؤں میں زندگی کا ثبوت بہم پہنچا رہی تھی گاؤں کے لوگ اپنے مکانوں میں اگر سو نہیں گئے تھے تو سونے کی تیاریاں ضرور کر رہے ہوں گے

۔گلیوں میں چکر لگاتے ہوئے جس وقت ہسپانو گاؤں کی دوسری جانب نکلی تو ڈیوک اور ریکس کو جنوبی سمت گاؤں سے کافی فاصلے پر گھنے درختوں کی ایک پٹی نظر پڑی۔ درختوں کی یہ دیوار قریباً نصف میل لمبی تھی۔ ذرا سا مزید آگے جانے اور غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ درختوں کی وہ دیوار پتھروں سے بنی چہار دیواری سے گھری ہوئی تھی۔ بظاہر ناممکن نظر آتا تھا کہ گھنے درختوں کے دوسری طرف کوئی مکان یا عمارت ہو گی مگر مسٹر کلٹر بک کی بہم کردہ معلومات غلط نہیں ہو سکتی تھیں چنانچہ ڈیوک کو پورا یقین تھا کہ شیطان کے پجاریوں کی خفیہ جائے اجتماع لازماً وہیں کہیں ہو گی

۔قوس کی شکل میں بنی کچی سڑک پر چلتے ہوئے ڈیوک اور ریکس چار دیواری کے کچھ اور قریب چلے گئے پھر ہسپانو کو سڑک سے اتار کر جھاڑیوں کے ایک گھنے جھنڈ کے پیچھے لے جا کر کھڑا کر دیا تا کہ بوقت ضرورت فوری فرار میں کوئی دقت پیش نہ آئے

۔گاڑی سے نکلتے ہوئے ڈیوک نے ایک چھوٹا سا سوٹ کیس اٹھایا اور اسے کھولتے ہوئے بولا۔'' اس سوٹ کیس میں جو چیزیں تم دیکھ رہے ہو

وہ آج برٹش میوزیم میں میری تمام دن کی ریسرچ کا نتیجہ ہیں

۔''ریکس نے جھک کر غور سے سوٹ کیس میں دیکھا تو اسے مختلف قسم کی عجیب وغریب چیزیں نظر آئیں۔ مثلاً سفید پھولوں کا ایک گلدستہ۔ لمبی گلاس کا ایک بنڈل ہاتھی دانت سے بنی دو عدد بڑی صلیبیں۔ کئی چھوٹی چھوٹی شیشیاں جن میں شاید پانی تھا اور ان کے علاوہ اور بھی کئی چیزیں تھیں جو ریکس کی سمجھ سے بالاتر تھیں۔ ایک جھلک دیکھنے کے ساتھ ہی ریکس پیچھے ہٹ گیا۔ وہ ناک سکیڑ کر سوالیہ انداز میں ڈیوک کو دیکھ رہا تھا

''تمہیں شاید اس گھاس اور لہسن کے پھولوں کی بو پسند نہیں آئی

۔''ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔''مگر یہ چیزیں کالے علم اور اس کے نتیجے میں ماورائی آفتوں سے زبردست دفاع کرتی ہیں لو یہ صلیب پکڑو۔''ڈیوک نے ہاتھی دانت کی ایک چلیپ ریکس کی طرف بڑھادی

''میں اس کا کیا کروں گا۔''صلیب لیتے ہوئے ریکس نے پوچھا

''دیوار پر چڑھتے ہوئے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے رہنا اور اگر شیطان کے کسی پجاری سے آمنا سامنا ہو جائی تو اپنے چہرے کے سامنے کر لینا اور لو یہ گلے میں ڈال لو۔'' یہ کہتے ہوئے ڈیوک نے سونے سے بنی ایک چھوٹی سی چلیپ جس میں ریشمی دھاگا پرویا ہوا تھا خود ہی ریکس کے گلے میں اس طرح ڈال دی کہ صلیب عین چاتی پر جھول رہی تھی۔''یہ ایسی صورت میں کہ ہاتھی دانت کی چلیپ اگر ہاتھ سے گر جائے تو یہ تمہارے لیے روز رو ڈیفنس کا کام کرے گی اس کے علاوہ اگر کوئی نازک وقت آپڑے تو اپنی پیشانی کے سامنے ایک انچ کے فاصلے پر گھوڑے کی نال اور اس کے درمیان صلیب کا تصور کرنا اور پختہ یقین کے ساتھ یہ خیال کرنا کہ وہ دونوں چیزیں برقی بلب کی مانند روشن ہیں

''پتہ نہیں کیا کہہ رہے ہو۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔'' ریکس نے الجھن کا اظہار کیا

''خیر چھوڑو۔ یہ تمہارے بس سے باہر ہے کیونکہ اس کے لیے سخت قوت ارادی کی ضرورت ہوتی ہے۔'' یہ کہتے ہوئے ڈیوک نے ایک دوسری سنہری صلیب اپنے گلے میں بھی ڈال لی۔ پھر دو چھوٹی شیشیاں ریکس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔''لو یہ ایک شیشی کوٹ کی سامنے والی دائیں جیب میں اور یہ دوسری بائیں جیب میں رکھ لو۔ ایک شیشی میں پارہ اور دوسری میں نمک ہے

''مجھے یاد ہے کہ۔'' ریکس بولا۔''تم نے سائمن کے گلے میں سواستکا ڈالا تھا جبکہ اب خود اپنے گلوں میں صلیب لٹکا رہے ہو۔

''میں غلطی پر تھا۔ دراصل سواستکا مشرقی ممالک میں نوری طاقتوں کی علامت سمجھا جاتا ہے اور ان ممالک میں تاریک قوتوں سے واقعی بہترین دفاع کا کام کرتا ہے۔ لیکن ادھر مغربی ممالک میں چونکہ صدیوں سے صلیب کی حکمرانی ہے اس لیے صلیب ہی زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے

۔''اس کے بعد ڈیوک نے ایک بوتل اٹھائی۔'' یہ مقدس پانی ہے اس سے میں تمہارے جسم کے نو کے نو در سربمہر کردوں گا تاکہ کوئی مدروح اندر داخل نہ ہو سکے اور ہو بہو یہی عمل تم مجھ پر دہراؤ گے۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک نے آب مقدس میں انگلی ڈبوئی اور اس کی آنکھوں، لبوں، کانوں اور نتھنوں وغیرہ پر چلیپ کی نشان بنادیئے پھر ریکس نے ڈیوک کے ساتھ بھی یہی عمل کیا

''اب ہم ہر طرح تیار ہیں۔'' ڈیوک ہاتھی دانت کی دوسری چلیپ اٹھا کر سوٹ کیس کو بند کرتے ہوئے بولا۔''چلو چلیں

۔''سنگی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے آخر کار ڈیوک اور ریکس ایک ایسی جگہ پہنچ گیے جس کی انہیں تلاش تھی۔اس جگہ پرانی اور بوسیدہ دیوار کا کچھ حصہ گرا ہوا تھا۔چنانچہ اینٹوں کے ڈھیر پر چڑھ کر وہ آہستگی سے دوسری طرف اتر گئے۔دوسری طرف گھنے اور بلند و بالا درختوں کی وجہ سے اس قدر خوفناک اندھیرا چھایا ہوا تھا ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔بہر حال وہ دونوں اپنی اپنی پلیبیں چہروں کے سامنے پکڑے ہوئے اندازے سے آگے بڑھنے لگے۔خشک پتے اور ٹہنیاں ان کے قدموں تلے ٹوٹ کر پر ہول سناٹے میں دور دور تک کھڑ کھڑاہٹ پیدا کر رہی تھیں آخر کار تھوڑی ہی دیر کے بعد تاریکی کم ہوگئی اور وہ گھنے درختوں سے نکل کر کھلے آسمان کے نیچے آگئے۔اس سے آگے وسیع وعریض لان تھا اور ان کے بائیں طرف تقریباً دو سو گز آگے دھندلے آسمان کے پس منظر میں ایک عمارت کا خاکہ نظر آ رہا تھا۔زیرین منزل کی چند کھڑکیوں سے چھن کر نکلنے والی بہت ہی مدھم روشنی بھی نظر آ رہی تھی اور غور سے سننے پر بات چیت کی بھنبھناہٹ بھی واضح طور پر سنائی دے رہی تھی

۔وہ دونوں گربا پا چلتے ہوئے عمارت کے بہت قریب پہنچ گئے۔آگے کٹی کی گھنی باڑھ تھی۔چنانچہ باڑھ پار کرنے سے پہلے دونوں دوستوں نے فیصلہ کیا کہ باڑھ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے مکان کے چاروں طرف گھوم کر جائزہ لیا جائے۔لہذا دبے قدموں چلتے ہوئے جب وہ مکان کے دوسری جانب پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک بڑے گھاس دار میدان میں مختلف قسم کی لاتعداد کاریں کھڑی ہوئی تھیں۔ریکس نے گنیں تو کل ستاون کاریں تھیں اہم بات یہ تھی کہ ماسوائے چند ایک کے سب کی سب نئے ماڈلوں کی بہترین اور بیش قیمت گاڑیاں تھیں۔ریکس نے حیرانی ظاہر کی تو ڈیوک نے بتایا کہ شیطان کے پیروکار اور کالے جادو کے عامل عموماً غیر معمولی دولت مند ہوتے ہیں

۔اس طرف بھی بھاری پردوں کے باوجود زیرین منزل کی ایک کھڑکی سے مدھم روشنی نکل رہی تھی۔دونوں دوست چند لمحوں کے لیے ساکت ہو گئے۔کھڑکی کے راستے بہت سے لوگوں کے بات چیت کرنے کی بھنبھناہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ریکس پنجوں کے بل چلتا ہوا کھڑکی کے قریب پہنچ گیا۔ڈیوک بھی اس کے پیچھے تھا۔پھر ریکس نے کھڑکی کی سل سے ذرا سا سر ابھار کر دیکھا تو دبیز پردے کے ایک چھوٹے سے سوراخ سے کمرے کا ماحول کچھ نہ کچھ نظر آ گیا

۔وہ ایک بڑا ملبیر ڈ روم تھا۔درمیان میں دو میزیں اور دیوار کے ساتھ ساتھ بہت سی کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔بڑی میزوں پر سفید میز پوش بچھے ہوئے تھے اور میزوں پر بے شمار پلیٹیں اور گلاس رکھے ہوئے تھے۔بیچ و بیچ میں بڑی ڈشیں تھیں جن میں ٹھنڈا کھانا چنا ہوا تھا اور تیس چالیس کے قریب اپنی بے داغ وردیوں میں ملبوس کاروں کے شوفر کھانے پینے اور پینے پلانے میں مصروف تھے۔خوش فعلیوں کے ساتھ ساتھ وہ بات بات پر قہقہے بھی لگا رہے تھے۔کمرے کی فضا سگریٹ کے دھوئیں سے معمور تھیں۔ان کے آقاؤں نے اپنی منزل پر پہنچ کر ان کی تفریح طبع کا سامان بھی مہیا کر دیا تھا تا کہ وہ بھی مصروف رہیں

۔ڈیوک نے ریکس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر اشارہ کر کے کھڑکی سے ہٹ کر پیچھے آ گیا۔ریکس بھی ساتھ ہو لیا۔عمارت سے کافی پیچھے آ کر انہوں نے مکان کے گرد چکر مکمل کیا اور واپس عقبی حصے کی طرف جا نکلے جہاں زیرین منزل کی کئی کھڑکیوں سے روشنی چھین کر نکل رہی تھی ان کھڑکیوں پر بھی بھاری پردے پڑے ہوئے تھے۔لیکن اس کے باوجود ایک کھڑکی کا بغور جائزہ لینے پر انہیں ایک باریک سا سوراخ

نظر آ گیا جس سے وہ اندر جھانک سکتے تھے۔ سوراخ اس چھوٹا تھا کہ اندر کمرے کا صرف تھوڑا سا ہی حصہ نظر آ سکتا تھا۔ بہر حال جو کچھ نظر آیا اس کے بموجب یہ ایک بڑا استقبالیہ کمرہ تھا۔ دیواریں ہلکی نیلی فرش سرخ وسفید چپس سے بنا ہوا اور فرنیچر اطالوی طرز کا تھا

۔ایک شخص کرسی پر اس طرح بیٹھا تھا کہ اس کی پشت کھڑکی کی طرف تھی اور اس کا سر کمرے کے خاصے حصے کو دیکھنے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا۔ تاہم ڈیوک اور ریکس نے دیکھا کہ کمرے میں جتنے بھی آدمی تھے سب کے چہرے سیاہ نقابوں میں پوشیدہ تھے۔ ان کے لباس بھی ڈھیلے ڈھالے سیاہ لبادوں میں مستور تھے۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے وہ سب کے سب کسی کی تجہیز وتکفین میں شرکت کے لیے جی ہو رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب بیٹھے ہوئے شخص نے جوں ہی ذرا سا پہلو بدلا تو ڈیوک نے دیکھا کہ اس کے سر کے بال کھچڑی اور گھونگھریالے ہیں اور دائیں کان کا تھوڑا سا بالائی حصہ کٹا ہوا ہے۔ کٹے ہوئے حصے کا پورا کنارہ سرخ اور غیر معمولی موٹا تھا۔ ڈیوک محسوس کر رہا تھا کہ وہ کان اس نے کہیں پہلے بھی دیکھا ہے لیکن یاد نہیں آ رہا تھا کہ کہاں دیکھا ہے۔ سائمن کے مکان پر پارٹی میں جو لوگ جمع ہوئے تھے ان میں تو وہ یقیناً نہیں تھا۔ پھر کہاں دیکھا ہے اسے۔ بہت سوچا مگر ڈیوک کو کچھ یاد نہ آیا

۔کمرے کے اندر موجود لوگوں کی حرکات وسکنات سے ڈیوک نے اندازہ لگایا کہ ان میں نصف کے قریب خواتین ہیں۔ اندر چلنے پھرنے کی وجہ سے مختلف لوگ سوراخ کی زد میں آ رہی تھے۔ مگر ڈیوک ان میں سے کسی کو بھی نہیں پہچان سکا۔ لیکن دوسرے ہی منٹ جو شخص نظر کی زد میں آیا اس کی موٹی گردن، سانولے رنگ اور گردن پر موجود بالوں کو دیکھ کر ڈیوک نے اسے فوراً پہچان لیا وہ وہی ہندوستانی تھا۔ جس نے سائمن کے مکان پر پگڑی باندھ رکھی تھی۔ اس کے بعد ڈیوک نے دراز قامت البانوی کو بھی پہچان لیا اس کے نرم وملائم بال پیچھے کی طرف سیدھے کنگھی کیے ہوئے تھے

۔اس کے بعد ڈیوک ہٹ گیا اور ریکس نے سوراخ پر نظریں جما دیں۔ ڈیوک کی جگہ لیتے ہی ریکس کو سامنے جو شخص نظر آیا۔ وہ فربہ بدن، کوتاہ قد اور گنجے سر کا مالک تھا۔ وہ بلاشبہ کموٹا تھا۔ ابھی بمشکل ایک منٹ گزرا ہوگا کہ ریکس کو گویا برقی جھٹکا لگا۔ اب جو شخص اس کی نگاہ کی زد میں آیا تھا۔ وہ پتلی نوکیلی ٹھوڑی، چھوٹے سر اور کمزور دبلے شانوں کی وجہ سے فوراً پہچان لیا گیا۔ وہ یقیناً اس کا دوست سائمن ایران تھا

''سائمن بھی اندر ہے۔'' ریکس نے سرگوشی کی

''اچھا...... خدا کا شکر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اتنے زیادہ لوگوں کی موجودگی میں ہم اس تک کیسے پہنچیں گے۔'' ڈیوک نے آواز دبا کر کہا۔

''میرا خیال تھا کہ سائمن کو انہوں نے کہیں تنہا بند کر رکھا ہوگا پھر دو چار آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہوں گے اور اس صورت میں اسے نکال لے جانا بہت زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔ لیکن موجودہ صورت میں تقریب کے آغاز کی تو کوئی علامات نظر نہیں آ رہیں۔

''نہیں، ابھی تو وہ سب گپ شپ لگا رہے ہیں۔'' ریکس نے جواب دیا

''ابھی گیارہ بجے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ بارہ بجے سے پہلے تقریب کی کاروائی شروع نہیں ہوگی۔ اس طرح ابھی ہمارے پاس پورا ایک گھنٹہ باقی ہے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ہم کسی مناسب موقع کے منتظر رہیں اور کوئی بڑا خطرہ مول نہ لیں۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک نے ایک مرتبہ پھر ریکس کو ہٹا کر سوراخ پر آنکھ جما دی۔ دس منٹ کے اندر اندر اس نے یوریشین، چینی اور میڈم ڈی عرفی کو بھی پہچان لیا۔ مزید پانچ منٹ گذرنے پر یوں لگا۔ جیسے

کمرہ خالی ہوتا جا رہا ہے کن کٹا بھی کھڑکی کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اسی وقت مکان کے دوسری طرف سے کسی کار کا انجن اسٹارٹ ہونے کی گھر گھر سنائی دی

''وہ لوگ شاید جا رہے ہیں۔'' ڈیوک بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ تقریب یہاں نہیں بلکہ کہیں اور منعقد ہوگی۔ چلو جلدی کرو۔ ممکن ہے اس وقت ہمیں کوئی اچھا موقع مل جائے

۔''اندھیرے اندھیرے میں وہ دبے پاؤں احتیاط سے چل کر کھٹی کی باڑھ تک پہنچ گئے۔ پھر باڑھ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس طرف جا پہنچے جدھر بڑے میدان میں کاریں کھڑی ہوئی تھیں۔ ایک کار جس میں کئی انسانوں کے دھندلے سائے نظر آ رہے تھے کچی سڑک پر ہچکولے کھاتی چلی جا رہی تھی اور ایک پک اپ میں فولڈنگ میز کرسیاں اور بند ٹوکریاں لادی جا رہی تھیں دو منٹ بعد فرنٹ شیٹو پر دو آدمی بیٹھے اور وہ بھی روانہ ہوگئی

۔کاریں وقفے وقفے کے بعد جاتی رہیں اور اسی طرف نصف گھنٹہ گذر گیا۔ کاروں کے درمیان چلتے پھرتے سیاہ لبادوں میں مستور سایوں میں سائمن کو شناخت کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ مگر دوسری طرف وقت بہت تیزی سے گذر رہا تھا

۔کوئی بھی شوفر نہیں گیا تھا اور کاریں بھی آدھے سے زیادہ وہیں رہ گئی تھیں ظاہر ہے کہ ہر کار میں ایک ایک، دو دو یا پھر تین افراد آئے ہوں گے مگر اب ہر کار میں پانچ پانچ چھ چھ آدمی گئے تھے

۔اب صرف دس بارہ آدمی باقی رہ گئے تھے۔ ''میرا خیال ہے کہ سائمن بھی جا چکا ہے۔ چلو جلدی کرو ہم اپنی کار میں ان کا تعاقب کریں گے۔ ورنہ ان لوگوں کا سراغ پانا ناممکن ہو جائے گا

۔''تیزی سے مگر احتیاط سے چلتے ہوئے دونوں دوست شکستہ دیوار تک پہنچ گئے۔ ہسپانو میں بیٹھ کر ڈیوک نے انجن اسٹارٹ کیا اور کچی سڑک پر کچھ دور جانے کے بعد سائڈ میں گھنے درختوں کے نیچے گاڑی لے جا کر انجن بند کر دیا۔ دوسرے ہی منٹ ایک نئے ماڈل کی ڈیلیج جس میں کئی لوگ بیٹھے تھے سنسناتی ہوئی ان کے قریب سے گزر گئی

''میں نے اندازہ لگایا ہے کہ آوازیں دو دو منٹ کے وقفے سے نکل رہی ہیں

۔''ڈیوک نے کہا' یہ اس لیے کہ ایک ساتھ روانہ ہونے سے سڑکوں پر جلوس کی شکل اختیار کر لیتیں اور شبہ ہو جانا یقینی تھا۔ اب اگر ابھی جو ڈیج نکلی ہے آخری کار ہے تو اس میں موجود لوگوں کو ہماری ہیڈ لائٹیں دیکھ کر ضرور شبہ ہو جائے گا اور اگر وہ آخری نہیں ہے تو وہ ضرور ہمیں اپنا ہی ساتھی سمجھیں گے اور ہمارے پیچھے آنے والی کار والے ہماری گاڑی کو ڈیلیج خیال کریں گے۔'' اس کے ساتھ ہی ڈیوک نے انجن اسٹارٹ کیا۔ بریک پر سے پیر اٹھایا اور گاڑی مین روڈ پر لے جا کر رفتار بڑھا دی۔ گاؤں سے آگے نکل کر انہیں ڈیلیج کی عقبی سرخ بتیاں نظر آ گئیں اور ہموار رفتار سے تعاقب شروع کر دیا

''چوراہے سے آگے نکل کر ڈیلیج قریباً ڈیڑھ میل کے بعد دوسرے چوراہی پر بائیں طرف مڑ گئی۔ پھر کئی میل سنسان سڑک پر دوڑتی رہی۔ ڈیوک اور ریکس یکساں فاصلہ برقرار رکھ کر بدستور اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف دور دور تک کسی عمارت یا آبادی کا وجود نہیں تھا۔

سیدھی اور سپاٹ سڑک پر قریباً نصف میل پیچھے ایک کار ان کے تعاقب میں چلی آ رہی تھی۔ اس کی تیز ہیڈ لائٹیں واضح طور پر انہیں نظر آ رہی تھیں

۔''دس منٹ مزید گزر گئے۔ اب سڑک ہموار نہیں تھی۔ بلکہ چڑھائی شروع ہو چکی تھی دور دائیں طرف بلند و بالا پہاڑیاں دھندلے آسمان کے پس منظر میں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد اگلی کار ایک اور چوراہے پر پہنچ کر دائیں طرف مڑ گئی۔ پھر سڑک سے ذرا سا ہٹ کر سینٹ میری کا گاؤں بھی پیچھے رہ گیا۔ اس کے بعد پہاڑی کے گرد گھوم کر سخت چڑھائی شروع ہو گئی دو تین میل سخت چڑھائی کے بعد بل کھاتی ہوئی سڑک نیچے وادی میں اترتی تھی وادی سے گزر کر دوبارہ چڑھائی شروع ہو گئی۔ اب سڑک کی وہ حالت نہیں تھی بلکہ کافی مرمت طلب تھی۔ پہاڑ کے گرد لہراتی ہوئی سڑک پر چند میل مزید آگے جا کر ایک اور چوراہا تھا۔ جہاں سے مختلف وادیوں کے لیے سڑکیں نکل رہی تھیں

۔ آگے آگے جانے والی ڈلیج اس مرتبہ بائیں طرف مڑ گئی۔ لہذا ڈیوک نے بھی ہسپانو کو ادھر ہی موڑ کر تعاقب جاری رکھا۔ ابھی نصف میل بھی آگے نہیں گئے تھے کہ ڈلیج نے نیم پختہ سڑک چھوڑ دی اور تپلی سی غیر ہموار و پر پیچ کچی سڑک پر مڑ گئی۔ دھچکے اور ہچکولے کھاتے ہوئے اگلی کار برابر آگے بڑھ رہی تھی۔ میل ڈیڑھ میل تک اس نام نہاد کچی سرک پر چلنے کے بعد اچانک ڈھلوان شروع ہو گئی اور دونوں دوست یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ڈلیج ڈھلوان کے آخر میں اس کچی سڑک کو بھی چھوڑ کر دائیں طرف طویل و عریض میدان کی طرف مڑ گئی جس میں ہاتھ ہاتھ بھر لمبی گھاس اگی ہوئی تھی۔ یہ میدان تقریباً ڈیڑھ میل چوڑا تھا۔ چنانچہ میدان سے گذر کر اگلی کار ایک پہاڑی کے دامن میں جا کھڑی ہوئی۔ ڈیوک نے غور سے دیکھا تو پہلے آنے والی تمام کاریں بھی وہیں قطاروں میں کھڑی ہوئی تھیں۔ ڈیوک نے ہسپانو کی بتیاں ڈم کر لیں اور رفتار بھی کافی کم کر لی تا کہ ڈلیج میں بیٹھے شیطان کے پجاریوں کو کار سے نکل کر جانے کے لیے کافی وقت مل جائے۔ چنانچہ جب وہ کار سے اتر کر ایک جانب چلے گئے تو ڈیوک نے بھی ہسپانو باقی گاڑیوں سے ہٹ کر کھڑی کر دی اور تمام بتیاں بجھا کر پیچھے آنے والی گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ ایک ڈیڑھ منٹ کے بعد پیچھے آنے والی گاری بھی ان سے دس بارہ گز کے فاصلے پر آ کر رک گئی اور اس میں سوار پانچ آدمی بھی ادھر ہی چلے گئے جدھر ڈلیج کی سواریاں گئی تھیں

۔ دونوں دوستوں میں چند سیکنڈ تک سرگوشیاں ہوتی رہیں اور پھر طے پایا کہ ریکس احتیاط سے اسی طرف جا کر دیکھے کہ وہ لوگ کدھر اور کہاں جمع ہو رہے ہیں

۔ دس منٹ کے بعد ریکس نے آ کر بتایا کہ وہ سب لوگ پہاڑی ڈھلوان پر واقع وسیع چبوترے نما جگہ پر جمع ہیں اور اپنا تمام ساز و سامان اور ٹوکریاں وغیرہ بھی ساتھ لے گئے تھے

''چلو اب چلیں۔'' ڈیوک نے کہا اور گاڑی سے نکل کر اسی طرف ہو گیا۔ جدھر سب لوگ گئے تھے

۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے۔ ڈیوک نے چاروں طرف نگاہیں ڈالیں تو تھوری ہی فاصلے پر اسے تاروں کی مدھم روشنی میں ایک چھوٹی سی قدرتی جھیل نظر آئی اور اسے دیکھتے ڈیوک نے سب کچھ سمجھ جانے کے انداز میں سر ہلایا

''بلاشبہ تقریب یہیں ہوگی۔'' ڈیوک آہستہ سے بولا۔ کیونکہ کھلا پانی اس قریب کا ایک اہم جزء ہے

۔''اس کے بعد دونوں دوست گھاس میں لیٹ گئے اور کہنیوں کے بل سر اٹھا کر جھیل کے کنارے کنارے چلنے پھرنے والوں میں سائمن کو

پہچاننے کی کوشش کرنے لگے

۔پہاڑی کے دامن میں ہی دس بارہ آدمی فولڈنگ میزوں کو سیٹ کرتے اور ٹوکریاں کھول کھول کر کھانے پینے کی چیزوں کو میزوں پر لگانے میں مصروف تھے ان سے تھوڑے فاصلے پر بائیں طرف ایک درجن کے قریب دوسرے تھے جو غیر ہموار اور ناتراشیدہ پتھروں سے بنے چبوترے کے گرد ہاتھ ہلا ہلا کر ایک ہی سر میں خدا جانے کیا بڑبڑا رہے تھے

دیکھتے ہی دیکھتے جھیل کے کنارے جمع لوگ بھی چل کر وہیں پہنچ گئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چبوترے کے گرد جمع لوگ ان کے لیڈر تھے

۔پھر تین چار منٹ کے بعد اچانک اس پراسرار ماحول میں ایک عجیب ناقابل یقین اور ہیجان انگیز تغیر رونما ہوا۔ پتھروں کے لیے چوڑے اور خالی چبوترے پر یوں محسوس ہوا جیسے تاریک دھندلی فضا میں کوئی تاریک تر سایہ سا حرکت کر رہا ہے۔ پھر چند لمحوں کے اندر ہی اس ہیولے نے ایک واضح شکل اختیار کر لی۔ ریکس جو کچھ دیکھ رہا تھا۔ حقیقت تھی یا فریب نظر بہر حال اس کی فہم وادراک سے باہر تھا ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ اس خوفناک شیطانی بلا کے جسم سے روشنی کی شعاعیں نکلنے لگیں۔ اس روشنی میں کافی فاصلے کے باوجود ڈیوک اور ریکس نے دیکھا کہ پتھروں سے بنے تخت سلطنت پر وہی عضریت جلوہ افروز تھا جسے انہوں نے کموٹا کے سیاہ فام خادم کی شکل میں سائمن کے تہہ خانے میں دیکھا تھا اور جسے دیکھ کر ریکس کو محسوس ہو کر رہ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

جہاں تک ڈیوک کا اندازہ تھا یہ جگہ اس جگہ سے جہاں ٹینتھ کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا تھا۔کم از کم پانچ چھ میل دور تھی اس کے علاوہ ہر طرف سے پہاڑیوں سے گھری ہوئی تھی اور کئی کئی میل تک کسی آبادی کا نام ونشان نہیں تھا۔اس لیے تلاش کر کے اس جگہ تک پہنچنا قریباً ناممکن تھا

۔تاروں کی مدھم روشنی میں دونوں دوستوں نے دیکھا کہ میزوں پر بافراط کھانا اور شراب کی بوتلیں چنی رکھی تھیں اور شیطان کے پجاریوں کا ہجوم سنگی چبوترے کے گرد دائرے کی شکل میں پھیل گیا تھا۔اس طرح کہ نزدیک ترین آدمی ڈیوک اور ریکس سے قریباً پچاس گز کے فاصلے پر تھا

''یہ شیطانی کھیل کب تک جاری رہے گا۔'' ریکس نے آہستہ سے پوچھا

''صبح مرغ بولنے تک۔'' ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔'' زمانہ قدیم سے یہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ مرغ کے بولنے کے ساتھ ہی ہر قسم کی سحر طرازیوں کا اثر زائل ہو جاتا ہے

''مگر ابھی تو صبح ہونے میں چار گھنٹے باقی ہیں۔اس دوران یہ کیا کریں گے

۔''سب سے پہلے اپنے آقا و مولا یعنی شیطان کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔ پھر اناپ شناپ کھائیں گے اور شراب پئیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر کام مذہب کے خلاف کریں گے۔ مذہب عبادت سے پہلے روزہ کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ یہ خلاف معمول بہت زیادہ کھائیں گے اور بہت زیادہ شراب پئیں گے وہ دیکھو تمام لیڈر اب قربان گاہ کے سامنے پہنچ گئے ہیں

۔'' ڈیوک کی نگاہوں کے تعاقب میں ریکس نے نظریں گھمائیں تو دیکھا کہ نصف درجن کے قریب لیڈر سنگی چبوترے کے سامنے غیر معمولی لانبی

موم بتیاں زمین پر لگا رہے ہیں۔ گیارہ موم بتیاں ایک دائرے کی شکل میں اور بارہویں ان کے درمیان لگائی گئی تھی۔ جب وہ موم بتیاں روشن کی گئیں تو ان کے سرے پر طویل نیلگوں شعلوں نے اردگرد کے پچاس ساٹھ فٹ ماحول کو روشن کر دیا۔ ان میزوں پر روشنی پھیل گئی۔ جن پر کھانے پینے کی چیزیں رکھی تھیں۔ روشن دائرے سے باہر وادی کا ماحول پہلے کی نسبت اب زیادہ تاریک محسوس ہو رہا تھا اور دائرے کے اندر سیاہ لبادوں میں ملبوس سائے بہت ہی خوفناک منظر پیش کر رہے تھے

''یہ سیاہ موم بتیاں رال اور گندھک سے بنی ہوئی ہیں۔'' ڈیوک نے سرگوشی کی۔ ''ان کی بو ابھی تھوڑی دیر میں تم محسوس کر لو گے وہ ان کے پیشوا کو دیکھو۔ مجھے یقین ہے کہ ابھی کچھ دیر کے بعد ہم ایسی رسومات پوری ہوتے دیکھیں گے جو صرف افریقی جنگلوں میں موجود وحشی قبائل میں ہی دیکھنے میں آتی ہیں

۔اس دوران جبکہ باقی تمام لوگ میزوں پر کھانے پینے کی چیزیں لگانے میں مصروف تھے ان کے لیڈر عجیب وغریب لباس پہن کر تیار ہو رہے تھے۔ ایک نے چہرے پر بلی کا خوفناک مصنوعی سر چڑھا لیا تھا اور پروں سے بنا ہوا ڈھیلا ڈھالا لبادہ پہن لیا تھا۔ جس کے پیچھے لمبی دم تھی جو زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ دوسرے نے اپنے چہرے پر خوفناک مینڈک کا سر چڑھا لیا تھا۔ جبکہ تیسرے نے بھیڑیئے کا چہرہ چڑھا رکھا تھا اور کموٹا نے جو اپنی جسامت کی وجہ سے اب بھی صاف پہچانا جا سکتا تھا۔ ایک لباس پہن لیا تھا جس کی وجہ سے وہ اس وقت ایک خوفناک قسم کا بڑا چمگادڑ دکھائی دے رہا تھا

''اف خدایا۔'' ریکس نے زیر لب کہا۔ ''ڈیوک۔ کیا تم محسوس نہیں کر رہے وہی پراسرار ٹھنڈ برابر بڑھتی جا رہی ہے وہ دیکھو سنگی تخت پر براجمان عفریت غیر محسوس طور پر اپنی ہیت تبدیل کر رہا ہے

۔''موم بتیاں روشن ہونے تک تو وہ عفریت کوئی انسانی ہیولا دکھائی دیتا تھا لیکن اب اس کی ہیت متغیر ہو کر نامعلوم قسم کے خاکستری جسم میں تبدیل ہو رہی تھی۔ اس کا سر بھی تیزی سے تبدیل ہو کر عجیب وغریب شکل اختیار کرتا جا رہا تھا

''رحم خدا۔'' ڈیوک بڑبڑایا۔ ''یہ تو وہ خوفناک مینڈھا ہے جس کے متعلق میں نے سالہا سال پہلے کبھی کسی کتاب میں پڑھا تھا۔ یہ بذات خود مجسم شیطان ہے

۔''ڈیوک کے کہتے کہتے سنگی چبوترے پر بیٹھا عفریت ایک دیو قامت مینڈھے کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ جو دعا کے انداز میں بلند تھے چشم زدن میں نیچے کی طرف جھک گئے اور فوراً ہی غیر معمولی بڑے کھروں میں تبدیل ہو گئے۔ بہت ہی بڑے سر پر بال نہ ہونے کے برابر تھے مگر ڈاڑھی کافی لمبی تھی۔ ابلی ہوئی آنکھوں کی ساکت پتلیاں ریکس کا پتہ پانی کیے دے رہی تھیں۔ بڑے اور نوکدار کان سر کے دونوں طرف سیدھے کھڑے ہوئے تھے اور سر پر چار لمبے سینگ تھے جن میں سے دو سیدھے آسمان کی طرف اٹھے ہوئے تھے اور باقی دو ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے

۔مینڈھے کے واضح شکل اختیار کرتے ہی عجیب اور انوکھے لباسوں میں ملبوس لیڈروں نے ہاتھوں میں پکڑے بڑے بڑے اگردان نیم دائرے کی شکل میں اوپر نیچے لہرانے شروع کر دیئے۔ اگردانوں سے مٹگجا کیف دھواں نکل کر ہر طرف پھیلتا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی شیطانی پر وحشت ہم آہنگ سروں میں خدا جانے کیا بڑبڑاتے جا رہے تھے

''یہ ان اگر دانوں میں کیا چیز جلا رہے ہیں۔'' ریکس نی تیز بو کی وجہ سے ناک سکیڑ کر اپنا گلا سہلاتے ہوئے کہا

''کیکر کے کانٹے، سیب کے پتے، رال، تارکول اور ایسی ہی دوسری چیزیں۔'' ڈیوک نے بدبو سے ناک مسلتے ہوئے کہا۔'' کچھ چیزیں تو قطعی بے ضرر ہیں جبکہ کئی دوسری چیزیں بڑی تیزی سے حیوانی جذبات کو ابھارتی ہیں جیسا کہ تم ابھی دیکھ لو گے کاش ہمیں سائمن نظر آ جائے

''وہ دیکھو، وہ رہا سائمن مینڈک والے سر کی دائیں طرف۔'' اچانک ریکس پرجوش انداز میں بولا

۔اسی وقت مینڈھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اپنا طویل دایاں کھر ہوا میں لہراتے ہوئے اپنے پیروکاروں کو آشیرواد دینے لگا۔اس موقع پر لیڈروں کی ناقابل فہم بڑبڑاہٹ میں بھی کافی تیزی آ گئی اور اگردان بھی تیزی سے لہرائے جانے لگے۔ پھر فوراً ہی بڑا پیشوا آگے بڑھا اور اس نے اپنا دایاں ہاتھ مینڈھے کے سر کے سامنے کر دیا۔ جوں ہی مینڈھے نے پیشوا کی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو بوسہ دیا۔ باقی تمام پراوہٹ سلامی دینے کے انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے رکوع کی صورت میں جھک گئے۔عین اسی وقت ریکس کو سائمن دوبارہ نظر آیا۔ وہ لیڈروں سے ذرا سا پیچھے کھڑا ہوا تھا اور اب سنگی چبوترے کی طرف بڑھ رہا تھا

''اب موقع ہے۔ ورنہ پھر کبھی ایسا موقع نہیں ملے گا۔'' ریکس نے ڈیوک کا شانہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا

''نہیں، ابھی نہیں بپتسمہ کی رسم دعوت سے پہلے ہرگز نہیں ہو گی اور انشاء اللہ ہمیں کوئی اچھا موقع ضرور ملے گا۔'' ڈیوک نے ریکس کو روکتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ قریباً سو سیاہ پوشوں کی موجودگی میں سائمن کو نکال لے جانا ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو گا۔'' ذرا سوچو تو سہی ریکس کہ کیا اس انبوہ میں سے سائمن کو لے جانا اتنا ہی آسان ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ وہ کسی قیمت پر اسے نہیں لے جانے دیں گے ہمارے منظر عام پر آتے ہی وہ ہمیں گھیر لیں گے اور ہم نے اب تک اتنا کچھ دیکھ لیا ہے کہ وہ ہمیں ہرگز زندہ نہیں چھوڑیں گے بلکہ اس عظیم تقریب کے موقع پر اس عفریت کے آگے ہماری قربانی پیش کر کے فخر محسوس کریں گے

''نہیں میں نہیں مان سکتا کہ وہ قتل جیسا بھیانک جرم بھی کر سکتے ہیں

''ابھی حضرت کس خیال میں ہو۔قربانی کا دستور تو زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے یہ شیطان کے پجاری اگر موقع مل جائے تو ہماری قربانی دے کر انتہائی مسرت محسوس کریں گے۔اس کے علاوہ خون کی قربانی تو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

''یہ سب زمانہ قدیم کی وحشیانہ باتیں ہیں

''نہیں'' ڈیوک سمجھانے کے انداز میں بولا۔'' اس بات کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کرو کہ خون زندگی ہے۔خواہ انسانی ہو یا حیوانی اور اسے جب بھی بہایا جاتا ہے تو اس سے ایک غیر مرئی توانائی خارج ہو کر فضا میں پھیل جاتی ہے۔اب اگر مخصوص تیاریوں کے ساتھ کسی محدود حلقے میں یہ توانائی خارج ہو تو اسے گرفت میں لے کر مطلوبہ سمت میں موڑا جا سکتا ہے۔جیسے کہ برقی قوت کو حسب خواہش استعمال کیا جا سکتا ہے

''تاہم مجھے یقین ہے کہ وہ انسانی جانوں کی قربانی نہیں دیں گے۔'' ریکس نے کہا

''یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ لوگ دنیا پر کس قسم کی آفت لانا چاہتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ دنیا کو کسی خوفناک جنگ کی بھٹی میں جھونکنا چاہتے ہیں تو

انہیں مریخ کو منانے کے لیے کنوارے مینڈھے کی قربانی دینی ہوگی اور اگر وہ دنیا میں شہوانی و نفسانی جذبات کو بھڑکانا چاہتے ہیں تو بکرا قربان کرنا ہوگا مگر انسانی قربانی ہر مقصد پورا کرتی ہے اور بہت زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے

۔'' ڈیوک کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ ننگی چبوترے پر براجمان دیو قامت مینڈھے نے قریب ہی رکھی لکڑی کی بہت بڑی صلیب دونوں کھروں میں پکڑ کر اٹھائی اور پھر زور سے پتھر پردے ماری۔ صلیب ٹوٹ کر نیچے گر گئی۔ بلی کے سوائے پیشوا نے وہ ٹوٹی صلیب اٹھائی اور ہجوم کی طرف پھینک دی۔ بے شمار لوگ اس صلیب پر ٹوٹ پڑے اور اسے پیروں تلے مچل کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ یہ ان کی تقریب کا گویا آغاز تھا۔ اس کے بعد سارے کے سارے وحشیانہ انداز میں کھانے کی میز پر ٹوٹ پڑے۔ تہذیب و آداب کو خیر باد کہہ کر وہ جانوروں کی طرح کھا رہے تھے۔ نہ چمچ تھے نہ کانٹے مٹھی بھر بھر کر وہ حلق میں ٹھونس رہے تھے اور شراب کی بوتلیں منہ آسمان کی طرف اٹھا کر حلق میں اس طرح انڈیل رہے تھے کہ زیادہ شراب ان کے کپڑوں اور جسم پر گر رہی تھی۔ البتہ یہ سب کچھ نہایت خاموشی سے ہو رہا تھا

''چلو اب ذرا آگے چلیں۔'' ڈیوک نے سرگوشی کی۔ ''ممکن ہے اس وقت کوئی موقع ہاتھ آ جائے۔ چند قدم بھی اگر سائمن ہجوم سے ادھر ادھر ہو جائے تو بحث و مباحثہ میں وقت ضائع مت کرنا بلکہ ضرب لگا کر بے ہوش کر دینا

۔'' دونوں دوست رینگتے ہوئے جھیل کے کافی قریب پہنچ گئے۔ اب کھانے کی میز ان سے کچھ زیادہ دور نہیں تھی۔ چبوترے پر بیٹھا عفریت بھی صرف پندرہ سولہ گز کے فاصلے پر تھا۔ اسی وقت ریکس کی نظر سائمن پر پڑی جو ایک سیاہ پوش عورت سے بوتل چھین کر جنگلیوں کی طرح اپنے حلق میں انڈیل رہا تھا اس کے کپڑے اور گردن وغیرہ سب شراب سے تر تھے اس کے بعد وہ ایک بڑی ہڈی کو اس بری طرح چچوڑنے لگا کہ ریکس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ وہی سائمن ہے یا اس کے اندر کوئی خبیث روح حلول کر گئی ہے

۔ وہ وحشیانہ ضیافت آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس دوران چھینا جھپٹی بھی ہوتی رہی اور شیطانی گروہ شراب پی پی کر جھومتا رہا۔ اس کے بعد انہوں نے میزیں الٹ دیں اور بچا کھچا کھانا، چچوڑی ہوئی ہڈیاں اور خالی بوتلیں چاروں طرف زمین پر بکھر گئیں

۔شراب کے نشے میں مدہوش سائمن باقی ہجوم سے چند گز دور ہٹ کر گھاس میں لیٹ گیا۔ اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا

''اس وقت اچھا موقع ہے۔ جلدی کرو۔'' ڈیوک نے ریکس سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر آگے بڑھنا ہی چاہتا تھا کہ سیاہ لبادے میں ملبوس کن کٹا اس سے پہلے ہی ریکس کے پاس پہنچ گیا۔ پھر دوسرے ہی منٹ تین اور بھی سائمن کے پاس پہنچ گئے۔ چنانچہ ڈیوک اور ریکس اب انتظار کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے

۔لیڈر صاحبان جن میں کموتا بھی شامل تھا ایک خاص میز سے جو عفریت کے عین سامنے لگائی گئی تھی کھانا کھا رہے تھے۔ ان کا کھانے کا انداز بھی کچھ زیادہ وحشیانہ نہیں تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد دو سیاہ پوش دیگ نما ایک بڑا برتن اٹھائے ہوئے چبوترے کے سامنے آئے

''اس برتن میں کیا ہے۔'' ریکس نے پر تجسس لہجے میں پوچھا

''انسانی گوشت۔'' ڈیوک نے جواب دیا۔ ''میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس برتن میں کسی مردہ نومولود بچے کا گوشت پکایا گیا ہے یا پھر کوئی بد

نصیب زندہ بچہ چرا کر پکایا گیا ہے

۔'' دیکھتے ہی دیکھتے بڑے بڑے پتھروں سے چولہا بنایا گیا اور پھر اس میں لکڑیاں رکھ کر آگ لگا دی گئی۔ جب آگ اچھی طرح جل گئی تو وہ دیگ نما برتن۔ چولہے پر چڑھا دیا گیا

''میرا خیال ہے کہ وہ اسے گرم کر رہے ہیں۔'' ڈیوک نے خیال ظاہر کیا

۔تھوڑی ہی دیر کے بعد ڈھکنا اٹھایا تو برتن میں سے تیزی سے بھاپ نکلی۔ ڈھکنا ایک طرف رکھ دیا گیا اور اس کے یورچھ کے چھ لیڈر برتن کے گرد جمع ہو گئے۔ کموٹا بھی انہیں میں تھا۔ پھر ایک بڑے چمچ سے گوشت کی بڑی بڑی بوٹیاں نکال کر وہ مزے مزے سے کھانے لگے

''اف خدایا۔ ڈیوک تم بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے۔'' ریکس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔'' وہ دیکھو۔ وہ جو اس کے ہاتھ میں گول سی چیز ہے وہ یقیناً بچے کی کھوپڑی ہے ناقابل یقین میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا

۔'' گوشت کو نوچ نوچ کر کھانے کے بعد ہڈیاں اسی برتن میں ڈال دی گئیں اور آگ مزید تیز جلا دی گئی

''اب یہ کیا کر رہے ہیں۔'' ریکس نے پوچھا

''اب یہ بچی کچھی ہڈیوں اور کھوپڑی کو دوبارہ پکا رہے ہیں۔'' اس میں اور بھی چیزیں ڈالیں گے جب شوربہ اچھی طرح پک جائے گا تو تھوڑا تھوڑا شوربہ اور اس برتن کے نیچے جلنے والی آگ کی تھوڑی تھوڑی راکھ باقی سب لوگوں میں بطور تبرک تقسیم کر دی جائے گی۔ وہ اسے بوقت ضرورت تمام سال آئندہ یوم سبت تک استعمال کرتے رہیں گے

''کس طرح استعمال کرتے رہیں گے۔

''چونکہ یہ محلول مخصوص دن اور مخصوص تیاریوں کے بعد تیار کیا گیا ہے اس لیے اس میں ایسی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے سحر طرازی وفسوں کاری بہت زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے

۔'' بڑے پروہت نے جس نے بلی کا چہرہ لگایا ہوا تھا پتہ نہیں کیا اشارہ کیا کہ تمام شیطانی گروہ ہر طرف سے آ کر چبوترے کے سامنے جمع ہو گیا اور گروہ کے ہر شخص نے زور زور سے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ یہ اچھل کود اس قدر بھونڈے اور بے ڈھنگے انداز میں کی جا رہی تھی کہ اس میں ذرا سی بھی ہم آہنگی نہیں تھی۔ رفتہ رفتہ ان کی رفتار میں تیزی آتی گئی۔ ریکس کو اپنی بصارت پر شبہ ہو رہا تھا۔ ابھی وہ اپنی حیرت واستعجاب پر قابو پانے کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ ایک نئے منظر کو دیکھ کر بھونچکا رہ گیا

۔شیطانی گروہ میں موجود دس بارہ لڑکیوں نے جو کہ سب مردوں کے ساتھ بے ڈھنگی اچھل کود میں شریک تھیں چشم زدن میں اپنے لباس اتار کر پھینک دیئے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے مردوں نے بھی پتلونیں اتار پھینکیں اور اس کے ساتھ ہی ابلیسی رقص میں ایک نئی جان پڑ گئی۔ کسی کو تن بدن کا ہوش نہ تھا۔ یہ سلسلہ کئی منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد مادرزاد برہنہ لڑکیاں جن کے بال کھل کر بے ڈھنگے طریقے سے بکھر گئے تھے ایک نئے انداز میں رقص کرتی ہوئی اس چولہے کے قریب پہنچیں جس کے اوپر دیگ نما برتن رکھا تھا اور نیچے آگ جل رہی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان لڑکیوں نے

آگ کے گرد بڑا دائرہ بنالیا اور دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر ایک نیا رقص شروع کر دیا۔ ان سب کی پشتیں آگ کی طرف اور منہ دوسرے لوگوں کی طرف تھے۔ اب وہ ہم آہنگی کے ساتھ پہلے تو اس طرح آگ کو جھک جاتیں کہ دونوں ہاتھ ٹخنوں تک پہنچ جاتے اور ساتھ ہی بال زمین پر لہرانے لگتے پھر سیدھی کھڑی ہو کر کڑی کمان کی طرح تن جاتیں پھر تمام مرد بھی ان کے ساتھ اچھل کود میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے بھی اپنا باقی لباس اتار کر پھینک دیا اور بالکل ننگ دھڑنگ ہو گئے۔ صرف مصنوعی چہرے باقی رہ گئے تھے

۔تھوڑی ہی دیر میں کیا مرد اور کیا عورتیں سب بری طرح ہانپنے لگے۔ پانچ چھ مرد جو چند گز دور بیٹھے اور ہاتھوں میں عجیب وغریب بلکہ انوکھے ساز پکڑے وحشیانہ انداز میں پتہ نہیں کونسی دھن بجا رہے تھے۔ مزید جوش میں آ گئے اور جھوم جھوم کر زور وشور سے ساز بجانے شروع کر دیئے۔ رقص (اگر اسے رقص کہا جا سکے) کرنے لگے عورتیں بھی برق رفتاری سے سازوں کا ساتھ دینے کی پوری کوشش کر رہے تھے آخر تھک کر چند منٹ کے بعد اکادکا مرد اور لڑکیاں بے دم ہو کر گرنے لگیں۔ پھر دوسرے ہی منٹ وہ پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک تازہ ولولے کے ساتھ رقص میں شریک ہو جاتے۔ شراب کے نشے میں تو وہ سب کے سب پہلے ہی بدمست ہو رہے تھے چنانچہ اب انہیں دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ سب ہی ہوش وحواس میں پاگل ہو گئے ہیں۔ وہ بری طرح ہانپ رہے تھے

۔اچانک سنگی چبوترے پر براجماں عضریت نے اپنے غیر معمولی بڑے کھر آگے پھیلا دیئے اور بڑی مکروہ آواز نکال کر دانت نکال دیئے۔ اس کے ساتھ ہی تمام شیطان کے پجاری اس کے آگے سجدے میں جھک گئے۔ وہ مکروہ آفواز گویا شیطان کی آشیر باد تھی

''خدا ہم پر رحم کرے ریکس۔'' ڈیوک بولا۔ ''ہمیں اگر کچھ کرنا ہے تو جلد کر ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ وہ سب اس وقت بری طرح تھک کر بے دم ہو چکے ہیں اب اس کی بعد بپتسمہ کی رسم ادا کی جائے گی اور اس رسم کی ادائیگی کے بعد ہم سائمن کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے۔ اس کے روح ابد تک کے لیے جہنمی بن کر رہ جائے گی

۔ریکس سخت خوفزدہ تھا۔'' کیا ہماری کامیابی کے کچھ امکانات ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ایک مرتبہ اس جگہ سے ہلے اور نیلگوں روشنی کے اس حصے میں داخل ہوئے پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ان وحشیوں سے نہیں بچا سکے گی

''میں اتنا ان لوگوں سے خوفزدہ نہیں ہوں جتنا کہ چٹان پر بیٹھے اس عضریت سے۔'' ڈیوک نے عضریت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اور مجھے ڈر ہے کہ ہمارے دفاعی اقدامات اسکے جسم سے مرتعش ہونے والی لہروں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ لعنت ہے۔ سردی ہر لحظہ بڑھتی جا رہی ہے

۔'' اسی وقت شیطانی گروہ سے تین آدمی برآمد ہو کر چبوترے کے عین سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ایک تو بڑا پر وہت تھا اور دوسرا کموٹا۔ ان دونوں نے ننگ دھڑنگ سائمن کو اپنے درمیان بازوؤں سے پکڑا ہوا تھا

''یا تو فوراً ورنہ پھر کبھی نہیں۔'' ریکس نے انہیں دیکھ کر جلدی سے کہا

''نہیں ریکس نہیں۔'' ڈیوک دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپتے ہوئے بولا۔ ''میں سخت خوفزدہ ہوں۔ خدا مجھے معاف کرے مجھ میں ذرا بھی ہمت نہیں رہی۔''

ایسٹرٹن گاؤں سے کچھ ہی آگے آسمانی رنگ کی رولز رائس نمبر ۱۲۱۷ ایک خطرناک موڑ کاٹتے ہوئے لڑھکتی ہوئی سڑک سے نیچے جاگری۔ ٹیتھ ایک جھٹکے کے ساتھ ونڈسکرین سے جاٹکرائی اور کچھ دیر کے لیے دنیا و مافیہا سے قطعی بے خبر ہو گئی چونکہ اسے کوئی خطرناک چوٹ نہیں لگی تھی۔ اس لیے ڈیڑھ دومنٹ کے بعد ہی وہ ہوش میں آ گئی اور سب سے پہلے خیال جو اسے آیا وہ یہ تھا کہ پولیس اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ گو اس کا سر چکرا رہا تھا مگر اس کی اس نے ذرا بھی پرواہ نہ کی اور دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ پھر باہر نکلتے ہی اس نے ایک پہاڑی ٹیلے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا جو حادثے سے تیس چالیس گز کے فاصلے پر تھا

۔ چند منٹ کے اندر ہی پولیس جائے حادثہ پر پہنچ گئی اور ان کی برقی ٹارچیں روشن ہو کر ادھر ادھر لہرانے لگیں۔ ٹیتھ گرتی پڑتی پہاڑی ٹیلے پر چڑھ گئی اور پھر دوسری طرف ڈھلوان پر نیچے اتر گئی۔ ایک منٹ دم لینے کے بعد وہ پھر آگے چل پڑی اسے معلوم تھا کہ فوراً ہی اس کی تلاش شروع ہو جائے گی۔ اس لیے وہ جائے حادثہ سے زیادہ سے زیادہ دور چلی جانا چاہتی تھی۔ چنانچہ بغیر رکے وہ قریباً ایک میل مزید آگے چلی گئی۔ وہ بر طرف ہانپ رہی تھی اور یوں لگتا تھا جیسے دل اچھل کر حلق میں آ جائے گا۔ قریب ہی گھنی جھاڑیوں کا ایک جھنڈ تھا۔ چنانچہ وہ اس جھنڈ کے پیچھے چلی گئی اور گھاس پر جا گری

۔ وہ اپنے ذہن میں اندازہ لگا رہی تھی کہ جو نقشے اس نے دیکھے تھے ان کی رو سے وہ اب بھی اس مکان سے قریباً بارہ میل دور ہے جس میں سوسائٹی کے ممبروں نے جمع ہونا تھا اور بارہ میل پیدل چلنا اس کے لیے قطعی ناممکن تھا۔ مین روڈ پر جا کر لفٹ مانگنا بھی ناممکن تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ پولیس اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے اور اس کی تلاش کے لیے ریڈیو پر اعلان نشر ہو چکا ہے

۔ وہ اب تک سبت کی تقریب میں پہنچنے کے لیے سردھڑ کی بازی لگا چکی تھی اور کسی بھی بات کی پرواہ کیے بغیر اس کی یہی خواہش رہی تھی کہ کسی نہ کسی طرح بروقت تقریب میں پہنچ جائے لیکن اب اچانک اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس خواہش میں پہلے جیسی شدت نہیں رہی اور یہ کہ تقریب میں شمولیت اتنی ضروری نہیں ہے

۔ دفعتاً اسے ریکس کا خیال آیا۔ اب ریکس کے خلاف ناراضگی و غصے میں بھی وہ شدت باقی نہیں رہی تھی وہ اسے دھوکا دے کر کار لے آئی تھی اور اس بیچارے کو رات کے وقت وہیں بے یار و مددگار چھوڑ آئی تھی۔ رہا سوال پولیس کو پیچھے لگانے کا تو اس کا یہ فعل بھی اس کی بہتری کے ہی لیے تھا۔ وہ ہر قیمت پر اسے سبت کی تقریب میں شمولیت سے روکنا چاہتا تھا۔ وہ اس کے لیے کسی قدر فکر مند و پریشان تھا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے ٹیتھ خود بخود ہی مسکرانے لگی۔ اس نے پہلی مرتبہ سنجیدگی سے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ماورائی قوتوں کے حصول کی خواہش میں اس قدر اندھی ہو گئی تھی کہ کبھی اپنے گرد و پیش کے حالات سے منطقی انداز میں سوچنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اب جو اس نے سنجیدگی سے غور کیا۔ تو دیکھا کہ کموٹا اور اس کے دیگر ساتھی کچھ اچھے لوگ نہیں تھے۔ ایک بازو والا یوریشین، وہ البانوی، وہ ہندوستانی، منرڈی عرفی اور خود کموٹا نہ صرف یہ کہ یہ سب لوگ غیر فطری زندگی بسر کر رہے تھے بلکہ کچھ مافوق الفطرت قوتوں کے بھی مالک تھے اور انہوں نے اپنے اور باقی دنیا کے درمیان ایک غیر مرئی پردہ سا حائل کر رکھا تھا

۔ ریکس کے ساتھ دیہات کی کھلی فضا میں کچھ وقت گذارنے کے بعد ٹیتھ کے خیالات کچھ بدل گئے تھے۔ ماقوت الفطرت قوتوں کے حصول کی

شدید آرزو اور اس جان لیوا احساس سے فرار کی خواہش نے کہ وہ سال کے اختتام تک فوت ہو جائے گی اسے اس شیطانی گروہ میں شمولیت پر اس حد تک راغب کر دیا تھا کہ اسے سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی مہلت ہی نہیں مل سکتی تھی

۔یہ سب کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی لباس کو جھاڑا اور ہموار کیا۔ بال بھی منتشر ہو گئے تھے لیکن اس کے لیے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ حادثہ کے دوران اس کا پرس پتہ نہیں کہاں گر گیا تھا اور وہ نہ صرف یہ کہ خالی جیب تھی بلکہ کنگا بھی پرس میں ہی رہ گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اسے کسی نہ کسی طرح کسی سڑک تک پہنچنا چاہیے اور اگر وہ کسی سڑک تک نہ پہنچ سکے تو کسی محفوظ جگہ پر رات گذار لینی چاہیے اور پھر صبح لندن کا رخ اختیار کرنا چاہیے۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی وہ ایک طرف چل پڑی

۔ابھی وہ بمشکل دو سو گز آگے گئی تھی کہ خاردار تار کی باڑھ نے اس کا راستہ روک لیا۔ غالباً باڑھ کے اندر کوئی فوجی علاقہ تھا۔ ٹینتھ بائیں طرف باڑھ کے ساتھ ساتھ چلتی رہی۔ یہاں تک کہ قریباً ایک فرلانگ کے بعد باڑھ ختم ہو گئی۔ مگر اسے یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی کہ اس سے آگے ایک نئی باڑھ شروع ہو گئی تھی۔ باڑھ کے اندر بلند اور طویل پشتے پر ریلوے لائن تھی۔ وہ تھک کر چور ہو چکی تھی اور سوچ ہی رہی تھی کہ واپس ہو جائے کہ عین اسی وقت ایک تاریک تر گوشے سے ایک خمیدہ پشت بڑھیا نمودار ہوئی

''تم شاید راستے سے بھٹک گئی ہو میری بچی۔'' بڑھیا نے قریب آ کر کہا۔ لہجے میں شفقت تھی

''ہاں۔ کیا تم مجھے ڈیویز روڈ کا راستہ بتا سکتی ہو۔

''کیوں نہیں۔ میں بھی ادھر ہی جا رہی ہوں۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔'' بڑھیا کی آواز کچھ بھرائی ہوئی تھی اور ٹینتھ کو پتہ نہیں کیوں اس کی آواز کچھ مانوس سی محسوس ہو رہی تھی۔'' لاؤ اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دو

۔''ٹینتھ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر فوراً ہی اسے یاد آ گیا کہ وہ آواز اس نے کہاں سنی تھی

۔یہ اس زمانے کی بات ہے جب وہ چھوٹی سی لڑکی تھی اور کارپینتھین کے علاقے میں پہاڑ کے دامن میں واقع ایک گاؤں میں رہتی تھی۔ اس کی دوستی ایک خانہ بدوش عورت سے ہو گئی تھی۔ وہ خانہ بدوش عورت عموماً اس کے گاؤں آیا کرتی تھی اور اپنے جادوئی پٹارے سے عجیب و غریب چیزیں نکال کر بچوں کو دکھایا کرتی تھی۔ کئی دفعہ خود وہ بھی (ٹینتھ) گاؤں سے دور وادی میں خانہ بدوشوں کے خیموں میں چلی جایا کرتی تھی اور وہاں پر خانہ بدوش عورت مزکا اسے حیران کن کرتب دکھایا کرتی تھی۔ وہ ماضی اور مستقبل کے حالات بھی بتاتی تھی۔ اسی عورت نے ٹینتھ کو بتایا تھا کہ اس کے اندر کچھ غیر معمولی قوتیں مثلاً روشن ضمیری، غیب دانی اور ٹیلی پیتھی وغیرہ پیدائشی طور پر موجود ہیں۔ مذکا کے پاس پیسٹ بورڈ کے تاشوں کا ایک پیکٹ بھی تھا۔ جن میں باون پتے تھے اور ان پر عجیب و غریب خوفناک قسم کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ مذکا ان پتوں کی مدد سے مستقبل کا حال بتایا کرتی تھی ہزاروں برس پہلے تاش کی ایک ایسی ہی جوڑی ایک مصری دیوتا نے اپنی قوم کو دی تھی۔ اس کے بعد اسی قسم کے تاش سالہا سال کے وقفوں کے بعد معدوم اور نمودار ہوتے رہے ہیں۔ کبھی وہ پیرس کے کسی جدید ہوٹل میں دیکھنے میں آتے ہیں تو کبھی شنگھائی کے کسی غلیظ قہوہ خانے میں

۔بوڑھی مذکا ایک اچھی عورت ہی نہیں بلکہ ایک اچھی استانی بھی تھی۔ ٹینتھ کا مکان چونکہ گاؤں سے دور اور بالکل الگ تھلگ تھا۔ اس لیے اس کو

اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنا بہت ہی کم نصیب ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ عموماً نیچے وادی میں اتر کر مدکا کے پاس چلی جاتی تھی اور مدکا انتہائی مشفقانہ انداز میں گھنٹوں اس سے باتیں کرتی رہتی تھی۔ وہ اپنی بھاری اور بھرائی ہوئی آواز میں شادی، بیاہ، میاں بیوی اور عاشق و معشوق کے موضوع پر بھی بہت کچھ بتایا کرتی تھی۔ وہ یہ بھی بتایا کرتی تھی کہ بوقت ضرورت بدگمان شوہر کو تنویمی عمل سے گہری نیند کیونکر سلایا جاسکتا ہے اور یہ کہ برف کی سل شوہر کو معمولی مشروب پلا کر جذباتی طور پر کس طرح برانگیختہ کیا جاسکتا ہے

''مدکا.....کیا یہ تم ہو'' چلتے چلتے اچانک ٹینتھ نے پوچھا

''ہاں میری بچی۔ میں بہت دور سے تمہاری رہنمائی کے لیے آئی ہوں

''مگر تم انگلینڈ کس طرح پہنچیں۔

''تم کیوں اپنے معصوم ذہن کو پریشان کرتی ہو میری بچی میں نے ہی تمہیں اس راستے پر ڈالا تھا اور آج جبکہ تم اپنے راستے سے بھٹک گئی ہو مجھی کو تمہاری رہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے

۔''ٹینتھ کو کچھ شبہ ہو گیا۔ چنانچہ وہ ایک سیکنڈ کے لیے رک گئی۔ مگر مدکا کی گرفت اس کے بازو پر کافی مضبوط تھی اور وہ اسے کھینچے لئے چلی جارہی تھی

''میں نہیں جانا چاہتی مدکا

''کیسی احمقانہ باتیں کر رہی ہو ٹینتھ یہ بوڑھی مدکا تمہیں بچپن سے ہی اس راستے پر چلاتی رہی ہے۔ تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ اس چھوٹی سی عمر میں ہی یہ سنہری موقع تمہیں مل رہا ہے اس قدر اہم سبت کی رات قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے آج کی رات تمہیں وہ قوتیں حاصل ہونے والی ہیں جن کی آرزو میں لوگ اپنی زندگیاں گذار دیتے ہیں

''اس سے پہلے ٹینتھ کی تمام تر توجہ تصور میں ریکس کے معصوم اور بشاش چہرے پر مرکوز تھی۔ اس لیے سبت کی تقریب اور ہر قسم کی خرافات سے اس کی دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ مگر اب مدکا کی باتوں نے ایک مرتبہ پھر اس کا ذہن متغیر کر دیا۔ وہ سوچنے لگی کہ ریکس ایک کھلنڈرا سا لڑکا ہی تو ہے۔ وہ اسے کیا دے سکے گا۔ جبکہ کموتا عظیم نادیدہ قوتوں کا مالک ہے۔ اب جبکہ اس کی زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ دولت اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ البتہ غیر معمولی اور مافوق الفطرت قوتیں حاصل کر کے وہ اپنی آرزوئیں اور تمنائیں مرنے سے پہلے ہی پوری کر سکتی ہے

''گھبراؤ مت میری بچی۔'' مدکا تیز قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔ ''تمہاری منزل زیادہ دور نہیں ہے۔ اصل تقریب چلبری کے اس مکان میں نہیں بلکہ یہاں سے صرف چند میل کے فاصلہ پر پہاڑ کے دامن میں منعقد ہوگی

۔''ٹینتھ کے دل و دماغ پر ایک عجیب خود فراموشی کی کیفیت طاری ہوتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہوئی جارہی تھیں۔ مگر اس کے قدم اب پہلے سے کافی تیز اٹھ رہے تھے۔'' جلدی کرو مدکا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم لیٹ ہو جائیں

''اب تم نے عقلمندی کی بات کی ہے۔'' مدکا نے خوشی کا اظہار کیا۔ ''فکر نہ کر میری بچی ابھی بہت وقت ہے ہم یقیناً اپنے آقا و مولا کے ظہور سے

پہلے ہی وہاں پہنچ جائیں گے

۔’’ٹینتھ نشے کی سی کیفیت میں تیز تیز قدم اٹھاتی برابر مذکا کے ساتھ چلی جارہی تھی۔ پختہ سڑک پار کر کے وہ گھاس کے میدان میں چلی جارہی تھیں کہ اچانک ٹینتھ کو تمام دن کی تھکاوٹ کے باوجود ایک انوکھی تازگی وطمانیت کا احساس ہوا اور اس کے قدم مزید تیز اٹھنے لگے۔ چند منٹ کے بعد دفعتاً کوئی نرم وگرم سی چیز اس کے پیروں سے ٹکرائی۔ جھک کر دیکھا۔ تو اسے ایک بڑی سیاہ بلی کی دامکتی آنکھیں نظر آئیں۔ ٹینتھ رک گئی

۔ڈرو مت میری بچی یہ نیپر و ہے۔ وہی بلا جس سے تم بچپن میں بہت مانوس تھیں اور اس کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اسی لیے یہ بھی تمہیں اس وقت دیکھ کر خوشی کا اظہار کر رہا ہے

۔’’ٹینتھ پھر آگے چل پڑی اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کدھر جارہی ہے اس پر تو خواب کی سی کیفیت طاری تھی وہ اسی غنودگی کے عالم میں پہاری ڈھلانوں پر چڑھتی اترتی رہی اور خدا جانے کتنی دیر تک مذکا کے ساتھ قدم بڑھاتی رہی دفعتاً مذکا رک گئی اور ٹینتھ کا بازو مزید مضبوطی سے پکڑے ہوئے بولی ٹینتھ میری بچی تم ذرا سی دیر کے لیے اپنی آنکھیں بند کرلو۔ یہاں ایک ایسی چیز ہے جسے دیکھنا تمہارے حق میں کسی بھی طرح بہتر نہیں ہے

۔’’ٹینھ نے مزکا کے کہنے پر عمل کرتے ہوئے آنکھیں بند کرلیں اور مذکا اس کا بازو پکڑے ہوئے بدستور تیز تیز چلتی رہی۔ لیکن اب ٹینتھ صاف محسوس کر رہی تھی کہ اس کے اور مذکا کے علاوہ کوئی تیسرا بھی ان کے ساتھ چل رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''ٹینتھ میری روح.........خدا کے لیے آنکھیں کھولو۔'' دفعتاً ٹینتھ نے کانوں میں آواز آئی۔ لہجہ اس قدر ہمدردانہ اور محبت سے لبریز تھا کہ ٹینتھ نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتی ہی ٹینتھ کو دائیں طرف اپنی ماں کا خوب صورت و مشفق چہرہ نظر آیا۔ اس کی ماں اس وقت بھی وہی لباس پہنے ہوئے تھی جو اس نے سالہا سال پہلے ایک بڑی پارٹی میں شرکت کے لیے روانگی کے وقت پہن رکھا تھا گردن میں سفید موتیوں کا ہار بھی موجود تھا۔ پھر اس کی ماں پارٹی سے واپس نہیں آسکی تھی۔ کیونکہ وہیں حرکت قلب بند ہو جانے سے اس کا انتقال ہو گیا تھا

''خدا کے لیے میری بچی اپنے اوپر رحم کرو۔'' وہی پراسرار آواز ٹینتھ کو سنائی دی۔''اب بھی وقت ہے لوٹ جاؤ لوٹ جاؤ

۔'' ٹینتھ پہلی مرتبہ لڑکھڑائی اور اپنا ہاتھ مذکا کی گرفت سے چھڑا لیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ مذکا کا وجود یقیناً حقیقی نہیں ہے بلکہ کسی سیاہ قوت کو مذکا کی شکل میں اس کی رہنمائی کے لیے بھیج دیا گیا ہے تا کہ وہ بروقت تقریب میں پہنچ جائے جبکہ اس کی ماں اپنی بچی کو تباہ ہوتے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکی اور عالم برزخ سے اس کی مدد و رہنمائی کے لیے آموجود ہوئی ہے

۔ چند لمحوں کے بعد مذکا نے اس کا بازو دوبارہ پکڑ لیا اور پہلے سے بھی زیادہ دباؤ ڈال کر اسے کھینچنے کی کوشش کرنے لگی۔ ساتھ ہی اس نے۔'' لا محدود قوتیں تمہارے انتظار میں ہیں جلدی کرو۔ ورنہ دیر ہو جائے گی۔ شاباش چلو جلدی کرو۔'' قسم کے جملوں کی رٹ لگا رکھی تھی۔ دوسری طرف ماں کی التجائیں بھی اسے سنائی دے رہی تھیں۔ وہ کہہ رہی تھی۔''ٹینتھ میری روح خدا کے لیے لوٹ جاؤ۔ میرے پاس اب مزید وقت نہیں ہے۔ مجھے بڑی مشکل سے صرف چند لمحوں کی اجازت ملی ہے۔ وہ بھی تمہیں درپیش شدید خطرات کے پیش نظر۔ مجھے واپس بلایا جا رہا ہے میری بچی خدا کے لیے لوٹ جا۔ ورنہ تو ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتی رہے گی۔ اگر ہم دونوں ابد تک ایک دوسرے سے نہیں مل سکیں گے کاش مجھے چند لمحوں کی اجازت اور حاصل ہوتی مگر انہیں مجھے واپسی کا حکم مل چکا ہے خدا کے لیے میری بچی مذکا واپس جاؤ واپس جاؤ مذکا جہاں سے آئی ہو۔ چلی جاؤ۔'' ٹینتھ کو دور سے اپنی ماں کی سرد اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔ آواز لحہ بہ لحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔''میں خدائے بزرگ و برتر، پاک مریم اور یسوع کے نام پر تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اپنی تاریک دنیا میں فوراً واپس لوٹ جاؤ۔'' اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔ مگر اسی وقت ایک دلخراش چیخ سنائی دی اور مذکا اور سیاہ بلا چشم زدن میں دھواں بن کر نظروں سے غائب ہو گئے

۔ ٹینتھ اپنے گھٹنوں پر رکوع کی حالت میں جھک گئی اور دل کی گہرائیوں سے انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ خدا کے حضور دعا مانگنے لگی۔ اس کا دل رہ رہا تھا آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ مگر اس کے باوجود ایک عجیب سی طمانیت تھی جو وہ محسوس کر رہی تھی، پھر غیر شعوری طور پر وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور ایک طرف کو چل پڑی۔ ابھی بمشکل دو منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اس کا شعور بیدار ہو گیا اور آنکھیں کھول کر دیکھا تو دم بخود رہ گئی اس نے اپنے آپ کو ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہوئے پایا۔ پھر پہاڑی کے نیچے نظر ڈالی تو خوف و دہشت سے جسم سرد پڑ گیا۔ اس نے دیکھا کہ پہاڑی کے دامن میں ایک دائرے کی شکل میں بڑی بڑی موم بتیاں روشن ہیں اور ان سے غیر فطری قسم کی سبز روشنی نکل رہی ہے۔ بہت سے لوگ جمع ہیں اور ان کے سامنے چبوترے پر ایک عجیب و غریب دیو قامت جانور بیٹھا ہے۔ ٹینتھ فوراً سمجھ گئی کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں سبت کی تقریب ہو رہی ہے اور یہ کہ کسی نادیدہ سیاہ قوت نے اسے یہاں تک پہنچا دیا ہے سیاہ لبادوں میں پجاریوں کو دیکھ کر وہ اپنے دل میں سخت خوف کی لہر محسوس کر رہی تھی اور وہاں سے

بھاگ جانا چاہتی تھی مگر وہ اپنی پوری کوشش کے باوجود چبوترے پر بیٹھے عفریت سے اپنی نظریں نہ ہٹا سکی۔ تمام پجاری عجیب وحشیانہ انداز میں کھانے پینے اور ناقابل یقین ہلڑ بازی میں مصروف تھے اور کوئی غیر مرئی قوت ٹینتھ کو اس منظر پر نظریں جمائے رکھنے پر مجبور کر رہی تھی اس کی ماں کی التجائیں ،ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ لیکن ٹینتھ جیسے زمین میں گڑ کر رہ گئی تھی اور پلک جھپکے بغیر متواتر سو گز نیچے چبوترے پر موجود عفریت کو دیکھے جا رہی تھی

۔ پھر یوں لگا جیسے وقت کی رفتار تھم گئی ہو۔ نیچے وادی سے سردی کی تیز لہریں اٹھنے لگیں۔ ٹینتھ کے پیر سردی سے سن ہو گئے۔ پھر سردی رفتہ رفتہ اس کے تمام بدن میں سرایت کر گئی، لیکن اس کے باوجود اس کا حلق خشک ہو رہا تھا اور کچھ پینے کی خواہش دم بدم شدت اختیار کرتی جا رہی تھی اس کے ساتھ ہی نیچے جا کر تقریب میں شمولیت کی خواہش نے بھی سر ابھارا اور یہ خواہش بھی ہر لحظ شدت اختیار کرتی چلی گئی۔ گو اب ماں کا چہرہ اور شکل و شباہت اس کے تصور سے معدوم ہو گئی تھی۔ لیکن لاشعور کے کسی گوشے میں ماں کی التجائیں ہنوز گونج رہی تھیں۔ دماغ میں زبردست کشمکش جاری تھی

۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کے تمام اعضا شل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس نے آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی اور نظریں بدستور نیچے شیطانی منظر پر جمی رہیں۔ سینے پر صلیب کا نشانہ بنانے کی کوشش کی تو سردی سے اکڑے ہاتھوں نے دماغ کا حکم بجالانے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے خدا سے دعا مانگنے کی کوشش کی لیکن سوچ اور پھولی ہوئی زبان نے اپنی جگہ سے ذرا سی بھی جنبش نہ کی اور دماغ نے بھی کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت کوئی بھی دعا اسے یاد نہیں آ رہی تھی۔ اس نے اپنی انتہائی کوشش کی کہ اس طرف سے منہ ہی پھیر لے مگر وہ بھی نہ کر سکی۔ کیونکہ تمام جسم یوں لگتا تھا جیسے پتھر کا ہو کر رہ گیا تھا

۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ٹینتھ نے دیکھا کہ کھانے کی میز سے ہٹ کر تمام پجاریوں نے اپنے لباس اتار پھینکے وہ مادر زاد برہنہ ہو گئے۔ اب سوائے مصنوعی چہروں کے ان کے جسم پر لباس کے نام پر ایک تار بھی نہیں تھا۔ پھر ساز بجنا شروع ہو گیا اور سب کے سب اس کی بے ربط دھن پر اوٹ پٹانگ اور اندھا دھند قسم کی اچھل کود کرنے لگے میڈم ڈی عرفی بوڑھی ہونے کے باوجود یوں اچھل کود رہی تھی جیسے اٹھارہ سال کی جوان لڑکی ہو۔ ہندوستانی اور یوریشین کو بھی اس نے پہچان لیا۔ بوڑھی امریکن عورت کے خالی پستان تھیلیوں کی طرح پیٹ تک جھول رہے تھے

''یہ سب پاگل ہو گئے ہیں پاگل ہو گئے ہیں۔'' ٹینتھ نے اپنے آپ کو بار بار یہ جملے دہراتے ہوئے پایا۔ پھر وہ سسکیاں لے کر رونے لگی اور کافی دیر تک روتی رہی

۔ اوٹ پٹانگ رقص ختم ہو گیا اور تمام پجاری چبوترے پر موجود اپنے معبود کے آگے جھک گئے۔ ٹینتھ حیران تھی کہ اب کیا ہو گا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سائمن کو چبوترے کے سامنے لے جایا گیا اور وہ فوراً سمجھ گئی کہ بپتسمہ کا وقت آ چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس پر دیوانگی طاری ہو گئی۔ پھر پتہ نہیں وہ کونسی قوت تھی جس کے زیر اثر خود بخود ہی اس کے قدم نیچے وادی کی طرف اٹھنے لگے۔ اس نے چیخنے کی کوشش کی مگر آواز حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی۔ پھر اس نے واپس ہو جانے کا بھی ارادہ کیا مگر کوئی مقناطیسی قوت برابر سے نیچے کی طرف کھینچے لیے چلی جا رہی تھی

۔ اب وہ نزدیک ترین پجاری سے صرف دس گز کے فاصلے پر پہنچ چکی تھی گو وہ اب بھی تاریکی میں تھی لیکن اچانک چبوترے پر بیٹھے عفریت نے

سر گھمایا اور اپنی شعلہ بار نظریں ٹینتھ پر جما دیں۔ اب فرار ناممکن تھا۔ ریکس کی کوششیں اور اس کی ماں کی التجائیں سب خاک میں مل گئیں۔ وہ غیر مرئی قوتیں جن کو وہ حاصل کرنا چاہتی تھی اب وہ خود ہی ان قوتوں کی مضبوط گرفت میں آ گئی تھی اور وہ اسے کشاں کشاں آگے لئے چلی جا رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆

ڈیوک کو حوصلہ ہارتے دیکھ کر ریکس نے بھی دل چھوڑ دیا۔ خوف و دہشت سے اس کے جسم سے بھی پسینہ پھوٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی منٹ وہ سنبھل گیا۔ ڈیوک کی فہم و فراست اور نازک لمحات میں درست اقدام کرنے کی اس کی اہلیت پر گو ریکس کو کافی اعتماد تھا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ وسیع مطالعہ اور واقفیت کی بناء پر ڈیوک نے خطرات کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے حوصلہ ہار دیا تھا تو اسے ذمہ داری کا احساس ہوا چنانچہ بالکل اس طرح جیسے کہ محاذ جنگ پر جب کمانڈر مارا جاتا ہے تو اس کا ماتحت محاذ کی کمان سنبھال لیتا ہے۔ ریکس نے بھی کمان اپنے ہاتھوں میں لے لی

''تم یہیں ٹھہرو۔ میں آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔'' ریکس نے ڈیوک کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

''نہیں نہیں خدا کے لیے مت جاؤ۔ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے

''نہیں، وہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے اور بالفرض محال اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو کم از کم تم ان پر قتل کا الزام عائد کرتے ہوئے پولیس کو تو بلا سکو گے

''ٹھہرو میں تمہیں تنہا ہرگز نہیں جانے دوں گا۔ میں موت سے نہیں ڈرتا لیکن اس عفریت سے ڈرتا ہوں۔ اس کی صرف آنکھوں میں اتنی قوت ہے کہ محض ایک نظر دیکھ کر تمہیں زندگی بھر کے لیے پاگل کر سکتا ہے پھر کیا ہوگا۔ یہی کہ تمام زندگی پاگل خانے میں سڑتے رہو گے

''اب چاہے کچھ بھی ہو۔ میں سائمن کو برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔'' ریکس نے کہا اور ہاتھی دانت کی صلیب سینے کے سامنے پکڑتے ہوئے بولا۔ ''یہ میری حفاظت کرے گی

''جیسے تمہاری مرضی۔ صرف روشنی ہمیں بچا سکتی ہے۔ کاش جلدی سے صبح ہو جاتی

''اگر پہلے سے معلوم ہوتا۔'' ریکس نے کہا۔ ''تو ٹرک پر سرچ لائٹس ساتھ لے آتے۔ مگر اب اس بارے میں سوچنا فضول ہے

''ٹھہرو...... ٹھہرو شاید کچھ بات بن جائے۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک اوپر پہاڑی کی طرف بھاگ پڑا

''کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔'' ریکس اس کے پیچھے بھاگتا ہوا بولا

''کار ہم ان پر کار سے حملہ کریں گے۔ گو اس میں بہت زبردست خطرہ ہے لیکن اور کوئی صورت نظر نہیں آ رہی

۔'' ہسپانو میں پہنچتے ہی ڈیوک نے انجن اسٹارٹ کر دیا اور گاڑی ڈھلوان پر تیزی سے لڑھکتی چلی گئی۔ ''جس وقت میں اشارہ کروں۔'' برابر بیٹھے ہوئے ریکس سے ڈیوک نے کہا۔ ''فوراً ہیڈ لائیٹس روشن کر دینا۔ پھر چند گز دور سے ہی یہ ہاتھ میں پکڑی صلیب تاک کر زور سے اس عفریت کے سر میں دے مارنا اور ساتھ ہی سائمن کو گردن سے پکڑ کر گاڑی میں کھینچ لینا

''ویری گڈ'' مذاق آ گیا۔ یہ ہوئی نہ بات۔'' ریکس نے خوش ہو کر کہا۔ کیونکہ اب وہ تذبذب کی کیفیت سے نکل کر عمل کے لیے بالکل تیار تھا

''میں اب انجن بند کر رہا ہوں۔'' ڈیوک انجن بند کرتے ہوئے بولا۔ گاڑی ڈھلوان پر اب خود ہی پھنسی جا رہی تھی۔ ''قریب پہنچ کر میں دوبارہ انجن چلا دوں گا اور ساتھ ہی رفتار بھی بڑھا دوں گا۔ تم ہیڈ لائٹیں روشن کر دینا

۔'' خاموشی سے رات کی تاریکی میں پھسلتی ہوئی ہسپانو دوسرے ہی منٹ ریب ترین پجاری کے سر پر جا پہنچی۔ ڈیوک نے انجن اسٹارٹ کر دیا اور دوسرے ہی سیکنڈ طاقتور ہیڈ لائٹیں روشن ہو گئیں

۔انجن کے شر اور پہیوں کی گڑگڑاہٹ سے اچانک تاریک و خاموش وادی میں جیسے زلزلہ آ گیا۔ ساتھ ہی نیم تاریک منظر خیرہ کن روشنی میں نہا گیا۔ آف خدایا۔ کس قدر بھیانک منظر تھا۔ کار رنگ دھڑنگ مردوں اور عورتوں کے ہجوم کی طرف پوری رفتار سے بڑھ رہی تھی۔ پہلے تو تمام پجاریوں نے حیرت و استعجاب کے عالم میں ایک نظر کار کی طرف دیکھا مگر پھر فوراً ہی جان بچانے کے لیے کائی کی طرح ادھر ادھر پھٹ گئے۔ ڈیوک نے پیر کے دباؤ سے ایکسلیٹر کو فٹ بورڈ پر جام کر دیا۔ اس کا رخ عین چبوترے کی جانب تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ منہ ہی منہ پتہ نہیں کون کون سی دعائیں بڑبڑا رہا تھا

۔چبوترے کے ریب پہنچ کر ہیڈ لائٹوں کی روشنی مدھم پڑ گئی۔ لیکن ڈیوک نے ذرا بھی پرواہ نہ کی اور چبوترے کے بالکل قریب پہنچ کر ایک دم بریک لگاتے ہوئے گاڑی دائیں طرف موڑ کر روک لی۔ ریکس برقی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلا اور ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر ہاتھ میں پکڑی صلیب عفریت کے منہ پر دے ماری۔ ردعمل حیران کن تھا۔ عفریت نے ایسی چنگھاڑ ماری کہ دل دہل گئے۔ قربان گاہ پر روشن سیاہ موم بتیوں کے نیلگوں سبز شعلے یوں اچانک بجھ گئے جیسے برقی بلب سوچ بند کرنے سے بجھ جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ہسپانو کی ہیڈ لائٹیں جو مدھم ہو گئی تھیں ایک دم پوری طرح روشن ہو گئیں اور تمام فضا بڑی ہی ناگوار بو سے بھر گئی یوں لگتا تھا۔ جیسے شمسان بھومی میں کوئی چتا جلائی جا رہی ہو۔ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ چنانچہ ریکس نے جب دیکھا کہ چبوترے پر براجمان عفریت جیسے ہوا میں تحلیل ہو گیا ہے تو بلا تاخیر قریب ہی حیران و پریشان کھڑے سائمن کو گردن سے پکڑا اور کھلے دروازے سے کار کے اندر دھکیل دیا۔ پھر خود بھی پلک جھپکتے میں کار کے اندر ہو گیا۔ ڈیوک تو پہلے ہی تیار تھا۔ چنانچہ اس نے گیر لگایا اور ہسپانو ایک جھٹکے کے ساتھ جدھر سے آئی تھی ادھر ہی روانہ ہو گئی۔ ڈیوک پوری کوشش کر رہا تھا کہ رفتار بڑھائے مگر یوں لگتا تھا۔ جیسے کوئی طاقت گاڑی کو واپس کھینچ رہی ہے

۔ڈیوک کی سکت ہدایت تھی کہ پیچھے مڑ کر مت دیکھنا۔ لیکن بربنائے تجسس ریکس نے ایک نگاہ پیچھے کی طرف ڈالی تو ساری وادی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی اور بھائیں بھائیں کر رہی تھی

۔جوں جوں گاڑی اور تقریب گاہ میں فاصلہ بڑھتا جا رہا تھا گاڑی کی رفتار میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا مگر ڈیوک پھر بھی انجن کی پوری طاقت کو استعمال نہیں کر رہا تھا کہ مبادا کسی موڑ پر کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔ پھر خوش قسمتی سے اسے دائیں طرف ایک تنگ سا راستہ نظر آ گیا اور اس نے ہسپانو کا رخ ادھر ہی موڑ دیا۔ کچے راستے پر مڑتے ہی ڈیوک نے گاری ہوا کر دی۔ راستہ غیر ہموار اور چھوٹے بڑے گڑھوں سے پر تھا۔ اس لیے گاڑی اچھلتی کودتی دھچکے کھاتی تیزی سے برابر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور آخر کار تقریباً پانچ میل کا فاصلہ طے کر کے وہ لیونگ اسٹون ویسٹ بری روڈ پر پہنچ گئے

۔ڈیوک بخوبی جانتا تھا کہ ہنوز خطرہ پوری طرح نہیں ٹلا اس لیے اس نے سڑک پر پہنچتے ہی گاڑی کی رفتار مزید بڑھا دی۔ وہ جلد از جلد لندن پہنچ جانا چاہتا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ ارل اسٹوک مارکٹ لیونگٹن اور ایسٹرٹن کے علاقوں سے آگے نکل گئے۔ پھر وہ جگہ بھی پیچھے رہ گئی جہاں سڑک سے نیچے ایک گڑھے میں آسمانی رولز رائس پڑی ہوئی تھی۔ یعنی وہ جگہ جہاں چند گھنٹے پیشتر ٹیلتھ کو حادثہ پیش آیا تھا اس کے بعد بش ہال، لوجر شال اور اینڈ وور کے علاقوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے وہ لندن کے قریب پہنچ گئے

''کیسی حالت ہے اس کی۔'' ایک جگہ گاڑی روک کر ڈیوک نے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے ریکس سے پوچھا

''برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا ہے اور جب سے کار میں ڈالا ہے اس نے ایک مرتبہ بھی پلک نہیں جھپکی اف خدایا۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ہم نے کوئی بھیانک خواب دیکھا ہے

۔''ڈیوک اس وقت کچھ زیادہ ہی بوڑھا نظر آ رہا تھا۔ وہ سخت تھکا ہوا اور پژمردہ معلوم ہو رہا تھا'' ۔لو یہ پکڑو اور کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ اسے پلا دو۔'' ڈیوک نے کوٹ کی جیب سے ایک شیشی نکال کر ریکس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

۔ریکس نے سائمن کا منہ کھول کر برانڈی کی تھوڑی سی مقدار اس کے حلق سے نیچے اتار دی دوسرے ہی منٹ سائمن کے جسم میں معمولی سی حرکت ہوئی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد اس نے آنکھیں کھول کر ریکس کی طرف دیکھا۔ مگر اس کی نگاہیں خالی اور ریکس کو پہچان لینے کی ان میں کوئی بھی علامت موجود نہیں تھی۔ چند سیکنڈ ریکس کی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھتے رہنے کے بعد آنکھیں دوبارہ بند ہو گئیں

''خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ زندہ ہے۔ ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ ختم ہو چکا ہے

''میں اب بھی مطمئن نہیں ہوں۔'' ڈیوک نے کہا۔'' ہمارے وہاں سے نکلنے کے بعد یقیناً جلد ہی وہ لوگ حیرتوں کے گرداب سے نکل کر اور حالات کی نزاکت کو سمجھ کر چل بری والے مکان میں پہنچ چکے ہوں گے اور یہ بات بعد از قیاس ہے کہ وہ کچھ نہیں کریں گے اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں گے

''تمہارا مطلب یہ تو نہیں کہ چونکہ کموٹا کو تمہارا فلیٹ معلوم ہے اس لیے وہ سائمن کو دوبارہ لے جانے کی کوشش کرے گا

''میرے خیال میں تو وہ ہمیں فلیٹ تک پہنچنے ہی نہیں دیں گے۔'' ڈیوک نے مایوسی سے کہا

''کیا بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ وہ بھلا ہمیں کیونکر روک سکتے ہیں۔

''وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ مثلاً وہ ہر قسم کے غلیظ جانوروں کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ چمگادڑیں، سانپ، بچھو، چوہے، لومڑیاں اور الو وغیرہ اس کے علاوہ بلیاں اور مخصوص نسل کے کتے جیسے ولف ہاؤنڈ اور ایسٹن وغیرہ بھی سیاہ قوتوں سے کام لے کر کنٹرول کیے جا سکتے ہیں۔ اس قسم کا کوئی بھی جانور ہماری دوڑتی ہوئی کار کے پہیوں تلے آ کر کار کو الٹ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ مقامی طور پر ہمارے چاروں طرف دھند چھا جائے اور ہم لندن تک پہنچنے سے پہلے ہی دھند کی وجہ سے کسی حادثے سے دوچار ہو جائیں۔ لندن ابھی ستر میل کے فاصلہ پر ہے اور صبح ہونے میں بھی ابھی کافی وقت ہے اس لیے جب تک صبح نہیں ہو جاتی ہم سخت خطرات میں گھرے رہیں گے

''لیکن ہم صبح تک یہاں تونہیں ٹھہر سکتے۔'' ریکس نے اعتراض کیا

''ہرگزنہیں اسی لیے میں کسی ایسی جائے پناہ کی تلاش میں ہوں جہاں ہم صبح ہونے تک سائمن کو محفوظ رکھ سکیں

''کسی گرجا کے متعلق کیا خیال ہے۔

''بالکل ٹھیک رہے گا۔لیکن اس وقت تو تمام گرجا بند ہوں گے مگر ٹھہرو۔'' ڈیوک کو جیسے اچانک ہی کچھ یاد آ گیا ہو۔'' ٹھیک ہے ہم سائمن کو انگلینڈ کے سب سے قدیم کیتھ ڈول میں لئے چلتے ہیں۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک نے گاڑی کو پیچھے کی طرف موڑنا شروع کر دیا

''تو کیا ہمیں واپس جانا پڑے گا

''صرف تین میل کے قریب فورک روڈ سے ہم ایمبز بری کا رخ کریں گے اور اسٹون پینچ پہنچ جائیں گے تو انشاء اللہ ہر طرح محفوظ و مامون رہیں گے

۔'' ہسپانو سنسان وتاریک سرک پر دوڑتی چلی جارہی تھی۔ ہر طرف گمبھیر سناٹا طاری تھا۔علاقے کے لوگ اپنے مکانوں میں چین کی نیند سو رہے تھے اور اس بھیانگ جنگ سے قطعی بے خبر تھے جو اس علاقے میں تاریک و نوری قوتوں کے درمیان ہو رہی تھی

۔بیس منٹ کے ڈرائیونگ کے بعد آخر کار وہ ایمبر بری گاؤں تک پہنچ گئے تھے۔حتیٰ کہ بشپ آف آرلینز اور سپریئر آف گرانڈ میری تک کو طلب کر لیا گیا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے اسے اس بدروح سے نجات دلا دی تھی

''مگر میرا خیال ہے۔'' ڈیوک نے سائمن کے جسم کو فرش پر سیدھا کرتے ہوئے کہا۔'' میں دوسروں کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ رومن چرچ جس کے اختیارات یسوع مسیح کی پیدائش سے لے کر آج تک ساری دنیا پر محیط ہیں ارواح بد اور تاریک قوتوں کے خلاف انیس صدیوں سے لڑتا جا رہا ہے اور کتنے ہی ایسے احکام جاری کیے ہیں۔جن کی رو سے کالے جادو، سفلیات، روحوں کو بلانے مثلاً حاضرات وغیرہ کے عمل کو مذہب کے خلاف قرار دیا ہے

''میں نہیں جانتا۔کیونکہ میں ایسے کئی لوگوں کو جانتا ہوں جو مذہب کے دائرے میں رہتے ہوئے آج بھی حاضرات کے اچھے ماہر شمار کیے جاتے ہیں

''تم کسی حد تک ٹھیک ہی کہتے ہو یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ چونکہ مذہب کے دائرے میں رہتے ہوئے زندگی کے اچھے اصولوں کو نہیں چھوڑتے چنانچہ روشن طاقتیں ارواح بد سے ان کا دفاع کرتی ہیں اور وہ محفوظ رہتے ہیں۔لیکن کمزور کردار منتشر ذہن کے لوگوں کے لیے کبھی کبھی اسی قسم کی عملیات سخت خطرے کا باعث بھی بن جاتی ہیں

''جہاں تک میں سمجھتا ہوں کموتا زبردست قوتوں کا مالک ہے اور وہ ہر قیمت پر سائمن کو لے جانے کی کوشش کرے گا۔اس لیے سائمن کو کموتا کے دائرہ اثر اور اس کے سفلی علم سے بچانے کے لیے ہمیں لازماً کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔'' یہ کہہ کر ڈیوک نے لاطینی زبان میں کئی منٹ تک خدا جانے کیا کیا پڑھا اور مقدس پانی لے کر ہتھیلیوں اور تلوؤں پر ملا اور پھر کئی منٹ تک کچھ دعائیں پڑھتا رہا

۔دس منٹ کے بعد جب ڈیوک نے سائمن کے جسم کو ٹٹول کر دیکھا تو اطمینان بخش لہجے میں بولا ''خدا کا شکر ہے کہ میری کوشش رائیگاں نہیں گئی اب اس کا بدن گرم ہو چلا ہے۔ چہرے سے خوف و دہشت کی علامت بھی معدوم ہو گئی ہے اور سانس لینے کی رفتار بھی ہموار ہو گئی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے اس وقت تک سونے دیا جائے جب تک خود ہی نہ جاگے۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک آرام سے بیٹھ گیا اور جیب سے سگار نکال کر جلا لیا

''یہ کتنی عجیب و غریب جگہ ہے۔ تمہارے خیال میں کتنی پرانی ہوگی۔'' ریکس نے پوچھا

''قریباً چار ہزار برس پرانی۔'' ڈیوک نے جواب دیا

''کیا واقعی۔

''ہاں۔ لیکن اس کے باوجود اہرام مصر سے زیادہ قدیم نہیں ہے

''چار ہزار برس پہلے کے لوگوں نے یہ اس قدر وزنی پتھر کس طرح اوپر تک پہنچائے ہوں گے۔'' ریکس نے قربان گاہ کے قریب چبوترے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس میں سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو ٹن وزنی پتھر کی سلیں لگی ہوئی تھیں

''یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' ڈیوک ایک طویل کش لگانے کے بعد بولا ''اگر دلوں میں جذبہ، پختہ عقیدہ اور اپنے مقصد سے جنون کی حد تک لگن موجود ہو تو کوئی بھی کام ناممکن نہیں رہتا۔ تم شاید یقین نہیں کرو گے کہ یہ بھاری سلیں غیر ملکی ہیں اور قریباً دو سو میل دور سے لائی گئی تھیں

''غیر ملکی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔'' ریکس نے سخت حیران ہو کر کہا

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ گھوڑے کی نعل کے اندرونی دائرے میں جو پتھر نصب ہیں۔ وہ دو سو میل دور پیمر وک شائر سے لائے گئے تھے

''گھوڑے کا نعل۔ کیا کہہ رہی ہو۔ میں تو اسے دائرہ سمجھ رہا تھا

''چونکہ کافی حصے پر چھتوں کا ملبہ پڑا ہوا ہے اس لیے واضح طور پر دیکھنا ناممکن ہے۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ اس معبد کی پوری عمارت ہی گھوڑے کے نعل کی صورت میں تعمیر کی گئی تھی۔ بیرونی چہار دیواری اور برآمدے نعل کے بیرونی دائرے میں جبکہ یہ گول ہال اور قربان گاہ وغیرہ اندرونی دائرے کو ظاہر کرتی ہیں

۔'' مشرق کی طرف دور افق پر سپیدہ سحر غودار ہو چلا تھا اور اس کی دھندلی سی روشنی محراب کے راستے ٹھیک قربان گاہ پر پڑ رہی تھی۔ چنانچہ عمارت کے خطوط اب کسی حد تک واضح نظر آنے لگے تھے۔'' تو کیا قدیم ڈریوڈس بھی گھوڑے کے نعل کو اہمیت دیتے تھے۔'' ریکس نے حیرانی ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا

۔یقیناً گھوڑے کا نعل قدیم زمانے میں نوری طاقتوں کا انتہائی موثر علامتی نشان رہا ہے۔ اسی لیے میں نے خود بھی اسے اور سواستکا کو سیاہ قوتوں سے دفاع کے لیے استعمال کیا ہے

۔'' اس کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی۔ پھر اچانک سائمن کے جسم کو حرکت ہوئی تو دونوں غور سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ پہلے تو ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر اپنے دوستوں کو پہچانتے ہوئے بولا۔'' میں کہاں ہوں۔

''ڈیوک جواب دینے کی بجائے اٹھ کھڑا ہوا اور ریکس کو بھی اشارہ کیا۔ پھر دونوں نے سائمن کو اٹھا کر رکوع کی حالت میں کھڑا کر دیا' اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا کا شکر بجالاؤ۔'' ڈیوک بھی گھٹنوں پر جھکتے ہوئے بولا۔'' میں دعا پڑھنے لگا ہوں۔ تم دونوں حرف بحرف دہراتے جانا ''اس کے بعد کئی منٹ تک ڈیوک انجیل مقدس سے کچھ پڑھتا رہا اور ریکس اور سائمن اس کے بعد دہراتے رہے

۔ میرے دوست۔ تم خوش نصیب ہو کہ اتنی دور نکل کر بھی واپس آ گئے ہو۔'' ڈیوک نے مشرق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جہاں صبح کی روشنی پھیلنے لگی تھی

''تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' سائمن نے مردہ آواز میں کہا۔'' لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ کموٹا اتنی آسانی سے میرا پیچھا چھوڑ دے گا

''اب تم اکیلے نہیں ہو۔ ہم دونوں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔'' ریکس نے تسلی دیتے ہوئے کہا

''لیکن مصیبت یہ ہے کہ میری پیدائش ایسے وقت ہوئی تھی جبکہ کچھ خاص سیارے ہم برج ہو رہے تھے۔ اس لیے کموٹا کی نظروں میں میری زبردست اہمیت ہے کیونکہ وہ کوئی خاص قسم کی رسوم ادا کرنے کے لیے تیاریاں کر رہا ہے

''مگر وہ رسوم تو آج رات ادا ہونی تھیں۔ اب تو ان کی ساعت اور مخصوص وقت گذر نہیں گیا۔'' ریکس نے اعتراض کرتے ہوئے کہا

''نہیں یہ درست ہے کہ گزشتہ رات ان رسومات کے لیے انتہائی موزوں تھی۔ لیکن جب تک دو سیارے ہم برج رہیں گے رسوم پوری کی جا سکتی ہیں

''کموٹا تمہیں ہر قیمت پر لے جانے کی کوشش کرے گا۔'' ڈیوک نے سگار جلاتے ہوئے کہا۔'' خاص طور پر آج آنے والی رات وہ اپنے تمام حربے استعمال کرے گا اس لیے ہمیں سخت محتاط رہنا ہوگا۔''

☆☆☆☆☆

پہاڑی کی اوٹ سے نکل کر سورج اوپر چڑھ چکا تھا اور اس کی چمکدار شعاعیں قربان گاہ پر پڑ رہی تھیں

''آج رات کیا ہو گا یہ بعد میں سوچیں گے۔'' ریکس بولا۔ ''فی الحال تو گرم گرم ناشتے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے

''ٹھیک ہے۔'' ڈیوک نے کہا ''تم یوں کرو کہ کار لے جاؤ اور جلبری چلے جاؤ۔ ناشتے کے لیے بھی کچھ لے آنا اور سائمن کے لیے کپڑے بھی خرید لینا۔ ایک کمل میں ہم اسے کہاں کہاں لیے پھریں گے اور جب تم آجاؤ گے تو ناشتہ کرتے ہوئے اس مسئلہ پر بات کریں گے کہ یہاں سے سائمن کو کہاں لے جایا جا سکتا ہے کوئی ایسی جگہ ہونی چاہیے۔ جہاں وہ کموٹا کی دست برد سے محفوظ رہ سکے

۔'' ریکس چلا گیا اور جب وہ گھاس کا میدان پار کر کے ہسپانو تک پہنچ گیا تو ڈیوک نے ہمدردانہ لہجے میں سائمن سے پوچھا۔ ''اب تم مجھے ذرا یہ بتاؤ کہ تم اس چکر میں کس طرح پھنس گئے تھے۔

''اگر میں یہ کہوں کہ اس کی ذمہ داری کسی حد تک تم پر بھی عائد ہوتی ہے تو کچھ غلط نہ ہو گا۔'' سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا

''مجھ پر۔'' ڈیوک سائمن کی بات سن کر حیران رہ گیا

''ہاں تمہیں وہ لمبی چوڑی گفتگو یاد ہے جو کارڈینل قولی میں ہمارے مابین اس وقت ہوئی تھی جب ہم وہاں بڑے دن کے موقع پر گئے ہوئے تھے اسی موقع پر تم نے قدیم زمانے کے کیمیا گروں کا تذکرہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ مختلف دھاتوں سے خالص سونا بنایا کرتے تھے

''ہاں مجھے یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آیا تھا میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ہیلومیٹس نامی سائنس دان جس کی اس وقت کے ناکام کیمیا گروں نے بہت زیادہ مخالفت کی تھی سونا بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ ایک کیمیا گر نے کسی نہ کسی طرح ہیگ میں جا کر اس سے اس سرخ پوڈر کا راز بھی معلوم کر لیا تھا۔ جو اس فن میں کلیدی حیثیت کا حامل تھا۔ چنانچہ اس کیمیا گر نے تھوڑا سا سونا بنا بھی لیا تھا اس بات کی تصدیق کسی معمولی آدمی نے نہیں بلکہ اسپوزا جیسے قابل اعتماد شخص نے کی تھی

''یہی وجہ تھی کہ مجھے بھی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ مجھے یقین تھا کہ اسپوزا جیسا شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر تحقیق کر کے معلوم کیا کہ اس کیمیا گر نے جس کا تذکرہ ابھی تم نے کیا ہے۔ سرخ پوڈر کا اصل راز معلوم نہیں کر لیا تھا۔ بلکہ کسی نہ کسی طرح وہ ہیلوٹیس کے پاس موجود تھوڑا سا سرخ پوڈر چرا لایا تھا۔ اسی سے اس نے تھوڑا سا سونا بنایا تھا۔ اس سونے کو مشہور ولندیزی زرگر پوولیس کے علاوہ اور بھی کئی بلند پایہ جوہریوں نے ٹیسٹ کیا تھا اور اس کے ہر لحاظ سے قطعی خالص ہونے کی تصدیق کی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے اس امر کا اعتراف کر لیا تھا کہ اس نے تھوڑا سا سرخ پوڈر چوری کر کے حاصل کیا تھا اور یہ کہ وہ مزید سونا بنانے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اس کے بعد میں ان ہیلونٹ کے پاس بھی گیا تھا

''اس سے ملاقات کا کیا نتیجہ نکلا۔'' ڈیوک نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا

''ہیلوٹیس کی طرح شروع سے وہ بھی اسی نظریہ پر یقین رکھتا تھا کہ بنیادی دھاتوں سے سونا بنانا ناممکن ہے۔ مگر پھر کافی مدت کے بعد ایک اجنبی شخص نے اسے بھی وہی سرخ پوڈر تھوڑا سا دیا اور وہ بھی کچھ سونا بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا

''اس قسم کی اور بھی کافی مثالیں موجود ہیں۔'' ڈیوک نے سگار کا سرا فرش پر مسل کر دور پھینکتے ہوئے کہا۔ ''ریمنڈ للی نے برطانیہ کے بادشاہ ایڈورڈ

سوم کے لیے سونا تیار کیا تھا۔ جارج پلے نے مصنوعی سونے سے بنے ایک لاکھ پاؤنڈ نائٹس آف روڈھی کو دیئے تھے۔ ایمپر اگٹس نے ایک کروڑ ستر لاکھ ڈالر اور پوپ جوہن نے انتقال کے وقت ڈھائی کروڑ ڈالر کا سونا چھوڑا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ وہ اس قدر دولت سو سال میں بھی جمع نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن یہ حقیقت بھی سب جانتے ہیں کہ وہ دونوں اپنے وقت کے مشہور کیمیا گر تھے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ سونا انہوں نے خود ہی بنایا ہوگا

''بالکل ٹھیک ہے۔ دراصل عام لوگ ان باتوں پر اس لیے یقین نہیں کرتے کہ تجربات و مشاہدات ان کی نظروں کے سامنے نہیں کیے جاتے۔ لوگ ماچس کی ڈبی اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں اور بیسیوں مرتبہ دن میں تیلی جلاتے ہیں۔ لیکن اگر اس کا موجد اس کا راز صرف اپنے تک محدود رکھتا تو ظاہر ہے کہ اس کی بات پر کوئی بھی یقین نہ کرتا۔ بالکل اسی طرح جیسے عام لوگ کیمیا گری کو فضول اور لایعنی فن تصور کرتے ہیں

''جنون تو مجھے بھی سوار ہوا تھا۔'' سائمن نے کہا۔ ''لیکن آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا کہ کیمیا گری ایک ایسا فن ہے جس میں کامیابی کے لیے انسانی زندگی کا وقفہ قطعی ناکافی ہے اور آخر میں غالب امکان ناکامی کا ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کا خیال بالکل ترک کر دیا۔ لیکن اس کی تحقیق ومطالعہ کے دوران ایک اور مخفی علم نے مجھے اپنی طرف راغب کر لیا۔ جیسا کہ تم جانتے ہو کہ میں یہودی النسل ہوں لہذا میں نے اپنے لوگوں کی قدیم تصانیف پڑھنی شروع کر دیں اور ان کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ کائنات میں کچھ ایسی غیر مرئی قوتیں بھی ہیں جن پر قابو پا کر حسب منشا کام لیا جا سکتا ہے

''اور یہ بھی کہ۔'' ڈیوک مسکراتے ہوئے بولا۔ ''موجود سائنسدان صرف ایک سمت میں ترقی کر رہے ہیں اور قدیم زمانے کے بہت سے ایسے علوم کی طرف انہوں نے دھیان نہیں دیا۔ جس سے پرانے زمانے کے لوگ نہ صرف واقف تھے بلکہ ان سے استفادہ بھی کرتے تھے'' ! ڈیوک کا لہجہ سوالیہ مگر طنز کی کاٹ لیے ہوئے تھا

''ہاں چنانچہ میں

''ٹھہرو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کموٹا سے تمہاری ملاقات کب اور کن حالات میں ہوئی تھی۔'' ڈیوک نے سائمن کی بات کاٹتے ہوئے سوال کیا

''کموٹا سے میری ملاقات پیرس میں ایک فرانسیسی بنکر کے مکان میں ہوئی تھی۔ اس بنکر سے میرا کاروباری لین دین ہے

''کسیٹیو۔...... وہی جس کا کان کٹا ہوا ہے۔...... میں نے کل اسے تمہارے گھر پر دیکھا تھا تو سوچا تھا کہ اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ لیکن اس وقت یاد نہیں آیا تھا

''ہاں۔ اس کا نام کسیٹیو ہی ہے خیر تو کموٹا سے باتوں کے دوران ہی پتہ نہیں کس طرح کالے جادو کا تزکرہ آ گیا۔ چونکہ میں پہلے ہی اس موضوع میں کافی دلچسپی رکھتا تھا۔ اس لیے دیر تک اس موضوع پر اس سے گفتگو ہوتی رہی تھی۔ بات چیت کے دوران ہی اس نے بتایا کہ اس کے پاس سفلیات کے موضوع پر قدیم اور نادر کتابیں موجود ہیں اور دعوت دی کہ اگر میں اس کے گھر جا کر ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہوں تو اسے خوشی ہوگی۔ چنانچہ میں ایک دن اس کی اقامت گاہ پر چلا گیا۔ وہاں اس نے بتایا کہ وہ دوسرے دن کالے عالم کا ایک تجربہ کرنے والا ہے اور یہ کہا گر میں چاہوں تو وقت مقررہ پر پہنچ کر دیکھ سکتا ہوں۔ میں دوسرے دن چلا گیا۔ اس نے آگ، باد، آب اور خاک کی مدد سے کچھ عجیب وغریب رسومات کا اہتمام کیا تھا

۔ پھر اس نے مجھے ایک آئینے میں دیکھنے کے لیے کہا۔ آئینہ کافی پرانا اور چھوٹا سا تھا۔ میں نے جب اس آئینے میں دیکھا تو پہلے تو دھندسی نظر آئی۔ لیکن جب دھند چھٹی تو آئینے میں مجھے اپنی عکس کی بجائے روزنامہ لی تمپس کا صفحہ نظر آیا

''لطف کی بات یہ ہے۔'' سائمن نے چند لمحوں کے توقف کے بعد کہنا شروع کیا کہ اخبار جو مجھے آئینے میں نظر آ رہا تھا تین روز بعد کا تھا

''میں نے بھی قاہرہ میں ایک ایسا ہی تجربہ دیکھا تھا۔'' ڈیوک نیا سگار جلاتے ہوئے بولا۔'' آئینے میں ایک دن آگے کا اخبار نظر آیا تھا۔ اور اس طرح لندن کے دفتر جا کر جو نیا کمانڈر انچیف مقرر کیا تھا اس کا ہمیں ایک روز پہلے ہی علم ہو گیا تھا

''مجھے جو صفحہ نظر آیا تھا۔ وہ مختلف اسٹاک کے حصص کے بھاؤ پر مشتمل تھا اور صرف دس سیکنڈ کے لیے نظر آیا تھا۔ لیکن اتنی دیر میں ہی میں نے کئی قسم کے بھاؤ ذہن نشین کر لیے تھے اور جب میں نے تین دن کے بعد اخبار دیکھا تھا تو یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گیا تھا کہ آئینے میں دیکھے جانے والے اخبار اور اصل اخبار میں سرمو فرق نہیں تھا۔ چنانچہ کموٹا کے علم وفن کا میں نہ صرف معترف ہو گیا بلکہ جب اس نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو خود بھی گیر مرئی قوتوں کا مالک بن سکتا ہوں تو میں فوراً آمادہ ہو گیا

''افسوس...... صد افسوس۔'' ڈیوک تاسف کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ ''یہ بائیں ہاتھ کے راہی تمہارے جیسی سادہ لوح انسانوں کو اسی قسم کی ترغیبات دے کر پھانستے ہیں اور اپنے آقا شیطان کے پیروکاروں میں اضافہ کرتے ہیں...... پھر کیا ہوا۔

''میں اس کے بعد دوسرے ہی دن لندن آ گیا تھا۔ مگر کموٹا میرے دل و دماغ پر اس حد تک چھا گیا تھا کہ میں چلتی دفعہ اسے کہہ آیا تھا کہ جب بھی وہ لندن آئے میرے پاس ٹھہرے۔ چنانچہ جب وہ دو ہفتے کے بعد وہ لندن آیا تو اپنی اقامت گاہ سے مجھے فون کیا اور ہدایت کی کہ فلاں فلاں اسٹاک فوراً فروخت کر دوں۔ میں نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور حیرت کی بات ہے کہ تین روز کے بعد ہی مارکٹ کے ریٹ اس حد تک گر گئے کہ اگر میں اسٹاک بروقت فروحت نہ کرتا تو لاکھوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑ جاتا

''اسی بات سے خوش ہو کر تم نے اسے اپنے گھر میں ٹھہرنے کی دعوت دی ہو گی۔

''ہاں اور وہ اسی روز میرے ہاں آ گیا۔ پھر ہمارا زیادہ تر وقت رصدگاہ میں ستاروں اور سیاروں کے مشاہدے میں گزرنے لگا اسی لیے میں اتنے دنوں تک تم سے ملنے کے لیے نہیں آ سکا تھا۔ اس دوران بروقت خبردار کر کے کموٹا نے مجھے کئی مرتبہ تباہ ہونے سے بچایا تھا۔ وہ اسٹاکس کے اتار چڑھاؤ کے متعلق کئی کئی روز پہلے آگاہ کر دیتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نقان کی بجائے کموٹا کی وجہ سے مجھے لاکھوں ڈالر کا منافع ہوا

''اور اس کے بعد تم نے خود بھی کالے جادو کی تربیت حاصل کرنے شروع کر دی ہو گی

''ہاں۔'' سائمن نے آنکھیں چراتے ہوئے کہا۔''ایک رات اس نے مجھ سے کہا کہ میں انجیل کی ایک دعا لفظ بہ لفظ الٹی پڑھوں میں نے پس و پیش کی تو وہ بولا کہ میں عیسائی نہیں بلکہ یہودی ہوں اس لیے کوئی حرج نہیں ہے اس نے یہ بھی کہا تھا کہ جادو کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ کالا اور نہ سفید بلکہ ماورائی اور غیر مرئی قوتوں پر تصرف حاصل کر لینے کا نام لوگوں نے جادو رکھ لیا ہے

''اس کموٹا کے متعلق جو کچھ بھی تمہیں معلوم ہے تفصیل سے مجھے بتاؤ

''جہاں تک اس کے حلیہ کا تعلق ہے تو تم اسے خود ہی دیکھ چکے ہو۔ عمر تقریباً پچاس برس ہوگی۔ انتہائی چالاک، پرکشش اور حاضر جواب ہے۔ مطالعہ اس قدر وسیع ہے کہ ہر موضوع پر بے تکان بول سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواتین کو بہت جلد اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ اس کا مذہبی نام ڈیمین ہے۔ قومیت کی رو سے فرانسیسی ہے لیکن ماں آئرش تھی۔ پادری کے پیشے کے لیے تعلیم حاصل کی تھی۔ لیکن غیر دلچسپ ہونے کی وجہ سے مکمل نہیں کرسکا تھا

''اور بھی جو کچھ معلوم ہے۔'' ڈیوک نے بجھے سگار کو دوبارہ جلاتے ہوئے کہا۔''سب کچھ بتادو۔ کیونکہ اس سے ہمیں کافی مدد مل سکتی ہے اور یاد رکھیں اصل مقابلہ تو ابھی اس سے ہونا باقی ہے۔ تمہیں جو اس سے نجات مل گئی ہے قطعی عارضی ہے۔ وہ تمہیں لے جانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گا

''خوش اخلاق ہے۔'' سائمن پہلو بدلتے ہوئے بولا۔''اچھا ساتھی ثابت ہوا ہے۔ ہاتھوں کی صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھتا ہے۔ لباس کو بیش قیمت خوشبوؤں سے بسائے رکھتا ہے۔ میٹھی چیزوں کا اس قدر حریص ہے جیسے کوئی بچہ ہو۔ ٹافیوں کے بڑے بڑے پیکٹ عموماً خرید لاتا ہے اور بڑے شوق سے کھاتا ہے۔ ہفتہ میں دو مرتبہ بادام کا حلوہ خاص طور پر پیرس سے آتا ہے

''ایک اہم بات جو میں نے اس دوران دیکھی ہے۔'' سائمن سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا۔''وہ یہ ہے کہ کموتایوں تو انتہائی خلیق اور مہذب قسم کا انسان ہے مگر اچانک پتہ نہیں اسے کیا ہوتا ہے۔ سخت بدمزاجی اور چڑچڑاپن اس کی طبیعت میں بھر جاتا ہے اور پھر اسی حالت میں ڈیڑھ دو دن کے لیے خدا جانے کہاں غائب ہوجاتا ہے اس قسم کے دورے ایک دو دن کے لیے اسے ہر ماہ پڑتے ہیں ایک مرتبہ جب وہ اسی طرح پورے دو دن تک غائب رہا تو علی الصبح اس کے کمرے میں چلا گیا تھا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کہ اس کے کپڑے گرد و غبار اور کیچڑ میں لپ پت تھے اور جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے شیو بڑھی ہوئی اور ہاتھ پیروں پر جگہ جگہ خراشیں تھیں۔ آنکھوں کی سرخی سے ظاہر تھا کہ وہ اس دوران ذرا بھی نہیں سویا تھا

''اور کوئی خاص بات۔'' ڈیوک نے کرید جاری رکھی

''ہاں۔ وہ عمل تنویم کا زبردست ماہر ہے کئی عورتیں اس کی معمولی ہیں اور وہ انہیں ہپناٹائز کرکے گھر بیٹھے لندن، نیویارک، واشنگٹن اور پیرس وغیرہ کے تمام حالات معلوم کرلیتا ہے۔ ایک لڑکی جس کا نام ٹینتھ ہے اس کی بہترین معمول ہے

''تمہیں بھی کبھی اس نے ہپناٹائز کیا تھا۔

''ہاں ایک مرتبہ کیا تھا

''اور اس کے بعد وہ تمہارے دل و دماغ پر اس قدر حاوی ہوگیا کہ تم اپنا بھلا برا نہ سوچ سکے اور اس کی مرضی کے تابع ہوگئے۔

''وہ دراصل مجھے اسی یوم سبت کی تقریب کے لیے تیار کر رہا تھا اور''...... سائمن کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ عین اسی وقت ریکس ہاتھوں میں کپڑوں کا بنڈل اٹھائے اندر داخل ہوا

''چلو اب چلیں۔'' ریکس اٹھتے ہوئے بولا۔''میں گاؤں کی سرائے میں چائے، انڈوں اور بھنے ہوئے گوشت کا آرڈر دے آیا ہوں

''چائے، انڈے اور پھل وغیرہ تو ٹھیک ہیں لیکن ہمیں گوشت سے سخت پرہیز کرنا ہوگا اور بہتر ہوگا کہ کم سے کم کھائیں تا کہ ہماری روحانی قوت

زیادہ سے زیادہ برقرار رہے ہاں یاد آیا سائمن! بھئی کیا بتا سکتے ہو کہ یہ طلسم عظیم کیا بلا ہے۔

''ہاں، طلسم عظیم یا طلسم اعظم کے متعلق جو کچھ میرے سننے میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ بائیں راستے کے راہی یعنی شیطان کے پجاری صدیوں سے اس کی تلاش میں بھٹک رہے ہیں۔ وہ کوئی ایسی چیز ہے جو لامحدود قوتوں کی حامل ہے اور وہ جس کے قبضے میں ہوگی وہ شخص نا قابل تصور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک بن جائے گا۔ کموٹا بھی اسی کی تلاش میں ہے اس نے یہ بات معلوم کر لی ہے کہ اگر وہ ایک مخصوص ساعت میں خاص قسم کی رسومات ادا کرنے کا اہتمام کر لے تو طلسم اعظم کا اتہ پتہ معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ مخصوص ساعت زحل اور مریخ کا ہم برج ہونے کا وقت ہے اس کے ساتھ ہی اسے کسی ایسے شخص کی بھی اشد ضرورت ہے جس کی پیدائش ان دونوں سیاروں کے ہم برج ہونے کے دوران ہوئی ہو اور وہ شخص میں ہوں،'' سائمن نے کپڑے پہنتے ہوئے کہا۔''اور بھی بہت سے لوگ ہوں گے لیکن کچھ نامعلوم وجوہات کی بناء پر وہ کموٹا کے لیے اتنے مفید ثابت نہیں ہو سکتے جتنا کہ میں ہو سکتا ہوں

''میں سمجھتا ہوں۔'' ڈیوک بولا۔''لیکن ابھی تک یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ طلسم اعظم ہے کیا چیز۔

''ایک مرتبہ کموٹا نے طلسم اعظم کو طلسماتی آف سیت کے نام سے بھی پکارا تھا بہر حال اس سے زیادہ میں خود بھی نہیں جانتا

''کیا، کیا کہا تم نے۔'' ڈیوک شدت حیرت سے اس طرح اچھل پڑا جیسے پیر انگاروں پر پڑ گیا تھا

''طلسماتی آف سیت۔'' سائمن نے ڈیوک کی حیرت کو حیرت سے دیکھتے ہوئے دہرایا۔ پھر بولا۔''شاید اس سلسلے میں کموٹا نے چار گھڑ سواروں کا بھی تذکرہ کیا تھا

۔'' ڈیوک کے چہرے پر موت کی سی زردی چھا چکی تھی اور وہ پھٹی پھٹی سے خلا میں گھورے جا رہا تھا۔ پھر کچھ دیر کے بعد جیسے چونکتے ہوئے بولا

''ٹھیک کہتے ہو۔ وہ چار گھڑ سوار جنگ، پلیگ، قحط اور موت کے نمائندے ہیں ساری دنیا جانتی ہے کہ جب پچھلی مرتبہ ان چاروں گھڑ سواروں کو آزاد کر دیا گیا تھا تو دنیا میں کس قدر خوفناک تباہی آتی تھی۔ بڑے بڑے ممالک اور بڑی طاقتوں کے سربراہوں کے ذہن دھندلا گئے تھے اور نتیجہ کے طور پر جنگ عظیم چھڑ گئی تھی۔ پھر اس جنگ کے نتیجے میں ایسی ایسی خوفناک بیماریاں پھیلیں اور ایسے بھیانک قحط پڑے کہ لاکھوں بندگان خدا لقمہ اجل بن گئے تھے

''تمہارا مطلب ہے دوسری عالمگیر جنگ۔'' ریکس نے سوال کیا

''ہاں سفلیات کے ماہر جانتے ہیں کہ کالے عالم کے ایک خوفناک ماہر نے کسی نہ کسی طرح کوئی خفیہ طریق کار معلوم کر کے چاروں گھڑ سواروں کو آزاد کر دیا تھا

''یقیناً وہ کوئی جرمن ہوگا۔'' ریکس کا لہجہ سوالیہ تھا

''نہیں۔ جرمنی نے جنگ شروع نہیں کی تھی بلکہ جنگ کا آغاز روس نے کیا تھا یہ روس ہی تھا جس نے سربیا کی پیٹھ ٹھونکی تھی اور آسٹریا کے مطالبات تسلیم نہیں کرنے دیئے تھے۔ پھر جرمنی پر حملہ کر دیا تھا اور ان ساری فتنہ انگیزیوں کے پیچھے راسپوٹین کا گھناؤنا اور انتشار پسند دماغ کام کر رہا

تھا۔ اگر گزشتہ چند صدیوں پر نگاہ ڈالی جائے تو دنیا میں راسپوٹین سے بڑا اور بھیانک ساحر آج تک پیدا نہیں ہوا اس نے کوئی مخفی طریقہ معلوم کر کے چاروں گھڑ سواروں کو آزاد کر دیا تھا اور دنیا کو جنگ کے جہنم میں جھونک دیا تھا۔ طلسمان آف سیٹ ایک دوسرا طریقہ ہے اگر خدانخواستہ کموٹا اس کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تخم حرام دنیا پر کونسی تباہی لائے گا۔ اس لیے قبل اس کے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اسے ختم کر دینا اشد ضروری ہے۔''

☆☆☆☆☆

ایک مرتبہ سمجھ میں نہ آیا تو رچرڈ نے تار کا مضمون دوبارہ پڑھا۔ لکھا تھا

''لنچ مت کرنا۔ سخت تاکید ہے۔ سائمن بیمار ہے میں اور ریکس اسے لے کر آج سہ پہر تک پہنچ جائیں گے۔ میری سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی کھانا بند کر دے۔ فلورا کو پیار۔'' ڈیوک ڈر چلو

۔ رچرڈ نے چہرے پر الجھن آمیز تاثرات کے ساتھ اپنے سرخ بالوں پر ہاتھ پھیرا اور پھر مسکراتے ہوئے تار اپنی بیوی کے حوالے کر دیا۔'' یہ تار ڈیوس کی طرف سے ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ ڈیوک نے ہمیں کھانے پینے سے کیوں منع کر دیا ہے

''میں کہتی ہوں ضرور کوئی وجہ ہوگی۔ ورنہ ڈیوک جیسا مدبر اور دانا آدمی ہمیں ایسا تار نہ دیتا۔'' میری نے کہا

''ٹھیک ہے۔ مگر لنچ کا وقت بھی تو ہو چلا ہے اور مجھے سخت بھوک لگی ہوئی ہے

''نہیں ڈیر۔ گریسے (ڈیوک) کو تم بھی اچھی طرح جانتی ہو۔ وہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔ جس کی بات کو کوئی اہمیت نہ دی جائے اگر اس نے کھانے کے لیے منع کیا ہے تو یقیناً اس میں بھی کوئی بھید ہوگا

''جی ہاں۔ ضرور ہوگا خیر چلو ذرا باغ میں گھوم آئیں

۔'' میری کے سٹنگ روم سے نکل کر لائبریری سے ہوتے ہوئے وہ دونوں باغ میں نکل گئے

۔دس پندرہ منٹ تک باغ میں گھوم پھر کر جب دونوں میاں بیوی واپس ہوئے تو چبوترے پر ان کی پیاری سی بچی اپنی نرس کے ساتھ ان کے استقبال کے لیے موجود تھی۔فلوری بڑی ہی خوب صورت بچی تھی اور ہو بہو اپنی ماں پر گری تھی ہنلر تازہ مکھن اور دودھ لے آیا تھا چنانچہ لنچ کھانے کی بجائے انہوں نے مکھن دودھ اور کچھ تازہ پھل کھائے

۔ابھی وہ کھا پی کر فارغ ہی ہوئے تے کہ ہسپانو عمارت کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی ''لو بھئی مہمان آ گئے۔'' رچرڈ نے ہسپانو کو دیکھتے ہی کہا اور جب تینوں دوست کار سے نکل کر اندر آئے تو رچرڈ سائمن کو عجیب وغریب لباس میں دیکھ کر بری طرح قہقہے لگانے لگا

۔جب سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے تو میری نے اپنے بھائی کے پچکے ہوئے گال پر محبت سے بوسہ دیا پھر بولی۔گریسے ڈیر جیسے تمہارا وہ عجیب وغریب تار آیا ہے۔میں سخت پریشان ہوں کیا ہمارے ملازم ہمیں زہر دینے کی سازش کر رہے ہیں۔

''نہیں شہزادی ایسی کوئی بات نہیں ہے تھوڑا سا صبر کرو میں تمہیں انتہائی انوکھی داستان سناؤں گا۔لیکن خدا کے لیے کھانا اور گوشت بالکل مت کھانا اور نہ ہی شراب پینا

۔بات دراصل یہ ہے کہ سائمن ایک بہت بڑے جادوگر کے چکر میں پھنس گیا ہے۔خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمیں بروقت پتہ چل گیا اور اسے بچا لیا ورنہ اس وقت تک وہ بالکل تباہ ہو چکا ہوتا

''دیکھو گریسے۔'' رچرڈ کے لہجے میں کسی حد تک تلخی وترشی کی جھلک نمایاں تھی۔''میرے دل میں تمہاری بہت زیادہ قدر ومنزلت ہے اور ہرگز نہیں چاہتا کہ تمہاری شان میں کسی گستاخی کی جرات کروں۔لیکن اب تمہارا یہ مذاق حد سے گذر چکا ہے۔بیسویں صدی میں جادوٹونے کا تزکرہ اور وہ بھی تمہارے منہ سے۔......حیرت ہے

''چلو جادو کو تم نہیں مانتے تو نہ سہی۔'' ڈیوک مسکراتے ہوئے بولا۔''سائنس کو تو مانتے ہو۔قوت ارادی کی لامحدود قوتوں کے تو قائل ہو

''ہاں۔اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔'' رچرڈ کی بجائے میری نے جواب دیا

''تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو۔'' رچرڈ کا لہجہ جھنجھلاہٹ کا مظہر تھا

''تمہیں یاد ہوگا۔'' ڈیوک بولا۔''کہ گزشتہ گرمیوں میں جب یہاں پانی کی بہت زیادہ کمی ہو گئی تھی تو تم لندن سے ایک ڈوائز 'غیب دان) کو لے کر آئے تھے۔تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں سے تمہیں زیر زمین پانی کا سراغ بتا سکتے پھر تم نے اس کی مخصوص لکڑی لے کر خود بھی تجربہ کیا تھا اور اتفاق سے اپنے تجربے میں کامیاب رہے تھے

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔وہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔بلکہ اس کے بعد میں نے بہت سے لوگوں کی زمینوں پر جا کر انہیں وہ جگہیں بتائی ہیں جہاں پانی نکلنے کا امکان تھا اور بعد میں حقیقتاً ان سب جگہوں پر پانی نکل آیا تھا مگر یہ سب کچھ کسی نامعلوم قسم کی مقناطیسی لہروں کی وجہ سے ہوتا ہے۔جادو کا اس سے بھلا کیا تعلق ہے

''مقناطیسی لہروں کی بجائے اگر میں انہیں ارتعاش لہریں کہوں تو غالباً تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ظاہر ہے کہ زیر زمین پانی کے چشمے اور ڈوائز

کے جسم کے مابین کسی قسم کی مخصوص لہروں کا تعلق ہے اسی لیے جب وہ ہاتھ میں ایک خاص قسم کی لکڑی پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ زمین پر چلتا ہے تو جس جگہ بھی زیرِ زمین پانی ہوتا ہے وہ لکڑی خود بخود ہی اس کے ہاتھ میں گھومنا شروع کر دیتی ہے چنانچہ عام لوگ ڈوائزر کو بھی جادوگر کہتے ہیں

''میں کہتی ہوں کہ جادو کے وجود سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔'' میری اپنے بھائی کی تائید کرتے ہوئے بولی۔ ''جن دنوں میں سائبیریا کے جنگل کے قریب گاؤں میں رہ رہی تھی تو میں نے بہت سی عجیب وغریب باتیں دیکھی تھیں اور گاؤں والے اس بڑھیا کی وجہ سے خوف سے لرزہ براندام رہتے تھے جو بالکل تنہا گاؤں سے باہر ایک جھونپڑی میں رہتی تھی

''ذرا ٹھہرو۔ میں ایک اور مثال دیتا ہوں۔'' ڈیوک نے اطمینان سے سگار جلانے کے بعد کہنا شروع کیا اس کی نگاہوں کا مرکز دوپسٹ تھا۔ ''اگر تم چاک سے فرش پر ایک لکیر کھینچ دو اور ایک عام قسم کی مرغی کو لے کر اس کی چونچ کو لائن کے بالکل قریب دبائے رکھو اور پھر دو تین منٹ کے بعد مرغی کو بالکل چھوڑ دو تو کچھ دیر تک مرغی اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہلے گی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرغی آزاد ہونے کے باوجود جنبش کیوں نہیں کر سکتی تو عام خیال یہ ہے کہ مرغی یہ سمجھتی ہے کہ اسے لکیر کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے چنانچہ ہلنے جلنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بہرحال یہ محض قیاس ہے کہ مرغی یہی سمجھتی ہے ورنہ حقیقت کیا ہے کوئی نہیں بتا سکتا، البتہ یہ سب جانتے ہیں کہ ایسا ہوتا ہے یہی نہیں بلکہ دنیا میں بیشتر جادوگرنیاں اور جادوگر ایسے ہی گذرے ہیں۔ جو یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا جادو کیوں اور کیسے کام کرتا ہے۔ وہ تو صرف یہ جانتے تھے کہ اگر ایک مخصوص طریق کار پر عمل کیا جائے تو فلاں نتائج برآمد ہوتے ہیں

''یقین محکم اور عقیدے میں بھی تو ساحرانہ قوتیں پنہاں ہیں۔'' ریکس نے پہلی مرتبہ بولتے ہوئے کہا

''بالکل ہیں۔'' ڈیوک نے فوراً کہا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پیشہ ور قسم کے لوگ اپنے گاہکوں کو یہ نہیں بتاتے کہ اگر انہوں نے اپنی پوری قوت ارادی اور دلجمعی سے حصول معتمد کے لیے کوشش کی تو یقیناً مقصد حاصل ہو جائے گا۔ بلکہ اس کی بجائے وہ پرانے فارمولے پر عمل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ شخص غیر دانستہ طور پر اپنی قوت ارادی کو بڑھانے اور مضبوط کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے مثلاً اگر ایک نوجوان کسی لڑکی پر فریفتہ ہو گیا ہے لیکن لڑکی اسے ذرا بھی گھاس نہیں ڈالتی تو وہ مجبوراً کسی نام نہاد سادھو، تعویز گنڈے والے مولوی صاحب یا پیر فقیر کے پاس جائے گا اور وہ اس سے کہے گا کہ اگر محبت میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو اسے پورے ایک ماہ تک رات کو دو بج کر سات منٹ پر اپنے بستر سے اٹھ کر قبرستان میں جانا ہوگا اور کسی تازہ بنی قبر سے سات پھول اٹھا کر ایسی جگہ رکھتے ہوں گے جہاں سے دوسری صبح اس کی محبوبہ گذرے ظاہر ہے۔'' ڈیوک مسکراتے ہوئے بولا۔ ''کہ یہ سارا بکھیڑا اس لیے نہیں کرایا جاتا کہ اس میں کوئی جادو ہے۔ بلکہ محض اس لیے کرایا جاتا ہے کہ اس تمام دوران اس نوجوان کی تمام تر توجہ اور قوت ارادی صرف اور صرف اپنے مقصد کے حصول پر مرکوز رہے گی۔ اور قوت ارادی کی فسوں کاریوں سے میرا خیال ہے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ابھی جو کچھ میں نے بتایا یہ سب کچھ عام اور معمولی باتیں ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ معمولی پیمانے پر چھوٹے چھوٹے جادو ہیں۔ مگر سائمن کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ خطرناک اور انتہائی بلند پایہ قسم کا جادو ہے جسے صرف ماہر فن قسم کے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ جانتے ہیں کہ خاص قسم کی تیاریوں اور مخصوص عمل کرنے سے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں بلکہ وہ اس کے اسباب و وجوہات بھی جانتے ہیں۔ ہمارا دوست سائمن بھی اسی قسم کے

خطرناک ماہر فن کے ہتھے چڑھ گیا ہے

''کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ شروع سے تمام واقعات ہمیں سناؤ تا کہ ہم بھی کچھ سمجھ سکیں۔'' رچرڈ نے پہلی مرتبہ سنجیدگی سے کہا

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر میری کسی بات میں شبہ محسوس ہو تو بے شک ریکس سے تصدیق کر لینا'' اتنا کہہ کر ڈیوک نے گزشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران پیش آنے والے تمام واقعات تفصیلاً رچرڈ اور میری کو سنا دیئے پھر بولا ''اب بولو کہ ان حالات و واقعات کے باوجود تم لوگ ہمیں اپنے گھر میں رکھنے کا خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہو۔

''یقیناً'' میری فوراً بولی۔ ''جب تک سائمن خطرے سے قطعی باہر نہ ہو جائے تم لوگ بڑی خوشی سے یہاں رہ سکتے ہو

''ظاہر ہے کہ مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔'' رچرڈ نے کہا۔ لیکن اس کی نگاہوں میں اب بھی شکوک و شبہات کی پرچھائیاں موجود تھیں۔

''اب یہ بتاؤ کہ ہم اس سلسلے میں کیا مدد کر سکتے ہیں۔

''شکریہ رچرڈ'' سائمن بولا۔ ''لیکن اگر تم لوگوں کو ذرا سا بھی نقصان پہنچا تو شاید میں اپنے آپ کو ساری زندگی معاف نہ کر سکوں

''اب یہ سب کچھ از سر نو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ریکس نے پہلو بدلتے ہوئے سائمن سے کہا۔ ''اس بارے میں ہم پہلے ہی سفر کے دوران کافی بحث کر چکے ہیں اور ڈیوک کا خیال ہے کہ اگر مناسب پیش بندیاں اور حفاظتی تدابیر کر لی جائیں تو رچرڈ یا میری کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا قطعی کوئی احتمال نہیں ہے

''ہاں میرا یہی خیال ہے۔'' ڈیوک بولا۔ ''بلکہ تم دونوں میاں بیوی کو مدد ہمارے حق میں فیلہ کن ثابت ہوگی۔ سائمن کی مزاحمت نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ وہ کافی عرصہ سے کموٹا کے زیر اثر چلا آ رہا ہے۔ میں اور ریکس بھی گزشتہ شب کے واقعات کے بعد ذہنی و جسمانی طور پر کافی توانائی ضائع کر چکے ہیں چنانچہ تم دونوں میاں بیوی کا اس جنگ میں شامل ہو جانا بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی محاذ پر تھکی ہاری فوج کو تازہ دم کمک پہنچ جائے۔ تمہاری شمولیت سے طاقت کا توازن یقیناً ہمارے حق میں ہو گیا ہے اگر تم لوگ اس وقت ہمیں یہاں رکھنے پر آمادہ نہ ہوتے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہم کہاں جاتے۔ بہر حال بہت بہت شکریہ

''اچھا اب یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔'' میری نے اپنے بھائی سے کہا

''فی الحال تو میں ذرا آکسفورڈ تک جا رہا ہوں۔ کوشش کروں گا کہ مقامی چرچ کے پادری سے کچھ مقدس لوبان مل جائے۔ کیونکہ حفاظتی تدابیر میں مقدس لوبان کافی موثر ثابت ہوگا۔ مگر میرے واپسی تک تم لوگ سائمن کو نظروں سے اوجھل مت ہونے دینا

''ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں بھی آرام کرنا چاہتا ہوں۔ کافی تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔'' سائمن نے جمائیاں لیتے ہوئے کہا

۔ ڈیوک باہر نکل گیا اور رچرڈ سائمن کو ساتھ لیے زینے کی طرف بڑھ گیا تا کہ اوپر اسے خواب گاہ تک پہنچا دے۔ اتنے میں بٹلر مالن اندر داخل ہوا اور مودب لہجے میں بولا

''مسٹر ریکس آپ کا ٹیلیفون ہے

''میرا ٹیلیفون۔'' ریکس نے حیرت سے کہا اور ٹیلر کے پیچھے چل پڑا۔ وہ حیران تھا کہ ٹیلیفون کون کر سکتا ہے کیونکہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ مگر ریسیور اٹھاتے ہی ساری حیرت کافور ہوگئی اور کان میں گھنٹیاں سی بجنے لگیں۔ دوسری طرف سے ٹینتھ بول رہی تھی

''ریکس ڈیر شکر ہے کہ تم سے رابطہ قائم ہوگیا۔ مجھے تم سے فوری ملاقات کرنی ہے فوراً بلا تاخیر

''لیکن تمہیں کیونکہ معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں۔'' ریکس نے ماؤتھ پیس میں کہا

''ملاقات ہونے پر میں سب کچھ بتادوں گی۔ خدا کے لیے فوراً چلے آؤ

''مگر کہاں تم کہاں سے بول رہی ہو۔

''تم سے صرف ایک میل دور گاؤں کی سرائے سے۔ بولو، بولو ریکس آ رہے ہونا۔

''آ رہا ہوں۔'' اتنا کہہ کر وہ دوڑتا ہوا گیا اور میری کو بتایا کہ اسے فوراً ٹینتھ نے بلایا ہے

''ٹھیک ہے تم جاؤ۔'' میری اٹھتے ہوئے بولی۔ مگر شام تک تو آ جاؤ گے نا۔

''ضرور اچھا خدا حافظ۔'' اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدموں سے باہر نکل گیا ریکس کے جانے کے چند منٹ بعد ہی ایک کوتاہ قد شخص مکان کی حدود میں داخل ہوا اور بٹلر نما لن سے باتیں کرنے لگا۔ مالن کو چونکہ معلوم تھا کہ اکا آقا بالائی منزل میں اپنے دوست سائمن کے ساتھ ہے اور اس کی سخت ہدایت ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ چنانچہ اپنی مالکن کے پاس آ کر بولا۔ ''میڈم! کوئی شخص کموٹا آیا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے

۔'' کموٹا کا نام ہی سن کر میری بوکھلا گئی۔ اپنے بھائی ڈیوک اور ریکس سے اس خوفناک شخص کے متعلق وہ اتنا کچھ سن چکی تھی کہ اچانک اس کی آمد پر چکرا کر رہ گئی گو فہم و فراست میں وہ اپنے بھائی کے ہم پلہ تو نہیں تھی مگر کافی سمجھدار تھی چنانچہ پہلے تو اس نے سوچا کہ اوپر سے اپنے شوہر کو بلا لے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اس طرح سائمن بالکل تنہا رہ جائے گا۔ جبکہ ڈیوک کا حکم تھا کہ اسے ایک لمحہ کے لیے بھی تنہا نہ چھوڑا جائے۔ پھر فوراً ہی اسے خیال آیا کہ ٹینتھ کا ریکس کو فون کر کے گاؤں بلا لینا بھی کموٹا کے منصوبے کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح ریکس کو میدان سے ہٹا دیا گیا ہے اور اب وہ چاہتا ہے کہ اس کا شوہر بھی نیچے آ کر اس سے باتوں میں لگ جائے اور اس کے آدمی جو اس خوفناک شخص نے ادھر ادھر چھپا رکھے ہوں گے سائمن کو بلا کسی مزاحمت کے نکال لے جائیں۔ یہ تمام خیالات میری کے دماغ میں ایک لمحہ کے اندر ہی آ کر گذر گئے۔ لہٰذا اس نے خود ہی کموٹا سے بات کرنے فیصلہ کیا

''اسے اندر بھیج دو۔'' اس نے بٹلر سے کہا۔ مگر ہوشیار رہنا۔ میں جیسے ہی گھنٹی بجاؤں فوراً آ جانا سمجھ گئے

۔'' دوسرے ہی منٹ کموٹا اندر داخل ہوا تو میری نے سر سے لے کر پیروں تک بغور اس کا جائزہ لیا۔ وہ گرے سوٹ میں ملبوس تھا اور سیاہ ٹائی باندھے ہوئے تھے اس کا غیر معمولی سر انڈے کی مانند صاف اور چمکدار تھا

''میں اس طرح بن بلائے آنے پر معذرت خواہ ہوں میڈم۔'' کموٹا کی آواز پاٹ دار اور لہجہ متاثر کن تھا۔ ''امید ہے کہ آپ میرا نام سن چکی ہوں گی۔'' اس کے ساتھ ہی کموٹا نے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ لیکن سرزمین روس کے ایک گاؤں میں رہنے کے دوران میری اتنا ضروری

جان گئی تھی کہ کالا جادو کرنے والوں کو نہ تو چھونا چاہیے اور نہ ہی اپنے گھر کی کوئی چیز انہیں کھانے کے لیے پیش کرنی چاہیے۔ لہذا ہاتھ ملانے کی بجائے میری نے آتشدان کے دوسری طرف رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا اور خود آتشدان کے ادھر رکھی کرسی پر بیٹھ گئی

۔سہ پہر کے سورج کی شعاعیں کھڑکی کے راستے کموتا کے شانے پر پڑ رہی تھیں پہلے تو اس نے طائرانہ نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا پھر بولا۔

''میڈم پتہ نہیں ممبر متعلق اپ کو کیا کچھ بتایا گیا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ سائمن میرا انتہائی عزیز دوست ہے اور میں اس کی دلالت کے دوران اس کی پوری طرح نگہداشت کرتا رہا ہوں

''کیا میں تمہاری آمد کا مقصد پوچھ سکتی ہوں۔'' میری کا لہجہ قطعی روکھا تھا

''میرا خیال ہے کہ سائمن اس وقت یہیں ہے۔

''ہاں، تمہارا خیال ٹھیک ہے۔'' میری نے مختصراً جواب دیا

''میڈم میں جانتا ہوں کہ یہاں کی تازہ ہوا اس کے لیے بہت مفید ہے مجھے افسوس ہے کہ کچھ اہم معاملات کی وجہ سے سائمن کو آج رات کے لیے لندن لے جانا بہت ضروری ہے

''لیکن یہ ناممکن ہے۔'' میری نے محکم لہجے میں کہا

''مجھے معلوم تھا کہ آپ اسی قسم کے رویہ کا اظہار کریں گی کیونکہ میرے دوست ڈرچلو نے پتہ نہیں کیسی کیسی نامعقول باتیں آپ سے میرے متعلق کہی ہوں گی۔ بہر حال اس وقت میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ مگر اتنی عرض ضرور کروں گا کہ اگر سائمن آج رات لندن نہ گیا تو وہ مہلک قسم کے خطرات سے دوچار ہو جائے گا

''جب تک وہ اس مکان میں ہے اسے کوئی خطرہ درپیش نہیں ہو سکتا۔'' میری نے موثر لہجے میں جواب دیا

''یہ محض آپ کا خیال ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کچھ دنوں سے سائمن ذہنی ابتری کا شکار ہے اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اس کا علاج صرف میں کر سکتا ہوں اوہ چاکلیٹ۔'' معاً کموتا مسرت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ دائیں طرف میز پر رکھے چاکلیٹوں کے بڑے ڈبے کی طرف حریصانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا''کیا آپ کی اجازت سے چند چاکلیٹ چکھ سکتا ہوں۔

''نہیں وہ ڈبہ خالی ہے۔'' میری نے لاپرواہی سے جواب دیا

۔کموتا بخوبی جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ لیکن اخلاقی تقاضوں کے پیش نظر میری کی بات کو چیلنج نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم بولا'' بہت کوب۔ تو میں اسے ردی کی ٹوکری میں ڈالے دیتا ہوں۔'' اس کے ساتھ ہی وہ پھرتی سے اٹھا اور قبل اس کے میری اسے روکتی اس نے ڈبہ اٹھا لیا اور روزن سے اندازہ لگا لیا کہ ڈبہ بھرا ہوا ہے

''نہیں نہیں۔'' میری یہ کہتے ہوئے تیزی سے اٹھی اور ڈبہ اس کے ہاتھ سے چھین کر اپنے قریب رکھتے ہوئے بولی۔'' اس میں میری بچی کھلونے رکھتی ہے

کموٹا سمجھ گیا کہ اس کے سامنے کوئی ناسمجھ قسم کی عورت نہیں ہے۔ چنانچہ فوراً بولا۔ ''مسز رچرڈ آپ کے رویئے نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔ مگر دوسری طرف یہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی ہے کہ آپ واقعی ایک عقلمند خاتون ہیں۔ اس لیے میں ادھر ادھر کی ہانکنے کی بجائے اصل بات آپ کو بتانے لگا ہوں۔'' کموٹا نے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے اپنی مقناطیسی آنکھوں سے کام لینا ہوگا

''تم جو کچھ بھی کہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔'' میری نے بے نیازی سے کہا۔ لیکن کموٹا نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہنا شروع کیا

''مسز رچرڈ! میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا کہ کالا علم کیا ہے اور اس کے عامل اچھے لوگ ہیں یا برے۔ اس وقت میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں ایک اہم تجربہ کر رہا ہوں اور چونکہ سائمن میرا بہترین معمول ہے اس لیے ظاہر ہے کہ اس کے بغیر میں اپنے تجربے پر عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ کالا جادو ایک قدیم اصطلاح ہے ورنہ یہ کالا ہوتا ہے اور نہ سفید بلکہ یہ ایک سائنس ہے اسے برا محض اس لیے سمجھا جاتا ہے کہ یہ خفیہ طریقے سے کیا جاتا تھا کیونکہ اس پر کلیسا کی طرف سے سخت پابندیاں تھیں۔ اسی لیے اس کے متعلق بہت کم لوگ جانتے ہیں یہ ایک ایسا فن ہے جس کے ذریعے ان نادیدہ قوتوں پر قابو پایا جاسکتا ہے جس کے متعلق عام لوگ کچھ نہیں جانتے اور یہ غیر مرئی قوتیں اگر عامل کے مکمل کنٹرول میں رہیں تو قطعی بے ضرر ثابت ہوتی ہیں۔ بالکل اس طرح جیسے ایک ماہر الیکٹریشن بلاخوف وخطر بجلی کا کام کرتا ہے اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا جبکہ کوئی اناڑی اگر وہی کام کرے تو ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔'' کموٹا اتنا کہہ کر کر میری کے چہرے کا بغور جائزہ لیا اور پھر بات جاری رکھتے ہوئے بولا

''میں نے اور سائمن نے مل کر کچھ ماورائی قوتوں پر قابو پالیا اور ہم دونوں مل کر ہی انہیں اپنے قبضے میں رکھ سکتے ہیں اگر سائمن مجھ سے جدا ہو گیا تو وہ قوتیں بے قابو ہو جائیں گے اور پھر سائمن بچے گا نہ میں کیا آپ میری بات سمجھ گئی ہیں

''ہاں۔'' میری نے جواب دیا۔ کموٹا اپنی تمام تر طویل گفتگو کے دوران بدستور اپنی مقناطیسی آنکھوں سے میری کی آنکھوں میں گھورتا رہا تھا چنانچہ خاطر خواہ اثر ہوا۔ میری اب سوچ رہی تھی کہ اس کے سامنے بیٹھا شخص خاصا شریف آدمی ہے۔ بھلا یہ کسی کے لیے کیونکر خطرناک ہوسکتا ہے

''شکریہ مسز رچرڈ۔'' کموٹا پھر شروع ہو گیا۔ ''مجھے امید تھی کہ میری وضاحت سن کر آپ مطمئن ہو جائیں گی۔ اگر موقع ملتا تو میں مسٹر ڈرچلو (ڈیوک) اور اس امریکن نوجوان ریکس کو بھی مطمئن کر دیتا۔ لیکن افسوس کہ ان سے تفصیلی بات چیت کا موقع ہی نہیں مل سکا۔'' بائی دی وے میڈم میں عطریات کا بھی ماہر ہوں بہت سی خواتین کے لیے میں مخصوص قسم کے عطر تیار کرتا ہوں جس سے ان کی انفرادیت میں چار چاند لگ جاتے ہیں اگر آپ حکم دیں تو آپ جیسی حسین خاتون کے لیے میں وہ چیز تیار کروں گا کہ آپ ساری زندگی یاد رکھیں گی

''شکریہ مسٹر کموٹا آپ واقعی قابل قدر ہیں۔'' میری نے کہا۔ اس کی آواز کسی حد تک بدل چکی تھی اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سامنے بیٹھے کموٹا کی آنکھیں پہلے کی نسبت کافی کشادہ ہو چکی ہیں

''ڈیوک کب آئے گا میڈم۔

''کچھ پتہ نہیں۔ شاید شام چھ بجے سے پہلے نہ آسکے

''اور وہ امریکی دوست کہاں ہے۔

''وہ شاید نیچے گاؤں میں گیا ہے

''تو غالباً تمہارا شوہر سائمن کے پاس ہے میڈم میں تمہارے شوہر سے چند منٹ بات کر کے اسے بھی مطمئن کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج رات سائمن کا میرے ساتھ جانا قطعی ناگزیر ہے اوہ میڈم سخت پیاس لگ رہی ہے ایک گلاس پانی مل جائے گا

''ضرور کیوں نہیں۔'' میری نے ہاتھ بڑھا کر گھنٹی کا بٹن دباتے ہوئے کہا

''پانی کی بجائے چائے یا شراب اور کچھ بسکٹ بھی پیش کیے جا سکتے ہیں۔'' اب وہ مکمل طور پر کموٹا کے دائرہ اثر میں تھی۔ چنانچہ گھنٹی کا بٹن دبایا

''نہیں میڈم زیادہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک گلاس پانی اور چند بسکٹ بالکل ٹھیک رہیں گے۔ میں آپ کی مہربانی کا مشکور ہوں۔'' اسی وقت بٹلر دروازے میں آیا اور سوالیہ انداز میں اپنی مالک کی طرف دیکھا۔ میری نے اسے پانی اور بسکٹ لانے کا آرڈر دیا اور مسکرا کر کموٹا کی آنکھوں میں جھانکنے لگی

۔دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ بٹلر پانی کا گلاس اور بسکٹ لے آیا۔ مگر کموٹا نے ادھر ذرا بھی توجہ نہ دی۔ بلکہ میری کی آنکھوں میں دستور جھانکتے ہوئے بولا۔'' مسٹر رچرڈ معلوم ہوتا ہے آپ پچھلے دنوں کچھ علیل رہی ہیں اسی لیے بہت زیادہ درماندہ اور تھکی تھکی نظر آ رہی ہیں

''نہیں مسٹر میں بیمار تو نہیں رہی البتہ اس وقت پتہ نہیں کیوں سخت تھاوٹ محسوس کر رہی ہوں۔'' درحقیقت میری کو اچانک ہی بے حد تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اور نیند کی وجہ سے آنکھوں کے پوٹے بھاری ہو کر خود بخود ہی آنکھوں پر گرے پڑ رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے گہری نیند سو گئی

۔کموٹا اپنی کامیابی پر مسکرانے لگا۔ وہ کام اس کے لیے ذرا بھی مشکل ثابت نہیں ہوا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ میری کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں ڈال دے پھر ملازم کو بلا کر رچرڈ کو بلوائے اور اسے بھی ہپناٹائز کر کے راستے سے ہٹا دے تاکہ سائمن کو لے جانے کے راستے میں کوئی بھی حائل نہ ہو سکے ابھی وہ یہ سب کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ میری خمار آلود آنکھیں کھول کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی

۔کموٹا مسکرایا ساتھ ہی بولا۔'' سو جاؤ اور غور سے سنو کہ تم کل سہ پہر چار بجے تک سوتی رہو گی اور اس کے بعد سینٹ جونز وڈ میں واقع سائمن کے گھر پر مجھ سے ملو گی

۔'' میری کی بوجھل پلکیں دوبارہ گر گئیں۔ لیکن چند سیکنڈ کے بعد ہی ایک جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ کیونکہ اسی لمحہ دروازہ زور سے کھلا تھا اور اس کی بیٹی فلورا چیختی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔ بچی کی آواز نے ماں کے ذہن پر عمل پذیر ارتعاشی عمل کو روک دیا تھا

''ممی ممی انکل سائمن ڈیڈی اور میں ایک نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں چونکہ چوتھے آدمی کی ضرورت ہے اس لیے ڈیڈی نے تمہیں بھی بلایا ہے۔ چلو جلدی سے باغ میں چلو۔ وہ دونوں بھی وہیں ہیں۔'' اس کے ساتھ ہی بچی اپنی ماں کے قریب آ گئی

''کتنی پیاری بچی ہے۔'' کموٹا بچی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔'' آؤ گڑیا میرے پاس آؤ

۔'' میری کا ذہن اب پوری طرح بیدار ہو چکا تھا اور وہ سر پر منڈلاتے ہوئے شدید خطرے کو پوری طرح محسوس کر چکی تھی۔ چنانچہ بچی کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے چیخی'' خبردار جو تم نے بچی کو ہاتھ بھی لگایا۔ میں اب تمہیں اچھی طرح سمجھ چکی ہوں تم نی مجھے ہپناٹائز کرنے کی کوشش کی تھی۔ تم بھیڑیے ہو'' اتنا کہ کر میری نے گھنٹی کا بٹن دبا دیا

''نہیں محترمہ یہ سراسر بہتان ہے۔ البتہ ممکن ہے کہ میری غیر دلچسپ باتوں سے بور ہو کر آپ کو اونگھ آ گئی ہو

'' بکومت۔'' میری نے آتش بار نظروں سے کموٹا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور بٹلر مالن اندر داخل ہوا۔'' اسے لے جاؤ۔ '' میری بچی کو ملازم کی طرف بڑھاتے ہوئے سخت لہجے میں بولی۔'' اور مسٹر رچرڈ کو فوراً یہاں بھیج دو۔'' ملازم برق سرعت سے بچی کو ساتھ لے کر نکل گیا

''مسز رچرڈ۔'' کموٹا دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔'' اس سے پہلے کہ میں اس مکان سے جاؤں سائمن سے میرا ملنا قطعی ناگزیر ہے

'' نکل جاؤ'' میری دہاڑی۔'' میں کہتی ہوں کہ میرے شوہر کے آنے سے پہلے ہی نکل جاؤ، ورنہ''...... اور ان الفاظ کے ساتھ ہی ایک مرتبہ پھر اس کی نظریں کموٹا کی آنکھوں میں جھانکنے لگیں۔ لیکن اس نے فوراً ہی نظریں پھیر لیں اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی

۔کموٹا تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور پانی سے بھرا گلاس اٹھانا چاہا۔ مگر اب میری اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ پانی کا گلاس اور بسکٹ منگوانے میں بھی اس پر ہپناٹائز کا اثر کارفرما تھا اور وہ جانتی تھی کہ سامنے کھڑے شخص کو اپنے گھر کی کوئی چیز کھانے پینے دینا سخت خطرناک ہے چنانچہ ابھی کموٹا کا ہاتھ گلاس تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ اس نے زور سے ٹھوکر مار کر میز الٹ دیا بسکٹ نیچے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور پانی قالین پر دور تک پھیل گیا۔ کموٹا غصے سے ابلنے لگا۔ اس نے شعلہ بار نظروں سے میری کی طرف دیکھا اور منہ ہی منہ میں پتہ نہیں کیا بڑبڑانے لگا۔ اس کی خود اعتمادی کو زبردست دھچکا لگا تھا۔ کیونکہ دبلی پتلی اور پانچ فٹ قد کی ایک چھوٹی سی عورت نے اس کے سب کیے دھرے پر پانی پھیر دیا تھا

۔عین اسی وقت جھٹکے سے دروازہ کھلا اور رچرڈ آندھی کی طرح اندر داخل ہوا۔'' کیا بات ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

'' ڈیر یہ کموٹا ہے۔'' میری اپنے خاوند کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔'' یہ تمسے ملنا چاہتا تھا۔ مگر میں نے سائمن کے خیال سے تمہیں نہیں بلایا تھا اس نے مجھے ہپناٹائز کرنے کی کوشش کی ہے

۔'' بیوی کا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر رچرڈ آگ بگولا ہو گیا۔ چہرے کے عضلات کھنچ گئے اور آنکھوں سے چنگاریاں برسنے لگیں۔'' اس سے پہلے کہ میں تمہاری کھوپڑی توڑ دوں بہتر ہے کہ نکل جاؤ۔'' رچرڈ کے مارے غصے کے پوری طرح آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔'' نکل جاؤ ورنہ تمہاری عمر کا بھی لحاظ نہیں کروں گا

''مسٹر رچرڈ۔'' کموٹا دھمکی کی پرواہ کیے بغیر ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے بولا
''بات دراصل صرف اتنی سی ہے کہ مسز رچرڈ غالباً بہت تھکی ہوئی تھیں اس لیے میری خشک باتوں سے بور ہو کر شاید اونگھ گئی تھیں اور سمجھنے لگیں کہ میں انہیں ہپناٹائز کرنے کی کوشش کر رہا ہوں

''مجھے تمہاری بات کا ذرا بھی یقین نہیں ہے اس لیے بہتر ہے کہ فوراً نکل جاؤ

''مسٹر رچرڈ۔ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں تو یہاں صرف سائمن کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آیا ہوں

''سائمن ہر گز نہیں جائے گا۔'' رچرڈ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا

''مسٹر رچرڈ۔ اگر تم ذرا ٹھنڈے دل سے میری بات سنو تو سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔ دراصل میرے متعلق ڈرچلو نے پہلے ہی تمہارے ذہن کو مسموم کر دیا ہے اس لیے تم قطعی یکطرفہ طور پر سوچ رہے ہو اور

''......رچرڈ ڈیر'' میری چیخی۔ ''خدا کے لیے اس کی آنکھوں کی طرف مت دیکھو اور اسے فوراً یہاں سے نکال دو

''سن لیا تم نے۔'' رچرڈ پھنکارا۔'' اب بہتر ہے کہ چلتے پھرتے نظر آؤ

۔'' ٹھیک ہے۔ میں چلا جاتا ہوں۔ لیکن سائمن کو روک کر نہ صرف تم اس پر بلکہ خود اپنے آپ پر بھی ظلم کر رہے ہو۔ بہر حال تم جانو۔ البتہ اتنی گزارش ہے کہ اس سے صرف پانچ منٹ کے لیے مل لینے دو

''ہر گز نہیں۔ اب جاتے ہو یا

۔'' ...... 'چلا جاتا ہوں۔'' کموٹا نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔'' میری اور رچرڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک ہی اس کا قد و قامت اور ڈیل ڈول کچھ بڑھ گیا ہے اور قوت کی کچھ عجیب و غریب غیر مرئی لہریں بھی اس کے جسم سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ''مگر یاد رکھو کہ آج رات میں اپنے معمول کو بھیجوں گا۔ وہ زندہ یا مردہ سائمن کو ہر قیمت پر میرے پاس پہنچا دے گا۔'' ان الفاظ کے ساتھ ہی کموٹا گھوما اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ اگرچہ وہ دھوپ میں جا رہا تھا مگر اس کا سایہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

کارڈینل فولی سے تقریباً ایک میل دور واقع گاؤں کی سرائے پرائڈ آف پیکاک اپنی جدید اور بہترین آسائشوں کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھی۔سرائے کیا تھی اچھا خاصا ہوٹل تھا۔چونکہ گزشتہ کئی صدیوں سے اس کے مکان اسے سرائے کے طور پر ہی چلاتے رہے تھے۔اس لیے اب بھی سرائے کے نام سے ہی مشہور تھی۔حالانکہ نئے مالک نے اسے پرانے مالک سے خرید کر بہت سی تبدیلیوں کے ساتھ نہایت جدید طرز پر ایک ایسی جگہ میں ڈھال دیا تھا۔جہاں شہر کے ہنگاموں سے گھبرائے ہوئے اہل ثروت سکون واطمینان سے کچھ روز گزار سکتے تھے

۔ریکس چونکہ کارڈینل فولی کئی مرتبہ آچکا تھا۔اس لیے گاؤں سے بخوبی واقف تھا۔وہ تقریباً ہانپتا ہوا پیکاک سرائے کی جدید فرنیچر سے آراستہ لاؤنج میں داخل ہوا تو ٹینتھ ایک کرسی پر بیٹھی اس کی منتظر تھی۔وہ اسے دیکھتے ہی بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر مسکراتی ہوئی بولی۔''اوہ ۔خدا کا شکر ہے کہ تم آگئے

۔''ٹینتھ کا سبز لباس کئی جگہ سے گرد آلود نظر آ رہا تھا۔گو اس نے اچھی طرح جھاڑنے پونچھنے کی پوری کوشش کی تھی مگر گزشتہ رات کے سفر اور حادثہ کی وجہ سے اس کا لباس اب بھی کچھ میلا میلا ہی دکھائی دے رہا تھا

''مگر تمہیں کیونکر پتہ چلا کہ میں کارڈینل فولی میں آیا ہوا ہوں۔''ریکس نے سوال کیا

''مائی ڈیئر۔''ٹینتھ ریکس کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولی

''مجھے گزشتہ شب اپنی غلطی کا سخت افسوس ہے۔میں شرمندہ ہوں۔مجھے تمہیں سنسان سڑک پر چھوڑ کر کار نہیں لے جانی چاہیے تھی۔مجھے اس وقت پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا۔بس یہی دھن سوار تھی کہ کسی طرح اڑ کر سبت کی تقریب میں پہنچ جاؤں۔پھر گاڑی کا حادثہ ہو گیا اور مجھے پانچ میل کا فاصلہ رات کی تاریکی میں پیدل ہی طے کرنا پڑا

''تو کیا تم وہاں گئی تھیں۔

''ہاں۔''ٹینتھ نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور اس کے بعد ریکس کو پوری روداد سنا دی اور جب وہ اپنی سرگزشت کے اس حصے پر پہنچی جبکہ کسی نادیدہ قوت نے اسے اوپر سے نیچے وادی میں کھینچ لیا تھا تو وہ شدت خوف سے بری طرح کانپنے لگی۔''میں نے اپنی قوت ارادی اس پر صرف کر دی تھی کہ نیچے وادی میں نہ جاؤں لیکن کوئی مقناطیسی کشش برابر کشاں کشاں مجھے پہاڑی سے نیچے لے جا رہی تھی۔ابھی کچھ فاصلہ باقی تھا کہ وادی میں جیسے طوفان آ گیا۔چاروں طرف گھن گرج شور بلند ہوا۔پھر دور سے دو شیطانی آنکھیں تقریب گاہ کی طرف بڑھتی نظر آئیں۔وہ آنکھیں اس قدر روشن تھیں کہ آنکھوں کو خیرہ کیے دے رہی تھیں اور تیزی سے میری طرف بڑھ رہی تھیں۔پھر جب وہ عین میرے سر پر آ گئیں تو میں نے ایک طرف کو چھلانگ لگا دی اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی

۔ریکس مسکرایا'وہ دو آنکھیں ہماری کار کی ہیڈ لائیٹس تھیں اور کار میں اور ڈیوک تھے مگر تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تمہیں میرے کارڈینل فولی میں ہونے کے متعلق کیونکر معلوم ہوا۔

''یہ کوئی زیادہ مشکل بات نہیں تھی۔جب مجھے ہوش آیا تو تمام وادی میں سکوت مرگ طاری تھا۔میں سخت خوفزدہ تھی۔چنانچہ اندھا دھند ایک

طرف کو بھاگ پڑی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔ بس اس وقت تو یہی چاہتی تھی کہ اس جگہ سے زیادہ سے زیادہ دور نکل جاؤں۔ کافی دوڑ بھاگ کے بعد آخر تھک کر ایک جگہ گر گئی اور تن بدن کا کچھ ہوش نہ رہا۔ جب دوبارہ ہوش آیا تو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ میں پختہ سڑک سے بالکل قریب ہوں۔ مگر ہمت جواب دے چکی تھی، چنانچہ وہیں آنکھیں بند کر کے پڑی رہی اور پھر شاید نیند آ گئی تھی، علی الصبح آنکھ کھلی تو سڑک کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ جلد ہی آبادی شروع ہو گئی اور تھوڑی ہی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ میں ڈیویز کے علاقے میں پہنچ گئی ہوں

''سوچا کہ کسی ہوٹل میں ٹھہر جاؤں۔ لیکن میرے پاس اس وقت ایک دمڑی بھی نہیں تھی اور اب تمہیں سلامت دیکھ کر مجھے بھی بے حد خوشی ہوئی

''پیاری ٹینتھ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ کموتا نے اورعورتوں کو چھوڑ کر صرف تمہیں کو اپنا معمول کیوں بنایا۔

''اس لیے کہ میرا نمبر بیس ہے اور کموتا کا بھی یہی نمبر ہے

''کیا مطلب۔'' ریکس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا

''میرا مطلب علم نجوم سے ہے علم نجوم کی رو سے میرا اور کموتا دونوں کا ایک ہی نمبر ہے تم اس طرح نہیں سمجھو گے۔ لاؤ کاغذ اور قلم مجھے دو

۔'' ریکس نے قریبی میز سے چند کاغذ اور ایک پنسل ٹینتھ کی طرف بڑھا دی اور ٹینتھ نے کاغذ پر انگریزی کے حروف تہجی ترتیب وار لکھ کر ان کے آگے نمبر لکھ دیئے

۔کسی بھی شخص کے نام کے حروف کے آگے یہ نمبر لکھ کر اور انہیں جمع کر کے اس شخص کا نمبر معلوم کیا جا سکتا ہے اور اس نمبر سے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی شخصیت پر کون سا سیارہ اثر انداز ہو رہا ہے۔ نام وہ ہونا چاہیے جس سے انہیں جانا پہچانا جاتا ہو۔ مثلاً

"تم اب خود ہی دیکھ لو کہ میرا اور کموتا کا قطعی ایک نمبر یعنی دو ہے اور ہم دونوں چاند کے زیر اثر ہیں۔ ممکن ہے کچھ اور ناموں سے بھی آخر نمبر دو ہی

نکلتا ہو لیکن میرا اور کموٹا کا چونکہ ابتدائی میزان ہو بہو ایک یعنی بیس ہے اس لیے میرے دماغ سے خارج ہونے والی ارتعاشی لہریں بھی وہی ہیں۔ جو کموٹا کی ہیں۔ میری تاریخ پیدائش دو مئی ہے۔ یہاں بھی نمبر دو کام کر رہا ہے۔ چاند کے زیر اثر لوگ عموماً تصوراتی، آرٹسٹک، شریف طبیعت اور جسمانی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ حساس اور عدم خود اعتمادی کا شکار ہونے کے علاوہ مستحکم مزاج بھی نہیں ہوتے۔ لیکن یہ کوئی اٹل قانون نہیں ہے اس سے کچھ لوگ مستثنیٰ بھی ہوتے ہیں مثلاً کموٹا۔ وہ تمام متصورات اور طاقت چاندسی حاصل کرتا ہے۔ اس کی تاریخ پیدائش چوبیس اپریل ہے۔ چار اور دو کو جمع کرنے سے اس کا نمبر چھ نکلتا ہے اور چھ زہرہ کا نمبر ہے چنانچہ زہرہ سیارے کا اس پر خاصا اثر ہے اسی لیے اس کی شخصیت میں مقناطیسی کشش ہے۔ لوگ اس سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں

''تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو'' ریکس اس کے شانے پر تسلی آمیز لہجے میں ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

''اس لیے کہ آج یکم مئی کی رات ہے اور بارہ بجے رات سے دو مئی شروع ہو جائے گی۔ دو مئی میری تاریخ پیدائش ہے۔ آج کی رات مجھ پر بہت بھاری ہے میں واقعی بہت زیادہ خوفناک ہوں

۔''عقبی دروازے سے نکل کر وہ ساتھ ساتھ چلتے ہوئے باغ میں پہنچ گئے یہاں سے سرائے کی کھڑکیاں درختوں کی اوٹ میں تھیں لہذا وہ یہیں بیٹھ گئے

''میرے متعلق اب تمہاری کیا رائے ہے۔'' ریکس نے مسکرا کر ٹینتھ پر جھکتے ہوئے سوال کیا

''تم بہت اچھے بلکہ بہت پیارے ہو۔'' ٹینتھ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں محبت کی قندیلیں روشن تھیں۔ ''مگر ریکس ڈیر خدا کے لیے مجھ سے دل مت لگا بیٹھنا اس لیے کہ میری زندگی تو اس سال کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی

''ہرگز نہیں۔ میں اس قسم کی واہیات باتوں پر ذرا بھی یقین نہیں کر سکتا مجھے یقین ہے کہ ڈیوک کموٹا کو ختم کر کے تمہیں اور سائمن کو بچائے گا

۔''مگر ڈیر کموٹا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے میری زندگی ہی اتنی ہے اور میری موت کا کوئی بھی نہیں ٹال سکے گا۔ اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ اپنے آپ پر قابو رکھو ورنہ میری موت پر تمہیں بہت زیادہ صدمہ ہوگا

''کیا بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو۔'' ریکس نے قہقہہ بلند کیا۔ ''ممکن ہے کل صبح ہم دونوں ہی مر جائیں گے تاہم چند گھنٹے جو ہمیں اس وقت میسر ہیں انہیں کیوں خوامخواہ غم و افسوس کرتے ہوئے ضائع کیا جائے

''ٹھیک کہتے ہو۔'' اس کے ساتھ ہی ٹینتھ نے اپنی دونوں بانہیں ریکس کی گردن میں حمائل کر دیں اور دونوں کے لب پیوست ہو گئے۔ ریکس کے ہاتھوں کی انگلیاں ٹینتھ کی کمر میں گڑ کر رہ گئیں۔ زندگی کی بھرپور حرارت اور شباب کی حدت کے لمس نے دونوں کو بے خود کر دیا۔ ٹینتھ کے لیے یہ قطعی انوکھا تجربہ تھا۔ وہ تو بچپن سے ہی اس گھٹن کا شکار رہی تھی کہ وہ فلاں سن کے ختم ہوتے ہی ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس کی زندگی کانٹوں کی سیج بن کر رہ گئی تھی وہ ہر لمحہ یہی سوچتی رہتی تھی کہ پتہ نہیں اس کی موت کار یا ریل کے حادثے میں ہوگی۔ سیڑھیوں سے پھسل جانے سے، عمارت میں آگ لگ جانے یا کسی جنونی حوس پرست قاتل کے ہاتھوں۔ لیکن اس وقت وہ زندگی کی ان مسرتوں کو محسوس کر رہی تھی جن کے متعلق کبھی اس نے سوچا تک

نہیں تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کیا واقعی وہ سب کچھ اس کا وہم تھا۔ کیا وہ واقعی زندگی کی اصل مسرتوں سے ہم کنار ہو سکتی ہے۔ کیا واقعی یہ امریکن نوجوان اس کے لیے پر مسرت زندگی کا پیغام بن کر آیا ہے

''میری جان...... میری روح۔ میں تمہیں یہاں کی تلخ زندگی سے بہت دور امریکہ لے جاؤں گا اور پھر ہم دونوں تمہارے ان نامعقول اور فضول اوہام پر قہقہے لگایا کریں گے۔'' ریکس نے ٹیلتھ کے لب لعلیں کا طویل اور بھرپور بوسہ لینے کے بعد کہا۔ پھر وہ درخت کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گیا اور ٹیلتھ کا سر اپنے سینہ پر رکھ کر اس کے خوب صورت بالوں سے کھیلنے لگا۔

☆☆☆☆☆

شام پونے چھ بجے جب ڈیوک واپس کارڈنیل فولی پہنچا تو رچرڈ نے اسے کموٹا کی آمد کا تمام حال سنا دیا۔ سب کچھ سننے کے بعد ڈیوک بولا۔

''مجھے اس کی آمد پر ذرا بھی حیرانی نہیں ہے کیا وہ پھر آنے کی دھمکی دے کر گیا ہے

''ہاں!'' رچرڈ نے مختصر جواب دیا

۔رچرڈ دیکھ رہا تھا کہ کموٹا کی آمد کا حال سن کر اور اس کے دوبارہ آنے کی دھمکی کی بابت معلوم کر کے ڈیوک کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ اپنی عمر سے بہت زیادہ بوڑھا نظر آنے لگا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے اس کے دل و دماغ پر ناقابل برداشت بوجھ ہے

''تو کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ آج رات کوئی شیطانی حرکت کرے گا۔'' رچرڈ نے سوال کیا

''خیال نہیں بلکہ مجھے پورا یقین ہے۔'' ڈیوک نے پر خیال انداز میں کہا۔ ''میں نے حفاظتی اقدامات کے لیے بہت بھاگ دوڑ کی ہے۔ مگر اب بھی پوری طرح مطمئن نہیں ہوں۔ تم یوں کرو کہ کسی کو قریبی گاؤں بھیج کر گھوڑے کے پانچ عدد بالکل نئے نعل منگوالو

''ٹھیک ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔ لیکن قریبی گاؤں کا نام سن کر اسے ریکس کا خیال آ گیا اور پھر اس نے ریکس کے پرائڈ آف پی گاک نامی سرائے میں بلائے جانے کا تمام قصہ مختصر طور پر ڈیوک کو سنا دیا

''لعنت ہے۔'' ڈیوک کا چہرہ لٹک گیا۔ ''میں تو سمجھتا تھا کہ ریکس بہت عقلمند ہے۔ لیکن بہر حال اسے فوراً ٹیلیفون کرو

۔'' رچرڈ نے سرائے میں ٹیلیفون کیا تو سرائے کے مالک واٹکس نے بتایا کہ اسے کسی مسٹر ریکس کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے۔ مزید کرید کرنے پر البتہ یہ معلوم ہوا کہ ایک نوجوان عورت سرائے میں قریباً تین بجے سہ پہر کے وقت آئی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد ایک نوجوان امریکی اس سے ملنے کے لیے آیا تھا۔ پھر وہ دونوں باغات کی طرف چلے گئے تھے۔ اس کے بعد وہ اب تک واپس نہیں آئے

''میرا خیال تھا کہ گزشتہ رات جو کچھ دیکھا ہے اس کے پیش نظر اس احمق نے شدید خطرات کا احساس کر لیا ہوگا اور یقیناً محتاط رہے گا۔ لیکن وہ بڑی آسانی سے مکوٹا کے دام فریب میں پھنس گیا ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ نوجوان عورت ضرور مکوٹا کی کارکن ہوگی'' ۔ یہ کہتے ہوئے ڈیوک سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ پھر چند لمحوں کے بعد مردہ آواز میں بولا'' سائمن کہاں ہے۔

''اوپر میری کے ساتھ ہے۔ وہ دونوں فلورا کو نہلانے اور سلانے میں مصروف ہیں

''بہت خوب۔ چلو اوپر ہی چلتے ہیں۔ فلورا سائمن کو بچانے میں ہماری کافی مدد کر سکتی ہے

''فلورا مدد کر سکتی ہے۔'' رچرڈ نے حیرت سے کہا' وہ ننھی سی بچی بھلا کیا مدد کرے گی

۔'' ننھی بچیوں اور نا کتخدا لڑکیوں کی دعائیں بے حد مقبول ہوتی ہیں۔ ان کے ارتعاشات بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ فلورا جیسی معصوم لڑکی جو ہر طرح کی آلودگیوں سے قطعی پاک ہے مقبولیت دعا کے معاملے میں کسی بھی عمر رسیدہ بلکہ پارسا شخص سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ تمہیں شاید معلوم ہو کہ ہمارے لیوع مسیح نے خود فرمایا ہے۔'' سوائے اس کے کہ تم معصوم بچوں کی مانند پاکیزہ ہو جاؤ۔ جنت میں داخل نہیں ہو گے۔ میرا خیال ہے کہ تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

''نہیں۔ بالکل نہیں۔'' رچرڈ نے کہا۔'' سائمن کے لیے دعا کرنے سے بچی کو بھلا کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چلو اوپر چلیں

۔'' رچرڈ اور ڈیوک آگے پیچھے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے

۔سائمن تو بچی کو نہلانے میں مصروف تھا جبکہ میری دروازے میں کھڑی نہانے کا تماشہ دیکھ دیکھ کر قہقہے لگا رہی تھی

۔چند منٹ کے بعد فلورا کے نہلانے سے فارغ ہو کر سائمن بھی نرسری میں آ بیٹھا ڈیوک نے زیر لب اپنی بہن سے کچھ باتیں کیں تو جواب میں میری بولی۔'' ٹھیک ہے بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے اگر تم سمجھتے ہو کہ فلورا کی دعائیں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں تو میری اجازت کی بھی کیا ضرورت ہے

''اچھا تو آج رات ہم سب مل کر اکٹھے اس طرح دعا کریں گے

۔'' سائمن کو درمیان میں رکھ کر ہم سب اس کے چاروں طرف کھڑے ہو جائیں گے۔ تم انکل سائمن کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے رہو گی۔ پھر ہم سب خدا کے حضور جھک جائیں گے شاباش چلو شروع کریں

۔'' سائمن درمیان میں کھڑا ہو گیا۔ بچی نے اس کا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا اور پھر سب خدائے بزرگ و برتر کے حضور جھک گئے بچی نے اپنی معصوم اور توتلی زبان میں جو بھی دعائیں یاد تھیں بلند آواز سے دہرانا شروع کر دیں۔ بچی خاموش ہوئی تو میری نے بیٹی کے کان میں کچھ سرگوشیاں کیں۔ چنانچہ بچی بلند آواز سے بولی۔'' یا خدا تو اپنے فضل و کرم سے مجھے میری اماں میرے پاپا انکل سائمن، انکل ڈیوک اور انکل ریکس کو اپنی امان میں رکھ

''اب جو کچھ میں کہتا جاؤں۔'' ڈیوک نے کہا۔'' تم سب لوگ لفظ بہ لفظ دہراتے جانا اے خدائے رحم و کریم تیری رحمت بے پایاں ہے تو سب کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے تیرے جاہ و جلال اور عظمت و جبروت کے آگے شیطانی قوتیں ہیچ ہیں بدروحیں اور سیاہ قوتیں نیک لوگوں کا جو تیری پناہ میں آ جائیں کچھ نہیں بگاڑ سکتیں

۔'' دعا کے اختتام پر بچی کو اس کے بستر میں لٹا دیا گیا اور ملازمہ کو اس کے پاس چھوڑ کر باقی سب لوگ میری کے سٹنگ روم میں نیچے آ گئے

۔ڈیوک ریکس کی طرف سے بھی متفکر تھا۔ چنانچہ سرائے میں دوبارہ فون کیا گیا لیکن معلوم ہوا کہ خاتون اور امریکی نوجوان ہنوز واپس نہیں

آئے۔ رچرڈ کچھ اداس اور پژمردہ نظر آ رہا تھا کیونکہ یہ اس کا شیری پینے کا ٹائم تھا۔ لیکن ڈیوک کے سخت احکام تھے کہ شراب کے نزدیک بھی کوئی نہیں جائے گا

''اب کیا ارادہ ہے۔'' آخر کار رچرڈ نے ڈیوک سے سوال کیا

''اب ہم سب بہت ہلکا پھلکا کھانا کھائیں گے۔'' ڈیوک جواب دیتے ہوئے بولا۔ ''اس کے بعد تم اپنے ملازم مالن کو واضح طور پر ہدایات دو گے کہ کل صبح تک مکان کے اس حصے میں کوئی نہ آئے

۔میری کے کہنے پر وہ سب ڈائننگ روم میں چلے گئے اور ہلکے پھلکے ٹھنڈے کھانے پر پل پڑے کیونکہ دوپہر کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا اور ڈیوک بضد تھا کہ شراب گوشت اور روٹی ہرگز نہیں چلے گی

''چلو اب لائبریری میں چلیں۔'' کھانے سے سب فارغ ہو چکے تو ڈیوک نے تجویز پیش کی ''کیونکہ لائبریری میرے تجربات کے لیے ہر لحاظ سے موزوں رہے گی ایک بڑی جگ میں تازہ پانی بھی درکار ہو گا

''ٹھیک ہے۔'' رچرڈ فوراً بولا۔ پھر قریب کھڑے ملازم مالن سے مخاطب ہوا

''مالن ایک بڑے جگ میں پانی لے آؤ اور دیکھو ہمیں صبح تک ہرگز ڈسٹرب نہ کیا جائے

''ٹھیک ہے جناب۔'' مالن نے سر جھکائے ہوئے کہا اور اپنے ماتحت ملازم کے ساتھ چلا گیا

۔جب سب لوگ لائبریری والے کمرے میں پہنچ گئے تو ڈیوک نے بغور کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ ہر لحاظ سے موزوں تھا۔ آتشدان میں آگ جل رہی تھی اور دیواروں میں مستور برقی قمقموں سے خاطر خواہ روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی

''یہ صوفے، کرسیاں اور میز سب کچھ ہٹانا پڑے گا۔ پردے بھی سب اتار دو۔'' ڈیوک بولا ''ایک دو جھاڑو اور پانی اور پھٹے پرانے کپڑے بھی منگوا لو۔ فرش کی اچھی طرح دھلائی اور کپڑے سے صفائی کرنی پڑے گی

۔پون گھنٹے کی خاموش مصروفیت کے نتیجے میں تمام فرنیچر باہر ہال میں پہنچا دیا گیا اور فرش کو اچھی طرح دھونے کے بعد کپڑے سے رگڑ رگڑ کر خشک کر دیا گیا۔ اس کے بعد ڈیوک نے غور سے فرش کے ایک ایک انچ حصے کا جائزہ لیا اور دیکھا کہ کہیں کوئی داغ یا دھول وغیرہ رہ تو نہیں گئی

''صفائی بہت ضروری ہے۔'' اپنا پوری طرح اطمینان کرنے کے بعد ڈیوک نے کہا۔ ''کیونکہ گندگی اور آلائش کالے جادو کے لیے بے حد محدود معاون ثابت ہوئی ہیں۔ اچھا اب میں آخری مرتبہ سرائے کو ٹیلیفون کر کے معلوم کر لوں کہ ریکس واپس آیا ہے یا نہیں'' اتنا کہہ کر ڈیوک نکل گیا

۔میری نے ایک مرتبہ پھر سارے فرش کی رگڑائی شروع کر دی اور جب ڈیوک واپس آیا تو فرش کے تختے اس طرح چمک رہے تھے کہ ان پر کھانا رکھ کر کھایا جا سکتا تھا

''لیکن ابھی تک واپس نہیں آیا۔ اس لیے میں نے ٹیلیفون ڈسکنکٹ کر دیا ہے کہ مبادا کہیں سے کال آنے پر گھنٹی بجے اور مالن ہمیں ڈسٹرب کرنے پر مجبور ہو جائے'' ڈیوک نے فرش کا تعریفی نظروں سے جائزہ لیتے ہوئے کہا پھر بولا ''چلو اب اوپر چل کر کپڑے تبدیل کر لیں

''کپڑے۔ کپڑے کونسے۔'' میری نے حیرانی سے کہا

''صاف دھلے ہوئے پاجامے اور قمیضیں وغیرہ ڈیوک نے جواب دیا۔'' مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس ہم سب کے لیے کافی پاجامے اور قمیضیں وغیرہ ہوں گی۔ شہزادی یہ حقیقت یہ ہے کہ انسانی جسم سے غلاظت اور آلائشیں خارج ہوتی رہتی ہیں اور لباس کو ناپاک بنا دیتی ہیں۔ خواہ وہ لباس صرف چند گھنٹے ہی کیوں نہ پہنا گیا ہو

''لیکن اس طرح تو سردی لگی گی۔'' سائمن نے اعتراض کیا

''پاجاموں کے نیچے زیر جامے پہن کر اور ڈریسنگ گون بھی پہن سکتے ہو۔ موزے اور جوتے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن شرط صرف یہ ہے کہ یہ سب چیزیں پاک صاف ہوں

۔'' سب لوگ بالائی منزل پر رچرڈ کے کمرے میں چلے گئے اور رچرڈ کی الماری سے سب نے پاجامے اور قمیضیں پہن لیں۔ میری بھی اپنے کمرے سے نکل کر وہیں آ گئی وہ ریشمی پاجامے اور دھاری دار قمیض میں بہت ہی خوب صورت نظر آ رہی تھی

''اب شہزادی تمہارے پاس جتنی بھی دھلی ہوئی چادریں۔ تولیے اور کمبل ہیں سب نیچے لے چلو کیونکہ تازہ دھلے فرش پر بیٹھنے سے ہم سب ٹھنڈ سے اکڑ کر رہ جائیں گے جبکہ تکیئے اور گدیوں کی پاکی ناپاکی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا

۔سب چیزیں حسب ہدایات لائبریری میں پہنچا دی گئیں۔ تو ڈیوک نے اپنا سوٹ کیس کھولا اور اس میں سے ایک چاک اور پیمانہ نکال کر کمرے کا مرکز معلوم کیا۔ پھر سوٹ کیس سے ایک ڈوری نکالی اور سات فٹ ڈوری ناپ کر ایک سرا تو میری کو پکڑا کر مرکز پر پکڑے رکھنے کو کہا اور دوسرا خود پکڑ کر فرش پر چاک سے سات فٹ نصف قطرہ کا دائرہ کھینچ دیا۔ اس کے بعد اس دائرے کے باہر اسی مرکز سے ایک بڑا دائرہ بنایا۔ جب دونوں دائرے سے بن گئے تو پنج پہلو ستارہ بنانے کا مشکل مرحلہ شروع ہوا۔ مگر ڈیوک غالباً جیومیٹری کا بھی ماہر تھا اس نے ناپ تول کر کے ستارہ اس طرح بنایا کہ بیرونی گوشے بیرونی دائرے اور اندرونی گوشے اندرونی دائرے کی محیط سے مل رہے تھے۔ بقول ڈیوک ستارے کے زاویوں اور خطوط میں یکسانیت ہونا بہت لازمی تھا۔ اگر ان میں ذرا بھی فرق آ جائے تو نہ صرف یہ کہ سب کچھ بے فائدہ ہوگا۔ بلکہ ضرر رساں بھی ثابت ہو سکتا ہے اس کام میں رچرڈ نے بھی ڈیوک کی کافی مدد کی

''یہ دائرے اور ستارہ ہمارا دفاعی حصار ہے۔'' ڈیوک فرش پر لکیروں کو چاک سے مزید واضح کرتے ہوئے بولا۔ ''ہم سب صبح تک اسی حصار میں رات گذاریں گے۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک نے ایک قدیم اور سال خوردہ کتاب نکالی اور اس میں دیکھ دیکھ کر دونوں دائروں کے درمیان مثلثوں میں عجیب وغریب اور ناقابل فہم الفاظ اور علامتیں بنانے لگا۔ سائمن نے جو کسی حد تک علوم مخفیہ سے واقف تھا۔ ان میں سے کچھ علامتوں اور حروف کو پہچان لیا۔ یہ مصری زبان میں مختلف سیاروں کے نام اور عبرانی زبان میں دیوتاؤں کے نام تھے قدیم آریائی اور سنسکرٹ میں بھی کچھ الفاظ تھی مگر سائمن ان کا مطلب ذرا بھی نہ سمجھ سکا

۔جب ڈیوک دفاعی حصار بنانے کا کام مکمل کر چکا تو اندرونی دائرے کے اندر چادریں اور کمبل بچھا دیئے گئے۔ اس کے بعد ڈیوک نے اپنا

بکس کھول کر مقدس گھاس اور موم بتیاں نکالیں۔ پھر تمام دروازے اور کھڑکیاں بمع خفیہ دروازہ جو فلورا کے کمرے واقع بالائی منزل کے لیے تھا اچھی طرح بند کر کے سر بمہر کر دیئے گئے۔ دائیں بائیں اور اوپر نیچے لاکھ پگھلا کر مہریں لگا دی گئیں اور پھر مہروں پر مقدس پانی سے صدایب کے نشان بنا دیئے گئے

۔اس تمام کاروائی کے بعد ڈیوک نے سب کو دائرے کے اندر چلے جانے کو کہا۔ چنانچہ سب لوگ چاروں اور کمبلوں سے بنائی گئی آرام دہ جگہ پر چلے گئے۔اس کے بعد ڈیوک نے تمام سوچوں کا جائزہ لیا اور اطمینان کیا کہ تمام برقی لائٹوں کے سوچ آن ہیں۔ پھر آتشدان میں بہت ساری لکڑیاں ڈالیں تا کہ آگ تمام رات جلتی رہے اور مزید لکڑیاں ڈالنے کے لیے انہیں اپنے دفاعی حصار سے باہر نہ آنا پڑے اس کے بعد وہ خود بھی اندر چلا گیا اور بکس میں سے چاندی سے بنے ہوئے پانچ عدد چھوٹے چھوٹے کپ نکالے۔ان پیالوں میں مقدس پانی بھر کر پیالے ستارے کے پانچوں مثلثوں کے درمیان رکھ دئے۔ پھر بکس سے پانچ عدد سفید رنگ کی موٹی اور لمبی موم بتیاں نکالیں اور انہیں باری باری جلا کر ستارے کے بیرونی گوشوں پر جما دیا اور ان سے چند انچ اندر کی طرف گھوڑے کے نئے نعل رکھ دیئے اس طرح کہ تمام نعلوں کے سرے بیرونی سمت تھے۔ان کے ساتھ ہی پانچ عدد خشک مردہ گیا کے پودے بھی رکھے دیئے

۔ یہ سب حفاظتی ناکہ بندی کرنے کے بعد ڈیوک دوسروں کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ چونکہ چار افراد تھے چنانچہ لہسن کے پودوں کے چار چھوٹے چھوٹے بنڈل بنا کر چاروں کے گلوں میں ڈال دیئے۔ پھر سب کے سینوں پر چار چھوٹی صلیبیں بھی آویزاں کر دیں۔ اس کے بعد مقدس پانی اور سیماب کی شیشیاں بھی سب کے ہاتھوں میں پکڑا دیں۔اس کے بعد مقدس گھاس سائمن کے کلائیوں اور ٹخنوں پر باندھ دی گئی آخر میں سائمن کو سب نے اپنے درمیان میں اس طرح بٹھالیا کہ اس کا منہ شمال کی جانب رہے۔ جب یہ سب کچھ ہو چکا تو ڈیوک نے سب کے جسم کے نو سوراخ مقدس پانی سے صلیب کا نشان بنا کر سر بمہر کر دیئے

۔رچرڈ کے لیے یہ سب کچھ بڑا عجیب تھا۔مگر خاموش تھا،اس کا خیال تھا کہ بلیک میلروں کا کوئی خطرناک گروہ سائمن اور ڈیوک کے پیچھے پڑ گیا ہے جس کا سرغنہ وہ خوفناک شخص مکوٹا ہے۔ اسی لیے ڈیوک کو بتائے بغیر وہ اپنے لباس میں چھپا کر ایک آٹومیٹک پستول بھی ساتھ لے آیا تھا جو اس وقت بھی ان کے پاس موجود تھا اسے خطرہ تھا کہ مکوٹا جیسے خطرناک شخص کا مقابلہ ان واہیات قسم کے توہمات سے نہیں بلکہ پستول کی گولیوں سے ہی کیا جا سکے گا

''اب کیا ارادہ ہے۔'' رچرڈ نے ڈیوک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

''اب کوئی خاص کام نہیں ہے۔لہذا بہتر ہوگا کہ ہم سب حصار کے اندر رہتے ہوئے بیرونی سمت پیر پھیلا کر کچھ دیر آرام کر لیں۔'' ڈیوک نے تجویز پیش کی

''کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تم ہمیں طلسم اعظم یا طلسمان آف سیٹ کے متعلق تفصیل سے کچھ بتاؤ'' رچرڈ نے ڈیوک سے کہا۔ڈیوک پہلے تو کچھ سوچتا رہا پھر آخر کار بولا

''تم لوگوں نے آئسس اور اوسرس کی روائتی دیومالائی کہانی تو غالباً ضرور سن رکھی ہوگی۔'' ڈیوک سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

''ہاں۔'' رنڑڈ فوراً بولا وہ دونوں جنت سے اس زمین پر آئے تھے اور جنت کے بادشاہ اور ملکہ تھے۔ انہوں نے ہی قدیم مصریوں کو کھیتی باڑی۔ انصاف بھائی چارہ اور دیگر تہذیب سکھائی تھی

''ہاں۔ لیکن میرا پوچھنے کا مقصد اس کہانی سے ہے جس کے مطابق اوسرس ہلاک ہوا تھا

''اسے غالباً قتل کر دیا گیا تھا۔'' سائمن بولا

''ہاں۔'' ڈیوک پرخیال لہجے میں بول۔ ''ہزاروں سال سے یہ کہانی یوں ہی سینہ بہ سینہ چلتی ہوئی ہم تک پہنچی ہے۔ ''اوسرس سنہرے بالوں اور سرخ وسفید جسم کا خوب صورت نوجوان تھا۔ مصر میں آ کر وہ اپنی دانائی سے مصریوں کا بادشاہ بن گیا تھا اور اس نے اپنی عقل وفراست اور علم وبصیرت کی بناء پر اس طرح حکومت کی کہ مصریوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور وہ اپنی رعایا کے دلوں پر حکومت کرنے لگا۔ یہ قصہ اہرام مصر اور فراعنہ مصر سے بھی ہزاروں برس پہلے کا ہے اوسرس جس قدر خوب صورت اور خوب سیرت تھا۔ اس کا بھائی سیٹ اسی قدر سیاہ رو اور بدکردار تھا۔ یعنی دونوں بھائی ایک دوسرے کی ضد تھے ایک نیکی کی علامت تھا جبکہ دوسرا بدی کی یہ روائت آج بھی وادی نیل کے ہر باشندے کو معلوم ہے اور اس کے سچ ہونے پر انہیں پورا یقین ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ سیٹ آج بھی اپنی تمام تر بدکرداریوں کے ساتھ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا

''سیٹ اوسرس کا چھوٹا بھائی تھا۔'' ڈیوک نے چند سیکنڈ سوچنے کے بعد دوبارہ کہنا شروع کیا۔ ''اور اپنے بڑے بھائی کی حکومت اور وجاہت سے حسد کرتا تھا۔ پھر وہ اپنے بھائی کی بیوی آئسس پر عاشق ہو گیا۔ چنانچہ سیٹ نے اپنے بھائی کو قتل کر کے اس کی بیوی اور حکومت پر قبضہ کرنے کی سازش تیار کی سیٹ کو معلوم تھا کہ اوسرس کو قتل کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے کیونکہ وہ ہمہ وقت اپنے جان نثاروں میں گھرا رہتا تھا اور رعایا میں بے حد ہر دلعزیز تھا اس کے علاوہ ایک بڑی رکاوٹ اس کے منصوبے میں یہ تھی کہ اوسرس دیوتا تھا اس لیے اس کا آسمانی مقدس خون زمین پر بہنا خود اپنی تباہی کے مترادف تھا۔ لہذا اس نے بڑی دماغ سوزی سے قتل کا ایک نادر منصوبہ بنایا

۔'' اتنا کہہ کر ڈیوک خاموش ہو کر کچھ سوچتا رہا پھر بات جاری رکھتے ہوئے بولا

''اس زمانے میں قدیم مصریوں کا عقیدہ تھا کہ انسانی زندگی محض ایک وقفہ ہے اور یہ کہ دائمی زندگی اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔ لہذا اس زندگی کے خیالات وتصورات کا پرتو یقیناً دائمی زندگی اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔ لہذا اس زندگی کے خیالات وتصورات کا پرتو یقیناً دائمی زندگی پر پڑتا ہے۔ اسی لیے امیر وکبیر لوگ اپنی زندگی میں ہی اپنے لیے شاندار اور پرآسائش قسم کے مقبرے تعمیر کراتے تھے۔ اس کے علاوہ بڑی ضیافتوں کے مواقع پر خدام اور بٹلر وغیرہ تابوت تیار کر کے اور اس میں مصنوعی لاش رکھ کر مہمانوں کے سامنے پیش ہوتے تھے اور اس طرح انہیں یاد کراتے تھے کہ موت سے ہرگز مفر نہیں ہے اور یہ کہ وہ اپنی موت کو یاد رکھیں۔ ایک ایسی ہی تقریب کے موقع پر سیٹ نے انتہائی عیاری سے کام لیتے ہوئے اپنے بھائی اوسرس کے جسم کا ناپ لے لیا اور پھر خفیہ طور پر اسی ناپ کا ایک بے حد خوب صورت وبیش قیمت تابوت بنوایا۔ یہ تابوت جو اس نے صنوبر کی لڑکی سے بنوایا تھا اپنی نظیر آپ تھا۔ اس پر بیالیس دیوتاؤں کی شبیہیں کندہ کروائیں تھیں اور بے شمار نقوش مقدسہ بنوائے تھے۔ پھر اس نے ماہر فن کاریگروں

سے جاذب نظر رنگ وروغن بھی کروایا تھا۔ لاتعداد علامات اور کالے جادو سے بچاؤ کے لیے بے شمار منتر وغیرہ بھی لکھوائے جب یہ سب کچھ ہو چکا تو سیٹ نے ایک بڑی ضیافت کا اہتمام کیا۔ جس میں اپنے بھائی کے علاوہ ان بہتر ارکان حکومت کو بھی مدعو کیا۔ جنھیں وہ لالچ دے کر ایک رات پہلے ہی اپنی سازش میں شریک کر چکا تھا۔ پھر جانتے ہو کیا ہوا۔

''ڈیوک کچھ دیر تو جواب کا منتظر رہا پھر خود ہی بولا۔''ضیافت والے دن مکار سیٹ نے وہ تابوت ایسے کمرے میں رکھوایا جس سے گزر کر مہمانوں کو اندر آنا تھا۔ جس نے بھی اس تابوت کو دیکھا بس دیکھتا رہ گیا۔ خود اوسرس بھی اس کا ڈیزائن اور نقش ونگار دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ جب ضیافت ختم ہو چکی اور مغنیہ اور سازندے اپنے فن سے بادشاہ اور مہمانوں کا دل خوش کر چکے تو سیٹ کھڑا ہو گیا اور کسمکاتے ہوئے بولا

''آپ سب نے میرا وہ خوب صورت تابوت دیکھا ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ میں سے ہر ایک نے اسے بے حد پسند کیا ہے آپ لوگ چونکہ میرے معزز مہمان ہیں اس لیے میں نہایت فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے وہ تابوت آپ لوگوں کی خدمت میں تحفتاً پیش کرتا ہوں۔ آ میں سے جس خوش نصیب کے بھی ناپ پر وہ پورا اترے بخوشی میری طرف سے قبول کر لے۔ اتنا سنتے ہی تمام مہمان سازندوں وغیرہ کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے اس کمرے کی طرف دوڑے جس میں تابوت رکھا تھا اور ایک ایک کر کے تابوت کے اندر لیٹ کر جائزہ لینے لگے۔ لیکن وہ کسی کے لیے بھی پوری طرح فٹ نہیں تھا

''عزیز بھائی۔'' سیٹ محبت سے بھائی سے مخاطب ہوا۔''تم بھی تو آزماؤ ممکن ہے یہ نفیس تحفہ تمہاری ہی قسمت میں ہو۔ ویسے بھی یہ اس قدر دلکش ہے کہ بادشاہ کو ہی زیب دے گا۔ یہ سن کر اوسرس مسکراتا ہوا تابوت کی طرف بڑھا اور سب لوگوں کے درمیان سے گزر کر تابوت میں چلا گیا۔ تابوت اوسرس کے دراز قد کے لیے عین برابر تھا جوں ہی اوسرس تابوت میں گیا گھات میں چھپے ہوئے سیٹ کے آدمیوں نے وزنی ڈھکنا بند کر کے چشم زدن میں کیلیں ٹھونک دیں اور تمام درزیں پگھلے ہوئے سیسے سے بند کر دیں۔ اس طرح تھوڑے ہی دیر میں اوسرس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی

''اف خدایا۔ ظلم کی انتہا ہے۔'' میری نے تبصرہ کیا

''ہاں اور اس کے بعد۔'' ڈیوک سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا۔''ایک منٹ کی بھی تاخیر کیے بغیر سیٹ اور اس کے بہت سے ساتھی جو سازش میں اس کے ساتھ شریک تھے رتھوں میں سوار ہو کر آناً فاناً اوسرس کے محل میں پہنچ گئے۔ لیکن آئس کو اس گھناؤنی سازش کا علم چند منٹ پہلے ہو چکا تھا۔ اس لیے وہ سیٹ کے پہنچنے سے پہلے ہی محل چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔ سیٹ نے اوسرس کی لاش سے فوری طور پر نجات حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر لاش مذہبی پیشواؤں کے ہاتھ لگ گئی تو وہ اس کا مقبرہ بنا کر پوجا شروع کر دیں گے اور چونکہ اوسرس رعایا میں بہت زیادہ مقبول تھا۔ اس لیے اس کے قتل کے خلاف تمام سرکردہ لوگ متحد ہو کر اس کی حکومت کا تختہ پلٹ دیں گے چنانچہ سیٹ نے فیصلہ کر لیا کہ وہ مصری سلطنت کی حدود میں اوسرس کی لاش دفن نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ دوسری صبح اس نے اس تابوت کو جس میں اوسرس کی لاش تھی دریائے نیل میں بہا دیا۔ مگر آئسس نے کسی نہ کسی طرح تابوت کو دریا سے نکلوالیا اور اسے لے کر ڈیلٹا کے دلدلی علاقوں کی طرف فرار ہو گئی۔ ہاں اس نے سحری اور مافوق

الفطرت قوتوں سے کام لے کر اپنے مردہ شوہر سے اپنے آپ کو حاملہ کر لیا اور اس کے بعد شوہر کی لاش کو حنوط کرا لیا، کیونکہ ان حالات میں وہ اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام اس کے حسب مرتبہ نہیں کر سکتی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد سیٹ کو کسی طرح ان سب باتوں کا پتہ لگ گیا وہ کئی مہینوں تک آئسس کی تلاش میں سرگرداں رہا اور آئسس شوہر کے تابوت کو لیے لیے پھرتی رہی۔ مگر ایک رات جب وہ جنگل میں پام کے ایک درخت کے نیچے سوگوار بیٹھی ہوئی تھی اس نے دور سے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی۔ وہ اس وقت تک بہت زیادہ درماندہ اور خستہ حال ہو چکی تھی۔ لباس میلا اور جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ بہرحال وہ سمجھ گئی کہ سیٹ اور اس کے ساتھیوں کو پتہ چل گیا ہے اس لیے جان بچانے کے لیے تابوت کو وہیں چھوڑ کر وہ دریا میں اتر گئی۔ اور کمر کمر پانی میں اتر کر دریا میں اگے جھاڑ جھنکاڑ میں چھپ گئی۔ سیٹ نے جب تابوت کو پہچان لیا تو بہت خوش ہوا اور آئسس کو تلاش کرنے کی بھی کوشش کی لیکن وہ انہیں کہیں نظر نہ آئی اس کی تلاش سے مایوس ہو گیا تو سیٹ نے تابوت کو توڑ کر لاش نکالنے کا حکم دیا چنانچہ تابوت کو توڑ کر لاش کو باہر نکال لیا گیا۔ آئسس اپنی جگہ چھپی ہوئی سب کچھ دیکھ رہی تھی کیونکہ چودھویں کا چاند آسمان پر چمک رہا تھا اور تیز اجاندنی میں سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ سیٹ کے حکم پر لاش کے چودہ ٹکڑے کر دیئے تھے اور وسیع و عریض ملک کے دور دراز مختلف حصوں میں پہنچا دیئے گئے تاکہ لاش قیامت تک یکجا نہ ہو سکے۔ اس طرح سیٹ خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر اپنے بھائی کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گیا

''پھر کیا ہوا'' ڈیوک چند سیکنڈ کے لیے رکا ہی تھا کہ سائمن نے سوال کر دیا

''سیٹ مصر کی وسیع و عریض سلطنت کا بادشاہ بن گیا اس کے دور حکومت میں بدانتظامی کی وجہ سے ناقابل بیان حد تک برائیاں پھیلیں۔ ہر طرف مفلوک الحالی کا دور دورہ رہا۔ آخر کار آئسس کے بیٹے حورس جو عظیم دیوتا تھا اور روشنی کا عقاب کہلاتا تھا اس نے سیٹ کو شکست دی اور مصر کا بادشاہ بن گیا۔ اس نے سیٹ کے دور کی تمام برائیاں ختم کر دیں اور ملک میں خوش حالی پھیل گئی۔ آئسس نے اپنے شوہر کی لاس تلاش کرنے کے لیے ملک کا چپہ چپہ چھان مارا اسے جہاں کہیں بھی لاش کا کوئی حصہ ملا دیں اس نے اپنے عظیم شوہر کی یاد میں ایک مقبرہ بنوا دیا۔ اس طرح وہ تیرہ حصوں کی تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن چودھواں حصہ باوجود کوشش کے اسے نہ مل سکا۔ یہ حصہ اوسرس کا لنگ تھا۔ جو سفلیات یا کالے جادو کے لیے بے حد موثر ثابت ہوا۔ علوم مخفیہ کی قدیم کتابوں کے مطابق وہ حصہ کئی صدیوں کے وقفوں کے بعد کبھی مختصر اور کبھی طویل عرصے کے لیے ڈھونڈ نکالا جاتا رہا ہے اور پھر غائب ہوتا رہا ہے مگر اسے جب بھی تلاش کر کے برآمد کیا گیا دنیا پر تباہی و بربادی آئی۔ اسی لیے اسی وجہ سے ہر قیمت پر مکوٹا کو طلسم ان آف سیٹ تلاش کرنے سے باز رکھنا ہوگا

۔''اب میری بات غور سے سن لو کہ مکوٹا ہر قیمت پر سائمن کو لے جانے کی کوشش کرے گا اور اس مقصد کے لیے وہ اپنا ہر ہتھیار استعمال کرے گا۔ شیطانی قوتوں سے کام لے کر وہ ہمیں خوف زدہ کرنے کے لیے خوفناک بلائیں بھی بھیج سکتا ہے اس لیے ہمیں ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس دفاعی حصار میں رہتے ہوئے۔'' ڈیوک نے دائروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

''ہم انشاء اللہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہیں گے

۔''اس کے بعد ڈیوک کے کہنے پر سب نے سر جھکا کر خلوص دل سے دعا کی اور اپنی اپنی جگہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئے نیند تو ان حالات میں کیا

آ نی تھی بس آنکھیں بند تھیں۔ جلتی ہوئی آگ اور برقی بلبوں کی روشنی کے باوجود اس قدر سناٹا تھا کہ کمرہ قبرستان معلوم ہو رہا تھا آتش دان میں کسی لکڑی کے چٹخنے یا دیوار گیر کلاک کی ٹک ٹک کے علاوہ ہر طرف پراسرار قسم کی خاموشی طاری تھی دائرے کے اندر لیٹے ہوئے سب کے ذہن پوری طرح بیدار تھے اور نامعلوم خطرات سے کسی حد تک خوفزدہ بھی تھے۔

☆☆☆☆☆

ریکس کے مضبوط بازوؤں میں اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے ٹینتھ بدستور آرام سے سوئی ہوئی تھی۔ رات کا اندھیرا ہر چیز کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ لیکن ٹینتھ ہر چیز سے بے نیاز ہو کر ایسی سوئی تھی جیسے اب کبھی نہیں جاگے گی

۔گھڑی پر نظر ڈالی تو آٹھ بج رہے تھے۔ ریکس نے سوچا کہ اب تک ڈیوک یقیناً واپس آ گیا ہوگا اور یہ کہ وہ سائمن کی حفاظت کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے

۔مزید ایک گھنٹہ گذر گیا اور ریکس کا جسم اندھیرے میں ایک ہی حالت میں بیٹھے بیٹھے اکڑ کر رہ گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پہلو بدلنے سے ٹینتھ کی نیند میں خلل آئے۔ چنانچہ بدستور ٹینتھ کا سر اپنے سینے سے لگائے بیٹھا رہا۔ کئی مرتبہ اسے خود بھی اونگھ آئی لیکن وہ سر جھٹک کر ہر مرتبہ نیند کو بھگاتا رہا اسے ڈر تھا کہ اگر وہ بھی سو گیا تو مکوٹا اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر وار کر جائے گا

''ریکس ڈیر'' اچانک ٹینتھ نے آنکھیں کھول کر کسمساتے ہوئے کہا

''ہم کہاں ہیں۔ میں نے ابھی ابھی ایک بہت ہی خوفناک خواب دیکھا ہے

''ہم اکٹھے ہیں اور سرائے کے باغ میں ہیں۔'' ریکس نے جواب دیا اور ٹینتھ کے لب چوم لیے

''لیکن ڈیر۔ ہم اس طرح یہاں ساری رات تو نہیں گذار سکتے

''چلو واپس سرائے میں چلیں۔ ممکن ہے کچھ کھانے کو بھی مل جائے۔'' ریکس نے اٹھتے ہوئے کہا

''ہاں۔ مجھے بھی سخت بھوک لگ رہی ہے۔'' ٹینتھ بھی اٹھ کھڑی ہوئی

۔دو فرلانگ کا فاصلہ طے کر کے تقریباً نو بجے جب وہ دونوں پی کا مک کی لاونج میں پہنچے تو سرائے پر مکمل تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ سب تاریک تھے ریکس نے کارڈینل فولی ٹیلیفون کرنے کی کوشش کی تاکہ اپنے بارے میں بتادے لیکن ٹیلیفون لائن ڈیڈ ہونے کی وجہ سے رابطہ قائم نہ ہو سکتا

۔سرائے کا مالک آیا تو ریکس نے پوچھا کہ آیا کچھ کھانے کو مل سکے گا۔ جس کے جواب میں واگس نے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''کیوں نہیں جناب سب کچھ حاضر کیا جا سکتا ہے تلی ہوئی مچھلی تو موجود ہے

۔ٹینتھ اور ریکس ڈائننگ روم میں چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر ہی تلی ہوئی مچھلی اور برگنڈی کی بوتل لے کر واگس آ گیا

۔دس منٹ کے بعد ریکس نے کارڈینل فولی سے رابطہ قائم کرنے کی ایک مرتبہ پھر کوشش کی لیکن آپریٹر نے بتایا کہ کارڈینل فولی سے رابطہ قائم

نہیں ہو رہا۔ ممکن ہے لائن خراب ہو۔ چنانچہ ریکس نے رچرڈ کے نام ایک رقعہ لکھا کہ وہ بالکل خیریت سے ہے اور یہ کہ صبح ٹیلیفون کرے گا۔ رقعہ لکھ کر والگس کو دیتے ہوئے ہدایت کی کہ کسی کے ہاتھ وہ رقعہ کارڈ نیل فولی پہنچا دے

''میں رات والے ہولناک واقعہ کے متعلق سوچتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی ڈراؤنا خواب تھا۔'' ریکس نے کہا۔''مگر میں جانتا ہوں کہ وہ خواب نہیں تھا۔ خدا جانے یہ سب کیا چکر ہے اگر میرا عزیز دوست سائمن ملوث نہ ہوتا تو میں ہرگز ہرگز اس چکر میں نہ پڑتا

''تم ٹھیک کہتے ہو۔'' ٹینتھ نے کہا۔''تم نے گزشتہ رات جو کچھ دیکھا ہے وہ خواب نہیں بلکہ کموتا کی شیطانی قوتوں کا ادنی سا کرشمہ تھا۔ میں اسی لیے تو خوفزدہ ہوں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ کسی سے مدد بھی نہیں لی جاسکتی۔ پولیس کو بتایا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ میری باتوں کا مذاق اڑائیں گے بلکہ پاگل سمجھ کر پاگل خانے بھجوادیں گے لہذا اب ایک تم ہی ہو جو کچھ مدد کر سکتے ہیں

''تمہارا خوفزدہ ہونا کسی حد تک درست ہے۔ لیکن اب اس قدر بھی خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے یہ ٹھیک ہے کہ کموتا انتہائی خوفناک شخص ہے۔ مگر یہ بھی تو سوچو کہ وہ تمہیں ہپناٹائز کر کے سائمن کے حصول میں استعمال کرنے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا ہے اور یہ بھی اس صورت میں کہ وہ تمہیں یہاں سے نکل لے جائے اور یہ میری موجودگی میں ناممکن ہے۔ وہ تمہیں قتل ہرگز نہیں کرے گا

''تم نے کبھی کسی خون آشام کے متعلق سنا ہے۔

''ہاں۔ ناولوں میں بھی پڑھا ہے اور فلموں میں بھی دیکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ خون آشام ہر رات اپنی قبر سے باہر آتے ہیں اور انسانی خون پیتے ہیں۔ پھر آخرکار کسی نہ کسی طرح جب ان کا راز کھل جاتا ہے تو کسی راہب کی موجودگی میں قبر کھود کر انہیں نکالا جاتا ہے سر کو تن سے جدا کر کے ان کے دلوں میں لکڑی کے کھونٹے ٹھوک دیئے جاتے ہیں کیا تمہارے ذہن میں اسی قسم کے اذیت ناک عذاب کا خوف جاگزین ہے۔

'ہاں۔ ڈیر ذرا تصور تو کرو کہ آیک شخص کی روح کو مرنے کے بعد بھی قرار نہیں ملتا بلکہ رات کے وقت انسان خون پینے کے لیے بھٹکتی پھرتی ہے کیا یہ معمولی عذاب ہے۔

''تو کیا تم واقعی یہ سمجھتی ہو کہ خون آشام قسم کی کسی چیز کا ناولوں یا فلموں سے باہر حقیقی دنیا میں بھی کوئی وجود ہے۔

''ہاں۔ کیا تمہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔

''نہیں البتہ مجھے یقین ہے کہ ڈیوک اس بارے میں ہمیں بہت کچھ بتا سکے گا

''مجھے حیرت ہے کہ اس بارے میں تمہاری معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں حالانکہ خون آشاموں کے قصے کہانیاں تمام یورپی ممالک میں مشہور ہیں۔ پولینڈ، ہنگری اور رومانیہ میں تو اس قسم کے بے شمار واقعات ہو چکے ہیں۔ جب بھی کوئی مشکوک قبر کھودی گئی تو خون آشام کی لاش برآمد ہوئی ان کی پہچان یہ ہے کہ میت کی تجہیز و تکفین کے کئی ماہ بعد بھی اگر ان کی قبر کھودی جائے تو لاش جوں کی توں تروتازہ برآمد ہوتی ہے۔ چہرے اور جسم کی رنگت سرخ و سفید اور آنکھیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ صرف ایک تبدیلی پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ ان کے منہ سے دو اوپر اور دو نیچے کے دانت خوفناک حد تک لمبے ہو کر باہر تک نکل آتے ہیں۔ کبھی کبھی ان کی باچھوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوتا ہے

''ممکن ہے ایسا واقعی ہوتا ہو۔'' ریکس نے کہا۔ ''مگر مجھے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی

''یہ تمہارے خوش فہمی ہے ڈیر مکوٹا انتہائی خطرناک قسم کی شیطانی قوتوں کا مالک ہے۔ وہ مجھے بڑی آسانی سے قتل کر سکتا ہے اور پھر کسی غلیظ بدروح کو میرے جسم میں محلول کر جانے کا حکم دے سکتا ہے۔ ایسی صورت میں میرے جسم اور روح کو جس کربناک اذیتوں کا سامنا کرنا پڑے گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ آج رات ہی ہو جائے

''ناممکن میرے ہوتے ہوئے مکوٹا تم تک ہرگز نہیں پہنچ سکے گا اس کے علاوہ میں نے سوچا ہے کہ کل صبح ہم شادی کر لیں گے تاکہ میں ہمہ وقت تمہارے پاس رہ سکوں

''شکریہ ڈیر۔ تمہاری محبت ار قوت بازو پر مجھے کامل اعتماد ہے۔ مگر وعدہ کرو کہ آج رات تم مجھے ایک لمحے کے لیے بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دو گے اور ایک سیکنڈ کے لیے بھی پلک نہیں جھپکاؤ گے

۔''اس وقت گاؤں کے گھنٹہ گھر نے بارہ بجے کا گجر بجایا۔ تو ٹینتھ کا رنگ فوق ہو گیا۔'' یہ گجر سن رہے ہو ڈیر۔'' وہ مردہ آواز میں بولی۔'' اس گجر کے ساتھ ہی دو مئی شروع ہو چکی ہے اور دو مئی میرے اوپر سخت بھاری بلکہ مہلک ثابت ہو سکتی ہے

''کیوں فکر کرتی ہو میری جان۔ میں ایک پل کے لیے بھی نہیں سوؤں گا اور نہ تمہیں اپنی نگاہوں سے اوجھل ہونے دوں گا۔ اگر ہم میں سے کسی کو غنودگی آ بھی جائے تو دوسرا فوراً جگا سکتا ہے۔ اول تو اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ کیونکہ ابھی میں نے تم سے بے شمار باتیں کرنی ہیں

''ٹھیک ہے ڈیر ہم اسے طرح باتیں کرتے ہوئے رات گذار دیں گے میں بھی اپنے بارے میں تمہیں بہت سی باتیں بتاؤں گی اور رات گذرتے پتہ بھی نہیں چلے گا۔'' یہ کہتے ہوئے ٹینتھ مسکرائی۔ پھر بولی۔'' اچھا میں ایک منٹ کے لیے ذرا اوپر غسلخانے میں پیشاب کرنے جا رہی ہوں تم تھوڑی دیر یہیں انتظار کرو

۔ ریکس ٹینتھ کے ساتھ حسین زندگی کے تصور میں اس قدر محو ہو کر رہ گیا کہ اسے وقت کا کچھ احساس نہ رہا اور پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ گہری نیند سو گیا۔

☆☆☆☆☆

ریکس جبکہ پرائڈ آف پی کاک نامی سرائے کی لاؤنج میں آرام دہ کرسی کی پشت پر سر ٹکائے گہری نیند سورہا تھا کارڈنیل فولی کی لائبریری میں رچرڈ ڈہیری سائمن اور ڈیوک حفاظتی حصار کے اندر لیٹے نامعلوم خطرات سے سراسیمہ رات گزرنے کے منتظر تھے ان سب کے سر تو دائروں کے مرکز کی طرف تھے جبکہ پیر محیط کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔ موم بتیوں کے ہموار شعلوں اور برقی بلبوں کی روشنی سے کمرہ بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ نیند کسی کو بھی نہیں آ رہی تھی لیکن سب خاموش تھے۔

ڈیوک آنکھیں بند کئے بظاہر سو رہا تھا لیکن سب جانتے تھے کہ وہ سو نہیں رہا۔ بلکہ اپنے جسم کو زیادہ سے زیادہ آرام دے کر تازہ توانائی مہیا کر رہا ہے وہ بہت زیادہ سونے کا عادی نہیں تھا۔ بلکہ تھوڑی سی دیر سو کر کئی گھنٹوں کے لیے تازہ دم ہو جایا کرتا تھا اس وقت وہ نہایت ہموار اور لمبے سانس لے رہا تھا اور تصور میں اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کو تیز آسمانی روشنی کے حلقے میں دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں بند جسم ساکت لیکن دماغ پوری طرح بیدار تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی ذرا ذرا سی آہٹ اور باہر سرسرانے والے ہوا کو بھی صاف سن رہا تھا۔ دو گھنٹوں تک وہ اسی طرح ساکت و صامت پڑا رہا

''بہت ہو چکا۔'' اچانک رچرڈ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ ''اگر یہ مذاق ہے تو پھر اس کی بھی حد ہو چکی ہے اب میں مزید احمق بننے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ نہ دوپہر کا کھانا نہ شام کا۔ نہ شراب لعنت ہے اس مذاق پر اور اگر ڈیوک اب بھی بضد ہے اور اسے سائمن کی زندگی خطرے میں محسوس ہوتی ہے تو ہم زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے ہیں کہ سب کے سب اوپر چل کر ایک ہی کمرے میں سو جائیں۔ فالتو پلنگ ملازموں کو کہہ کر لگوائے جا سکتے ہیں

۔'' ڈیوک یہ سنتے ہی اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ موکا کی تاریک قوتوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اس نے دل ہی دل میں کہا اور پھر بلند مگر ہموار لہجے میں بولا۔ ''تو گویا تمہیں ابھی تک اس بات میں شبہ ہے کہ سائمن کو کوئی حقیقی خطرہ درپیش ہے

''ہاں میں کالے جادو پر ذرا بھی یقین نہیں رکھتا۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ عجیب اور جارحانہ انداز کا حامل تھا۔ ''کوئی بھی عقلمند ان واہیات باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ اگر در حقیقت کالے جادو کا کوئی وجود ہوتا تو کاگلیسٹر جیسا جادوگر روم کے قید خانے میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر کیوں مر جاتا۔ کیا وہ جادوئی قوت سے اپنی جان نہیں بچا سکتا تھا۔ کیتھرین جیسی مشہور و معروف جادوگرنی اپنی حسب خواہش بے شمار معصوم بچوں کی قربانی دلوانے کے باوجود ہنری کا کچھ نہ بگاڑ سکی اور اس کے چاروں لڑکے اپنی ماں کی تمام تر کوششوں کے باوجود لاولد ہی مر گئے اور آخر کار ہنری ہی فرانس کا بادشاہ بن گیا۔ ذرا اور قریب آ جاؤ۔ اپنے ہی ملک برطانیہ کے نام نہاد عظیم جادوگر ایلیپس لیوی کا نام تو غالباً تم نے ضرور ہی سنا ہوگا۔ وہ عہد وکٹوریہ کا مشہور جادوگر تھا۔ اس کی سینکڑوں صفحات پر مشتمل کتاب جو اس نے سفلیات کے بارے میں لکھی تھیں بھی یقیناً تم نے ضرور پڑھی ہوگی وہ اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہے کہ اس نے اس کتاب میں جادوگری کے بے شمار عمل اور علوم مخفیہ کے لاتعداد طریق آسان زبان میں بیان کیے ہیں۔ تاکہ ہر کوئی انہیں سمجھ اور سیکھ سکے۔ مگر کتاب پڑھنے پر معلوم ہوا کہ اس نے الٹی سیدھی لکیروں، دائروں، مثلثوں اور اوٹ پٹانگ حروف و علامات کے سوا اس کتاب میں کوئی تیر نہیں مارا۔ البتہ کتاب کے آخر میں فرمایا ہے کہ سفلیاتی عمل چونکہ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر کسی کو ان کے راز میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔ لعنت ہے اس پر لہذا میں تو اوپر جا کر آرام سے سوتا ہوں

۔'' رچرڈ کے کھڑے ہوتے ہی ڈیوک بھی کھڑا ہو گیا اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

''رچرڈ ڈیر کیا میں پاگل یا احمق ہوں۔

''ٹھیک ہے۔'' ڈیوک مسکرایا۔'' ہم ایک طویل مدت سے ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ہماری دوستی باہمی اعتماد پر قائم ہے نا۔

''بالکل ہے

''تو پھر اسی دوستی کے زعم پر اگر میں تم سے کوئی معمولی سی درخواست کروں تو کیا تم اسے ٹھکرا دو گے۔

''ہرگز نہیں

''شکریہ دوست۔'' ڈیوک نے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔'' چلو میں تمہاری ہی بات مانے لیتا ہوں کہ کالا جادو کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور میں خواہ مخواہ خوفزدہ ہوں تاہم اگر میں تم سے درخواست کروں کہ آج کی رات اپنے خوفزدہ دوست کی مدد کرو۔ اور اس دائرے کے باہر قدم مت نکالو تو کیا تم یہ میری حقیر سی خواہش بھی پوری نہیں کرو گے۔

''جواب نہیں ہے تمہارا۔ لاجواب کر کے رکھ دیا ہے۔'' رچرڈ دوبارہ بیٹھتے ہوئے بولا

''بہت بہت شکریہ رچرڈ۔'' ڈیوک بھی دوبارہ بیٹھ گیا

۔تو گویا یہ شیطانی قوتوں کا ابتدائی حملہ تھا۔ ڈیوک نے اپنے دل میں سوچا کموٹا نے اپنی مخفی قوتوں کو بروئے کار لا کر رچرڈ کے ذہن کو الجھانے اور اپنی لائن پر لگا کر ہمارے دفاعی حصار میں شگاف ڈالنے کی کوشش کی ہے مگر فہم و فراست اور دلائل جو روشن قوتوں کی علامت سمجھے جاتے ہیں میں نے تاریک قوتوں کو شکست دے دی ہے

۔خاموشی ایک مرتبہ پھر مسلط ہو چکی تھی۔ چاروں اپنے اپنے خیالات میں غرق تھے اور اب لیٹنے کی بجائے ایک دوسرے سے پشت ملائے بیٹھے تھے۔ آتشدان میں آگ باقاعدگی سے جل رہی تھی فرش پر بنے ستارے کے پانچوں گوشوں پر موم بتیاں بھی اپنے ہموار شعلوں کے ساتھ روشن تھیں اور برقی بلب بھی کمرے کو منور کیے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود سب کے دل و دماغ کسی نامعلوم خطرے کا احساس لیے ہوئے تھے

۔رات لمحہ بہ لمحہ منزل کی طرف گامزن تھی۔ دفاعی دائرے کے اندر ہر شخص وسوسوں کا شکار تھا لیکن ڈیوک کچھ زیادہ متفکر نظر آ رہا تھا۔ وہ اپنے علم و ادراک کی بناء پر غیر مرئی قوتوں کے سائے دائرے کے گرد منڈلاتے ہوئے صاف محسوس کر رہا تھا۔ اسے واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ یہ روحیں دائرے کے چاروں طرف منڈلا رہی ہیں اور دائرے میں کسی ایسے کمزور پہلو کی تلاش میں ہیں جہاں سے وہ اندر داخل ہو سکیں۔ سائمن اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے خلا میں پتہ نہیں کیا گھور رہا تھا۔ ڈیوک کے نزدیک وہ دفاعی لحاظ سے کمزور ترین پہلو تھا اسی لیے ڈیوک کی نگاہیں بدستور اس پر جمی ہوئی تھیں اور اس کا بغور جائزہ لے رہی تھیں

''مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے۔'' اچانک سائمن نے کہا اس کا لہجہ کھوکھلا اور آواز کچھ بھاری تھی۔

شیطانی قوتوں کا ایک اور حملہ اب وہ سائمن پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ڈیوک نے دل ہی دل میں سوچا اور مسکراتے ہوئے جگ میں سے گلاس بھر کر پانی سائمن کی طرف بڑھا دیا۔ اس قسم کے مواقع کیلئے اس نے پہلے ہی ایک بڑا جگ پانی سے بھرا کر دائرے کے اندر رکھوا لیا تھا

’’لو یہ لو پانی۔‘‘ ڈیوک نے گلاس سائمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

۔سائمن نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہی برا سا منہ بنایا اور گلاس ایک طرف رکھتے ہوئے بولا۔’’ رچرڈ! کیا تم یہی پانی استعمال کرتے ہو۔ ...... یہ تو کچھ کڑوا کڑوا ہی اس میں سے عجیب سی بو بھی آ رہی ہے

۔‘‘ڈیوک مسکرایا وہ سمجھ گیا کہ یہ سب مکوٹا کی تاریک قوتوں کی کارستانی ہے چنانچہ گلاس کا پانی جگ میں الٹ دیا اور جیب سے مقدس پانی کی شیشی نکال کر چند قطرے جگ میں ڈال دیئے۔ پھر گلاس دوبارہ بھر کر سائمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا’لو اب پی کر دیکھو

۔‘‘سائمن نے گلاس لے کر پہلے ہلکی سی چکی لگائی اور پھر سارا پانی غٹا غٹ پی گیا۔ اس کے بعد مسکراتے ہوئے بولا۔’’ پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ہے تم نے۔ ابھی تو یہ پانی بڑا بدمزہ تھا لیکن اب پیا ہے تو بالکل ہی مختلف ہے

۔‘‘ڈیوک جواب میں صرف مسکرا دیا۔ اس کے بعد کافی دیر تک کوئی گفتگو نہیں ہوئی بارش بھی تھم چکی تھی۔ اس لیے شیشوں پر پڑنے والی بوندوں کی ٹپاٹپ بھی ختم ہو کر پر ہول سناٹے میں تحلیل ہو چکی تھی۔ خوفناک خاموشی اور سکوت میری کی روح کو بری طرح چاٹ رہا تھا۔ اعصاب شکن اور پر اسرار قسم کی خاموشی اس کے لیے ناقابل برداشت ہو چکی تھی۔ وہ چیخنا چاہتی تھی مگر کسی انجانے خوف نے اسے چیخنے سے بھی باز رکھا ہوا تھا

۔مزید آدھ گھنٹہ اسی طرح گذر گیا، ایک ہی حالت میں بیٹھے بیٹھے سب کے اعضا شامل ہو گئے اور تھکاوٹ کی وجہ سے غنودگی طاری ہونے لگی۔ رچرڈ کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تکیے پر سر رکھ کر آرام سے لیٹ گیا اور چند منٹ کے بعد ہی سو گیا۔ میری اور سائمن بھی لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگے۔ یہ صورت حال ڈیوک کے لیے کسی بھی طرح حوصلہ افزا نہیں تھی۔ بیدار اور چاق و چوبند ذہنوں سے خارج ہونے والی ارتعاشی لہریں جس خوبی سے شیطانی قوتوں کا مقابلہ کر سکتی تھیں اس خوبی سے سوئے ہوئے اور نیند سے بوجھل ذہن ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ بہر حال وہ خود پوری طرح بیدار اور ہوشیار تھا اسے معلوم تھا کہ ان کی غفلت سے یقیناً فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی لیے اس نے پہلو بدلا اور مزید محتاط ہو گیا۔ مگر عین اسی وقت جوں ہی اس کی نظریں چھت کی طرف گئیں خوف کی ایک سرد لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی۔ برقی بلبوں کی روشنی کسی حد تک کم ہو چکی تھی۔ سفید چھت اب اتنی روشن نظر نہیں آ رہی تھی۔ جتنی کہ کچھ دیر پہلے تھی۔ ممکن ہے یہ محض فریب نظر ہو یا ذہنی کرشمہ سازی بہر حال ڈیوک نے سب کو جگا دیا

۔رچرڈ آنکھیں جھپکا کر ڈیوک کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھنے لگا۔ تو ڈیوک مدھم آواز میں بولا۔’’ میرا خیال ہے کہ بلبوں کی روشنی کم ہو رہی ہے

۔‘‘یہ سن کر سب ہی بلبوں کی طرف غور سے دیکھتے لگے۔ روشنی کم ہونے کا عمل اس قدر سست رفتار اور آہستہ ہو رہا تھا کہ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔ بہر حال کئی منٹ تک نظریں جمائے رکھنے کے بعد سب نے ڈیوک کے خدشات کی تائید کر دی۔ کیونکہ کئی جگہ جہاں کچھ دیر پہلے روشنی تھی اب ہلکے روشن سائے نظر آنے لگے تھے جوں جوں وقت گزرتا رہا تھا۔ روشن سائے دھندلے اور پھر تاریک ہوتے جا رہے تھے اس کے ساتھ ہی نئے نئے روشن سائے بھی پیدا ہوئے تھے۔ ابھی دس بارہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ کمرہ دھندلی تاریکی میں ڈوب گیا۔ اب برقی قمقموں کے گرد صرف چند فٹ تک روشنی کے دھندے دائرے باقی رہ گئے تھے پانچوں موم بتیوں کی روشنی بھی کافی ہو گئی تھی اور آتشدان میں جلنے والی آگ بھی صرف الاؤ کی

صورت میں باقی رہ گئی تھی

''اف خدایا۔سردی بڑھتی ہی جارہی ہے۔'' رچرڈ میری کے قریب کھسکتے ہوئے بولا

۔ڈیوک خود بھی محسوس کررہا تھا کہ سردی پراسرار طور پر دمبدم بڑھتی جارہی ہے اس کی وجہ بھی معلوم تھی لیکن خاموش رہا اور مزید چوکنا ہوگیا۔ ہر گزرنے والے منٹ کے ساتھ روشنی میں کمی اور تاریکی میں اضافہ ہورہا تھا۔ یہاں تک کہ موم بتیوں کے شعلوں کے قدبت بھی غیر محسوس طور پر ہو رہے تھے ابھی تھوڑی ہی دیر گذری ہوگی کہ کمرے کے جنوبی گوشے کی طرف سے تیز سرد ہوا چلنے لگی

۔ڈیوک دل ہی دل میں کسی قدیم دعا کے الفاظ سہرانے لگا۔ اس کی پیشانی پر تشویش کی لکیریں کچھ اور گہری ہوگئیں۔ دعا کے ساتھ ہی سرد ہوا کے جھونکے بند ہوگئے۔ مگر دو منٹ کے بعد ہی سرد ہوا کے جھونکے شمالی گوشے کی طرف سے آنے شروع ہوگئے۔ ڈیوک نے اب منہ شمالی گوشے کی طرف پھیر کر دعائیں دہرانی شروع کردیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس طرف سے تو ہوا آنی بند ہوگئی لیکن وہی جھونکے اب اسے اپنی پشت پر صاف محسوس ہو رہے تھے

۔ڈیوک کی تمام تر کوشش کے باوجود سرد ہوا کی شدت میں لحہ بہ لحہ اضافہ ہوتا جارہا تھا اور اب سرد ہوا کے جھونکے دائرے کی ہر سمت سے ان پر حملہ آور ہورہے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دائرے کے گرداگرد بے شمار برقی پنکھے لگا دیئے گئے ہوں ڈیوک یوں ڈیوک یوں محسوس کررہا تھا جیسے لا تعداد بدروحیں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے دفاعی دائرے کے گرد کھڑی ان کی لاچاری پر تمسخر آمیز قہقہے لگارہی ہیں

۔سرد ہوا کے جھونکوں کی شدت میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ برابر اضافہ ہوتا جارہا تھا اور آخرکار موم بتیوں کے لرزاں شعلے تیز جھونکوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اچانک بجھ گئے اس کے ساتھ ہی پورا کمرہ ہولناک تاریکی میں ڈوب گیا۔ رچرڈ نے جلدی سے جیب سے ماچس نکالی اور ایک تیلی جلا کر ایک موم بتی جلا دی۔ مگر اب اس نے تیلی کا شعلہ دوسری موم بتی کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ ایک تیز جھونکے نے پہلی موم بتی اور تیلی دونوں کو بجھا دیا رچرڈ نے یکے بعد دیگرے کئی تیلیاں جلانے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے کہ تیلی کی لکڑی آگ پکڑے تیلی ہر مرتبہ بجھ جاتی تھی۔ اس کی نظر صرف ایک لحہ کے لیے سائمن کے چہرے پر پڑی تھی اور اس ایک ہی لمحے میں اس نے دیکھ لیا تھا کہ سائمن کا چہرہ کسی مردہ لاش کی مانند زرد پڑ گیا تھا اور دہشت سے آنکھوں کی ساکت پتلیاں بڑی ہی خوفناک نظر آرہی تھیں

''کھڑے ہوجاؤ اور جلدی سے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لو۔'' ڈیوک اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بلند آواز سے بولا۔ اس کے لہجے سے سراسیمگی صاف نمایاں تھی۔ اس طرح سیاہ قوتوں کے خلاف ہماری مزاحمت کافی بڑھ جائے گی۔'' اس کے ساتھ ہی سب اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور ٹٹول کر ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لیے اس طرح کہ ان سب کے منہ دائرے کے بیرونی سمت تھے۔ اس عمل کے ساتھ ہی ہوا کے تیز جھونکے یوں یک لخت بند ہوگئے جیسے کسی نے ان کا سوچ بند کردیا ہو اور پھر اس کے بعد ہر طرف بھیانک قسم کا گمبھیر سناٹا چھا گیا۔ ابھی بمشکل دو منٹ بھی نہیں گذرے تھے کہ معاً میری پر کپکپاہٹ کا جیسے دورہ پڑ گیا وہ سرتاپا خزاں رسیدہ پتے کی مانند لرزہ براندام تھی

''حوصلے سے کام لو ڈارلنگ۔'' رچرڈ نے میری کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، بیوی کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے بولا۔''ابھی چند منٹ میں سب کچھ

ٹھیک ہو جائے گا۔'' اس کا خیال تھا کہ اس کی بیوی باریک کپڑوں میں ملبوس محض سردی کی وجہ سے کانپ رہی ہے

''مگر...... مگر ڈیر ادھر دیکھو۔'' میری نے آتشدان کی طرف رچرڈ کا ہاتھ اٹھا کر کہا

۔یہ سنتے ہی ڈیوک اور رچرڈ جنہوں نے دونوں طرف سے میری کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔آتشدان کی طرف دیکھا۔ڈیوک کے دل کو آتشدان کی طرف دیکھتے ہی دھچکا سا لگا کیونکہ ہوا کے تیز جھونکوں کی وجہ سے جو آگ تیز شعلوں کی شکل میں بھڑک رہی تھی اب بجھتی جا رہی تھی ایسا لگتا تھا جیسے کوئی نادیدہ قوت آگ کو بجھائے دے رہی ہے اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے آتشدان میں صرف راکھ کا ڈھیر باقی رہ گیا

۔دعائیں دہراؤ خدا کے لیے دعائیں دہراؤ۔'' ڈیوک نے جلدی سے کہا اس کے لہجے میں اضطراب اور گھبراہٹ تھی

۔ڈیوک کی ہدایت پر سب نے بلند آواز سے دعائیں دہرانی شروع کر دیں اس کا نتیجہ صرف اس قدر برآمد ہوا کہ برقی بلب جو بالکل بجھ گئے تھے اب اچانک ان کی فلامنٹ سرخ نظر آنے لگے اور ان کی سرخی میں کبھی کمی اور کبھی بیشی ہونے لگی پر اس بات کی صاف علامت تھی کہ روشن اور تاریک قوتوں میں ایک دوسرے پر غالب آنے کے لیے سخت جنگ ہو رہی ہے بلبوں کی کی ٹمٹماہٹ کے ساتھ ہی دائرے میں موجود چاروں افراد کے دل بھی نامعلوم خطرات کے احساس سے بری طرح دھڑ دھڑا رہے تھے۔ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور پیشانیاں پسینے سے بھیگ چکی تھیں اور چاروں کے گلے خشک ہو چکے تھے

۔اسی جانگسل اور ہولناک خاموشی اور گھمبیر سکوت میں قطعی غیر متوقع اور اچانک طور پر جب دروازے پر تین مرتبہ دستک ہوئی تو یوں لگا۔جیسے توپیں داغ دی گئی ہوں۔سب ہی اچھل پڑے

''کون ہے۔'' رچرڈ نے بلند آواز سے کہا

''اپنی جگہ سے ایک انچ بھی مت ہلنا۔'' ڈیوک نے سرگوشی کرتے ہوئے تاکیدی لہجے میں کہا

۔اسی وقت باہر سے آواز سنائی دی جو بلاشبہ ریکس کی آواز تھی۔وہ کہہ رہا تھا۔''میں نے کھڑکی میں روشنی دیکھی تو ادھر آ گیا۔دروازہ کھولو

۔'' رچرڈ اطمینان کا سانس لیتے ہوئے میری کا ہاتھ چھوڑ کر ایک قدم ہی بڑھا تھا کہ ڈیوک نے شانے سے پکڑ کر اسے واپس کھینچ لیا۔ساتھ ہی بولا'' احمق مت بنو۔یہ صرف چال ہے

۔'' رچرڈ کو ڈیوک کی بات میں کسی حد تک شبہ تھا۔مگر باقی سب کو پورا یقین تھا کہ ڈیوک بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے اور یہ کہ کوئی شیطانی قوت ریکس کی آواز کی نقل اتارتے ہوئے انہیں بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہی ہے

''رچرڈ ڈیر دروازہ کھولو۔میں یہاں باہر سردی سے اکڑ رہی ہوں۔'' ایک مرتبہ پھر ریکس کی آواز آئی

''کوئی جواب مت دو اور بالکل خاموش رہ۔'' ڈیوک نے زیر لب ہدایت کی چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر اہل خاموشی چھا گئی

''وہ دیکھو، وہ کیا ہے۔'' سائمن نے ایک تاریک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں تاریکی میں کوئی تاریک تر سایہ حرکت کر رہا تھا سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس نئے خطرے کی طرف دیکھنے لگے۔ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ اس تاریک سائے کے وجود میں سے سفید و نیلگوں

روشنی کی ہلکی شعاعیں خارج ہونے لگیں چنانچہ کسی حد تک اس کے خطوط واضح ہو گئے وہ نہ تو کوئی انسانی جسم تھا اور نہ کسی جانور کا۔ایک عجیب وغریب جسم تھا جس کا نہ چہرہ نظر آ رہا تھا اور نہ آنکھیں، کھال پلپلی اور جیلی جس کو دیکھ کر سخت کراہیت محسوس ہو رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر میں سارا کمرہ اس جسم کی ناقابل برداشت بدبو سے بھر گیا اس قدر تعفن تھا جیسے کوئی جانور سڑ رہا ہو اس کے جسم پر سنہری رنگ کے منتشر بال سفید دودھیا روشنی میں سونے کے تاروں کی مانند چمک رہے تھے

۔ابھی ان چاروں کے حواس ٹھکانے بھی نہ آنے پائے تھے کہ اس خوفناک بلا نے قہقہے لگانے شروع کر دیئے یہ قہقہے اس قدر ہیبت ناک تھے کہ چاروں کے دل اچھل کر حلق میں آ گئے شدت خوف سے میری کی گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی۔سائمن کو تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔رچرڈ جو ابھی کچھ دیر پہلے تک ان سب باتوں کو محض توہمات ہی سمجھتا تھا اب پھٹی پھٹی آنکھوں سے عفریت کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ پلک جھپکنے تک کی اس میں ہمت باقی نہیں رہی تھی

۔ڈیوک بھی حیرت کا مجسمہ بنا اس بلا کو دیکھ رہا تھا جس کی خوفناکی کو الفاظ میں بیان کرنا اس کے بس سے باہر تھا مکوٹا کی شیطانی قوتوں کا اندازہ لگانے میں اسے سخت غلطی ہوئی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مکوٹا اس قدر بھیانک قوتوں کا مالک ہوگا۔ بہر حال اس وقت اس کے سامنے جو منظر تھا اسے دیکھ دیکھ کر اس کا دماغ ماؤف ہوا جا رہا تھا

۔اچانک اس بلا نے کمرے میں اچھل کود شروع کر دی۔ساتھ ہی کمرے کی فضا اس قدر متعفن ہو گئی جیسے اس کمرے میں سالہا سال تک بھیڑ بکریاں اور گائیں بھینسیں باندھی جاتی رہی ہوں۔اچھل کود کرنے کے ساتھ ساتھ وہ بلا انہیں دیکھ دیکھ کر قہقہے بھی لگا رہی تھی اور ان قہقہوں کو سن کر ان کا پتہ پانی ہوا جا رہا تھا

۔کئی منٹ گذر گئے۔اس روح فرسا منظر کو دیکھ دیکھ کر ان کے دلوں کی دھڑکنیں بھی شاید رک گئی تھیں۔پھر اچانک اس خفیہ زینے کے دروازے میں جو بالائی منزل میں ننھی فلورا کے کمرے تک جاتا تھا پتلی سی دراز پیدا ہوئی اور نہ زینے میں چلنے والے بلب کی روشنی ایک پتلی سی لکیر کی صورت میں تاریک فرش پر پڑنے لگی۔روشنی کی اس لکیر کو دیکھ کر قطعی غیر متوقع طور پر سب نے جلدی سے گھوم کر خوفیہ دراوازے کی طرف دیکھا۔ پتلی سی دوز لحہ بہ لحہ چوڑی ہوتی جا رہی تھی یہاں تک کہ اس میں سے فلورا برامد ہوئی

''اف خدایا۔یہ فلورا ہے۔'' میری کی آواز اچانک کمرے میں بلند ہوئی۔ بچی اس وقت اس خوفناک عفریت سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر گم سم کھڑی تھی۔میری کی ممتا نے جب بچی کو خطرے میں دیکھا تو تیزی سے جھپٹ کر بچی کی طرف بڑھی مگر ڈیوک نے اس کی گردن میں بازو ڈال کر اسے بروقت روک لیا

''خدا کے لیے میری۔'' ڈیوک میری کو پیچھے گھسیٹتے ہوئے بولا۔''سمجھنے کی کوشش کرو۔یہ سب مکوٹا کی چال ہے۔وہ فلورا ہرگز نہیں ہے بلکہ مکوٹا کی ہی غلام کوئی بدروح بچی کی شکل وصورت میں تمہارے سامنے آ کھڑی ہوئی ہے۔تاکہ کسی نہ کسی طرح ہم اس دفاعی دائرے سے باہر نکل جائیں

''نہیں۔میں اپنی بچی کو پہچانتا ہوں۔وہ یقیناً فلورا ہے اور سخت خطرے میں ہے۔'' یہ کہہ کر رچرڈ دائرے سے نکل کر بچی کی طرف بڑھنا ہی چاہتا

تھا کہ ڈیوک اس سے لپٹ گیا اور اسے واپس کھینچ لیا۔ ''رچرڈ یقین کرو وہ فلورا ہرگز نہیں ہے۔'' ڈیوک ہانپتے ہوئے بولا۔ ''اگر تمہیں مجھ پر ذرا بھی اعتماد ہے تو میری بات پر یقین کرو......... اوہ راحم خدا ہم پر رحم کرو۔'' ڈیوک نے بڑے ہی پر درد لہجے میں کہا

۔ڈیوک کے دل کی انتہائی گہرائیوں سے نکلنے والے ان دعائیہ الفاظ میں اس قدر خیر وانکساری اور اس قدر قوت پنہاں تھی کہ ان کے ساتھ ہی سامنے کھڑی بچی کا چہرہ پہلے نیلا پھر دھندلا اور آخر کار نظروں سے یوں معدوم ہو گیا جیسے یہ سب کچھ ان کا محض فریب نظر تھا۔ تاریک گوشے میں موجود بلا نے بھی معاً ایک خوفناک قہقہہ لگایا پھر اس کا وجود بھی تاریکی میں تحلیل ہو کر رہ گیا۔ اب کمرے میں سوائے تاریکی کے کچھ بھی نہیں تھا

''اب تو تمہیں میری بات کا یقین آ گیا۔'' ڈیوک نے رچرڈ کو چھوڑتے ہوئے پوچھا

۔ابھی رچرڈ کوئی جواب نہ دینے پایا تھا کہ دروازے والے گوشے کی طرف سے سرسراہٹ کی سی آواز سنائی دی ایک جھٹکے کے ساتھ سب کی نگاہیں ادھر گھوم گئیں دفاعی حصار سے باہر دروازے کے عین سامنے ان کے سروں کے لیول پر تاریک دھواں سا جمع ہو رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس دھوئیں میں روشنی کے دو نقطے نظر آنے لگے۔ پھر لحہ بہ لحہ وہ نقطے پھیلتے چلے گئے اور آخر کار وہ دونوں نقطے الیکٹرک پنسل ٹارچ کی مانند روشن ہو گئے ان کے پیچھے اب سیاہ دھواں کسی خوفناک سلحیم شحیم جانور کے سر کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ روشنی کی شعاعیں اس کی ہیبت ناک آنکھوں سے خارج ہو رہی تھیں۔ پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد مزید دھواں جمع ہو کر جانور کے واضح جسم کی شکل میں ڈھل گیا

۔میری کی ٹانگیں خوف سے کانپنے لگیں اور کاشہ سر میں جیسے درز پڑ گئی ہو وہ ہولناک آنکھیں میری کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھیں اور انہیں دیکھ دیکھ کر میری کا دل ڈوبا چلا جا رہا تھا۔ اس کی قوت برداشت جواب دے گئی اور ایک گھٹی گھٹی سی چیخ اس کے خشک گلے سے نکل کر پر سکوت فضا میں بلند ہوئی وہ شدت خوف سے پاگل ہو کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر اس کی ٹانگوں میں اتنی سکت ہی باقی نہیں تھی کہ وہ بھاگ سکتی۔

دو منٹ کے بعد ہی خوفناک جانور مزید واضح شکل اختیار کر گیا۔ چنانچہ ڈیوک کی تیز سرگوشی سنائی دی۔ ''اف خدایا یہ تو گھوڑا ہے بغیر سوار کے گھوڑا وہ واقعی اپنے سوار کے بغیر ایک گھوڑا ہی تھا۔ ناقابل تصور جسامت کا سیاہ چمکدار گھوڑا۔ ڈیوک اس مہیب اور بھیانک گھوڑے کی اہمیت سے بخوبی واقف تھا اس کے دماغ نے جیسے ہی اس نئے لرزہ خیز خطرے کی حقیقت کا ادراک کیا اس کی ہمت جواب دے گئی۔ وہ جانتا تھا کہ سیاہ بختی موت کی شکل میں ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے اور یہ کہ اب مزید نبرد آزمائی اس کے بس سے باہر ہے۔ مکوٹا نے جب دیکھا کہ اس کی تمام چالبازیاں اور اس کے تابع تمام بدروحیں اور سیاہ قوتیں ڈیوک اور اس کے ساتھیوں کو دفاعی حصار سے باہر لانے میں ناکام رہی ہیں تو غصے میں جھنجھلا کر اس نے آخری اقدام کے طور پر موت کے فرشتے کو ہی بذات خود ان سب کو ہلاک کرنے کے لیے بھیج دیا تھا

۔گھوڑے کی شکل وصورت اب کافی واضح ہو چکی تھی اس کی پشت پر سیاہ چمڑے کی چمکتی ہوئی زین کسی ہوئی تھی اور پشت پر وزن سے جھکاؤ واضح کر رہا تھا کہ پشت پر کوئی غیر مرئی سوار بیٹھا ہے۔ رکابیں تنی ہوئی اور لگامیں اس طرح کھچی ہوئی نظر آ رہی تھیں کہ گھوڑے کی تھوتھنی گردن میں گھسی جا رہی تھی۔ بلاشبہ فرشتہ اجل گھوڑے کی پشت پر موجود تھا مگر نظر نہیں آ رہا تھا ڈیوک جانتا تھا کہ جس نے بھی اس سوار کو دیکھا ہے اس کے بارے میں بتانے کے لیے زندہ نہیں رہا۔ اگر گھوڑا دفاعی کنڈل میں داخل ہو گیا تو وہ سب اس کے سوار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے مگر اس کے بعد ایک لمحہ بھی

زندہ نہیں رہ سکیں گے

۔ڈیوک کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا اور رچرڈ کا حلق خشک ہو کر زبان تالو سے چپک کر رہ گئی تھی۔ گھوڑے کے منہ سے سفید سفید جھاگ نکل کر فرش پر گر رہی تھی۔ جسے دیکھ دیکھ کر ان کے دل و دماغ ان کا ساتھ چھوڑتے جا رہے تھے۔

گھوڑے نے اچانک زور زور سے طویل سانس لیے اور گرم گرم بھاپ کے تیز بھپکے ان کے چہروں سے ٹکرائے۔ ڈیوک نے جلدی جلدی تھوک نگل کر حلق تر کیا اور تیزی سے مختلف دعائیں دہرانی شروع کر دیں۔ رچرڈ بھی اسکا ساتھ دینے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ اسکے ساتھ ہی گھوڑے نے ہنہنانا اور فرش پر زور زور سے ٹاپیں مارنی شروع کر دیں۔ وہ کبھی ایم دم آگے آتا تھا اور پھر دائرے کے قریب پہنچ کر پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ کئی مرتبہ یہ عمل دہرانے کے بعد گھوڑے نے اچانک دونوں اگلی ٹانگیں اٹھا کر جست لگائی اور دائرے کے اندر آ گیا اب اسکی اگلی دونوں ٹانگیں دائرے کے اندر اور باقی حصہ دائرے سے باہر تھا میری نے شدت خوف سے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن ایک ہاتھ ڈیوک اور دوسرا رچرڈ کی فولادی گرفت میں تھا رچرڈ بیوی کو بچانے کے لیے میری کے آگے آ گیا۔ گھوڑے نے دوسرے ہی لمحہ ایک اور زقند لگائی اور قریب تھا کہ وہ غیر معمولی جسامت کا گھوڑا ان تینوں کو کچل کر رکھ دیتا کہ رچرڈ نے چشم زدن میں اپنا آٹومیٹک نکال کر نالی کا رخ گھوڑے کی سر کی طرف کر کے یکبارگی کئی فائر کر دئے

۔فائر کی آوازیں کمرے کی فضا میں یوں معلوم ہوئیں جیسے توپیں چل گئی ہوں ساتھ ہی شعلوں کے لپکنے سے چند سیکنڈ کے لیے کمرے کی تاریکی بھی دور ہو گئی اور اس کے دوسرے ہی منٹ تمام کمرہ برقی قمقموں کی خیرہ کن روشنی سے منور ہو گیا۔ اب نہ وہاں گھوڑا تھا اور نہ اس کا سوار ایک مرتبہ پھر موت کی سی خاموشی چھا گئی یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے سانسوں تک کی سرسراہٹ سن سکتے تھے

۔چند سیکنڈ کے بعد ہی کمرہ یوں اچانک تاریک ہو گیا جیسے برقی رو فیل ہو گئی ہو۔ یہ سب کچھ کم از کم رچرڈ کے لیے قطعی ناقابل فہم تھا۔ دفعتاً اسے نوکروں کا خیال آیا۔ وہ سوچنے لگا کہ شوٹنگ کی آواز یقیناً انہوں نے سن لی ہو گی اور ابھی جاگتے ہوئے سب آ جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی یہ شیطانی کھیل بھی ختم ہو جائے گا لیکن کئی منٹ گذر جانے کے باوجود اسے باہر کسی کے بھاگتے دوڑنے کی خوش کن آواز سنائی نہ دی۔ پستول اب بھی اس کی نم آلود انگلیوں کی گرفت میں تھا۔ دیکھا تو میگزین خالی ہو چکی تھی اس نے گھبراہٹ میں آٹھوں راؤنڈ فائر کر دیئے تھے

۔کچھ معلوم نہیں کہ وہ اس روح فرسا تاریکی میں کھڑے کتنی دیر تک خوف و دہشت سے کانپتے رہے مگر اس حقیقت کو سب نے دیکھ لیا کہ خوفناک گھوڑا ایک مرتبہ پھر اسی گوشے میں آ موجود ہوا ہے اور دائرے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہی ناقابل برداشت تعفن کمرے کی فضا میں پھر محسوس ہو رہا تھا۔ دفعتاً گھوڑا زور سے ہنہنایا اور دونوں اگلی ٹانگیں ہوا میں بلند کر کے دائرے تک آ گیا۔ ڈیوک کو محسوس ہوا جیسے میری اس کے ہاتھ می بے جان لاش کی طرح جھول گئی ہے۔ وہ شاید بے ہوش ہو گئی تھی۔ گھوڑے کی اگلی ٹاپیں دائرے سے مس ہوئی ہی تھیں کہ گھوڑا یوں اچھل کر پیچھے ہٹ گیا جیسے اس کے پر انگاروں پر گئے تھے۔

رچرڈ میری کو درست حالت میں لٹانے کے لیے جھکا ہی تھا کہ اس کا پیر پیچھے مثلث میں رکھے مقدس پانی کے پیالے سے ٹکرا گیا اور پیالہ الٹ گیا۔ مقدس پانی فرش پر دور تک بہتا چلا گیا۔ اسی وقت کمرے کی خاموش فضا میں ایک قہقہہ بلند ہوا جس سے فتح مندی و مسرت کی جھلک نمایاں تھی

رچرڈ اور ڈیوک دونوں نے بیک وقت گھوم کر اس طرف دیکھا جدھر سے قہقہہ بلند ہوا تھا تو ان کے ہوش گم ہو گئے۔ وہی عفریت جس کا حلیہ الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے ان کی طرف بڑھتا آ رہا تھا۔ گھوڑے کا رخ اب اس طرف تھا جہاں مقدس پانی کا پیالہ لڑھک گیا تھا۔ وہ مقام اب دفاعی حصار کا کمزور ترین حصہ تھا۔ چنانچہ اس مقام پر پہنچ کر گھوڑا اچھلی دو ٹانگوں پر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ اس کا پیٹ رچرڈ اور ڈیوک کے عین سروں پر آ گیا ۔ رچرڈ میری کو بچانے کے لیے اس کے جسم پر ڈھال بن گیا جبکہ اس کی نگاہیں بدستور گھوڑے پر جمی رہیں۔ لیکن ڈیوک اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا اور جو بھی دعائیں یاد تھیں برابر دہراتا رہا۔ گھوڑا اب کسی بھی لمحہ انہیں روند سکتا تھا اور یہ کہ ان سب کا خاتمہ بالکل قریب تھا۔ چنانچہ ڈیوک نے اپنا آخری ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ ہتھیار انتہائی موثر تھا۔ مگر اس کے لیے سخت تاکیدی حکم تھا کہ یہ صرف اس صورت میں استعمال کیا جائے جب کوئی بھی چارہ کارگر ثابت نہ ہوا اور اسے استعمال نہ کرنے کی صورت میں موت یقینی نظر آتی ہو یہ ہتھیار چند الفاظ تھے۔ لیکن ان الفاظ کو دہراتے ہوئے خود عامل کو چونکہ ناقابل برداشت جسمانی و روحانی اذیتوں سے گذرنا پڑتا ہے اس لیے اس سے پہلوتہی ہی بہتر سمجھی جاتی ہے لیکن چونکہ اب پانی سر سے گذر چکا تھا اور ان سب کی موت یقینی نظر آنے لگی اس لیے ڈیوک نے اپنے دل کی انتہائی گہرائی کے ساتھ بڑے ہی کرب کے عالم میں وہ چند الفاظ جلدی جلدی اور بار بار دہرائے۔

دفعتاً زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ بجلی چمکی اور تاریک کمرہ لمحہ بھر کے لیے نیلگوں سفید روشنی سے جگمگا اٹھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ روشنی تو غائب ہو گئی مگر اب تاریک تر کمرے میں عفریت اور گھوڑے کے گرد ہلکی روشنیوں کے حلقے چھوڑ گئی۔ بجلی کا کوندا لپکتے ہی کمرے میں ایسی خوفناک چیخ و چنگاڑ بلند ہوئی جیسے اس عفریت کو ذبح کیا جا رہا ہو۔ عفریت اور گھوڑے کے جسم دھندلا گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے تاریک دھواں بن کر کمرے کی تاریک فضا میں تحلیل ہو کر رہ گئے۔



آخر کار ان چند پر اسرار الفاظ سے مجبور ہو کر خدائے ذوالجلال نے ان کی سن لی تھی اور بروقت اپنی قدرت کاملہ سے شیطانی قوتوں کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ ان الفاظ کو دہراتے ہوئے ڈیوک کو بے حد اذیتوں اور جانکاہیوں سے گزرنا پڑا تھا

۔تھوڑی ہی دیر کے بعد برقی بلب ٹمٹمائے اور دو چار مرتبہ جھپھانے کے بعد پوری طرح روشن ہو گئے۔ میری کو بھی جلد ہی ہوش آ گیا اور رچرڈ اسے کانپتے ہاتھوں سے اٹھا کر بٹھاتے ہوئے بولا۔" اب ہم محفوظ ہیں ڈارلنگ

۔" سائمن پر سے بھی شیطانی قوتوں کا اثر زائل ہو چکا تھا اور اب وہ پوری کرح نارمل نظر آ رہا تھا

"ہاں۔ اب ہم بالکل محفوظ ہیں اور مکوٹا ختم ہو چکا ہے۔" ڈیوک نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کرتے ہوئے کہا۔ پھر انگلیوں سے آنکھیں ملتے ہوئے بولا۔" موت کے فرشتے کو ہماری روح قبض کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ مگر وہ اپنی تاریک سلطنت میں خالی ہاتھ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ لہذا ظاہر ہے کہ چونکہ اسے مکوٹا نے بلایا تھا اس لیے اسی کو خمیازہ بھگتنا پڑا ہوگا

"کیا واقعی۔...... کیا یہ تم یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو۔" سائمن نے سوال کیا

"بالکل روزِ ازل سے یہی دستور چلا آ رہا ہے کہ فرشتہ اجل کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا

"بہت خوب لیکن تمہیں شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ مکوٹا اس قسم کے خطرناک کام خود نہیں کیا کرتا بلکہ اپنے کسی معمول پر تنویمی نیند طاری کر کے اس کے ذریعے اس قسم کے کام کرواتا ہے

۔" سائمن یہ کہہ کر خاموش ہوا ہی تھا اور ڈیوک جواب دینے ہی والا تھا کہ اچانک کمرے میں جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ کھڑکی پر باہر سے کسی نے اس زور سے بھرپور ٹھوکر ماری کہ دائرے کے اندر موجود چاروں افراد کے دل دھک سے رہ گئے کھڑکی کے شیشے اور چٹخنی وغیرہ ٹوٹ گئی۔ پھر دوسری ٹھوکر پر کھڑکی جواب دے گئی اور دونوں پٹ پوری طرح کھل گئے دوسرے ہی لمحہ ان سب نے دیکھا کہ ریکس کسی عورت کے جسم کو ہاتھوں پر اٹھائے کھڑکی سے اندر داخل ہو رہا ہے۔ ہاتھوں پر ایک طرف عورت کے طویل خوب صورت بال اور دوسری طرف پیر لٹکے ہوئے تھے وہ کھڑکی کو پھلانگ کر اندر داخل ہوا اور عورت کا جسم جو ساکت و صامت ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے کہ مردہ تھا فرش پر رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو نکل کر گالوں پر بہہ رہے تھے چہرہ زرد، آنکھیں ویران اور پیشانی عرق آلود تھی

۔لاش کے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ ٹینتھ ہے۔

☆☆☆☆☆

'اوہ ریکس یہ کیا ہو گیا۔" میری گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مردہ جسم کو غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ اسے دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ یقیناً یہ وہی لڑکی ہوگی جس کا ریکس نے تذکرہ کیا تھا

"سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ سب کچھ کیونکر ہوا۔" ڈیوک نے ریکس کے شانے پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"مجھے...... مجھے کچھ معلوم نہیں۔" ریکس نے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا

''میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ اس خبیث ملکوٹا سے سخت خوفزدہ تھی اور مجھے اسی لیے بلایا تھا کہ میں تمام رات اس کے پاس رہوں۔ میں نے شام کو یہاں فون کرنے کی بھی کوشش کی تھی مگر شاید لائن خراب تھی اس نے مجھے مجبور کر دیا تھا کہ میں رات کو اس کے پاس رہوں اور ایک لمحہ کے لیے بھی بھی اسے اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دوں۔ پھر رات کو بارہ بجے کے قریب وہ مجھے غسل خانے تک جانے کا کہہ کر چلی گئی تھی اور میں شاید سو گیا تھا اف خدایا مجھے نیند کی بجائے موت کیوں نہ آ گئی

''تم کتنی دیر تک سوئے رہے تھے۔'' ڈیوک نے بے تابی سے پوچھا

''پتہ نہیں۔ شاید کئی گھنٹے لیکن جب میری آنکھ کھلی تو میں بھاگم بھاگ اوپر اس کے کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ اسی لباس میں اپنے بستر پر گہری نیند سوئی ہوئی ہے میں نے جگانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن جب وہ ذرا بھی نہ ہلی جلی تو میں ڈر گیا اور اسے اٹھا کر یہاں کے لیے بھاگ پڑا

''ممکن ہے خبیث ملکوٹا نے اسے ہپناٹائز کر دیا ہو۔'' ڈیوک نے خیال ظاہر کیا

''نہیں یہ قطعی مر چکی ہے۔'' ریکس نے روتے ہوئے کہا۔ ''اور ملعون ملکوٹا نے اس سے انتقام لیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں اب تک اس کی روح کو اذیت ناک عذاب نہ جھیلنا پڑے

۔'' تمہارا مطلب ہے کہ ٹینتھ کے مردہ جسم میں کوئی بدروح حلول کر گئی ہے اور اگر واقعی ایسی بات ہے تو ہمیں خطرناک اقدامات کرنے ہوں گے۔'' ڈیوک نے ریکس سے کہا

''خطرناک اقدامات سے تمہاری مراد گر یہ ہے کہ لاش کا سر کاٹ کر اس کے دل میں لکڑی کا گھونٹا ٹھونکا جائے گا۔ تو سن لو کہ میں لاش کی بے حرمتی ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔'' ریکس نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا

''تمہاری مرضی۔'' ڈیوک بولا۔ ''اگر تم یہی چاہتے ہو کہ تمہاری محبوبہ ٹینتھ کا جسم ہر شب اپنی قبر سے برآمد ہو کر لوگوں کا خون پیئے تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن میں اپنے تجربہ کی بناء پر اس لاش کو چیک کر کے بتا سکتا ہوں کہ واقعی اس کے جسم پر کسی بدروح نے قبضہ کر لیا ہے یا نہیں

''پھر میری طرف سے اجازت ہے آپ تجربہ کر سکتے ہیں۔'' ریکس نے کہا

۔ڈیوک نے جیب سے ایک نقرئی صلیب نکال کر لاش کے سینے پر رکھ دی اور مختلف طریقوں سے تجربات کرتا رہا پھر اس نے کہا۔ ''میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ واقعی مر چکی ہے اور اس کے جسم کے اندر کوئی بدروح موجود نہیں ہے اس کے بعد ڈیوک نے سات طشتریاں مردہ جسم کے مختلف حصوں پر رکھیں اور لاش کے گرد کئی دائرے سے کھینچے اور نا معلوم زبان میں کچھ پڑھتا رہا۔ سب لوگ ڈیوک کی عجیب و غریب کاروائی کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اس کے فوراً بعد پر ہول سکوت طاری ہو گیا۔ کافی دیر گذر گئی۔ ہر لمحہ صدیاں بن کر گذر رہا تھا اور پر اسرار سناٹے میں سانسوں کی آواز اور دلوں کی دھڑکنیں تک سنائی دے رہی تھیں۔ ساتوں طشتریوں میں رکھی گولیوں سے دھویں کے باریک مرغولے اٹھ کر کمرے کی تاریک فضا میں تحلیل ہو رہے تھے اور کوئی مخصوص مشرقی بو تمام کمرے میں پھیل گئی تھی

۔چند منٹ کے بعد ڈیوک کے طویل اور ہموار سانسوں کی آواز سے سائمن سمجھ گیا کہ وہ راجہ یوگا کی طرز پر سانس لے کر اپنی روحانی و باطنی قوت

کوٹینتھ کی روح کو بلانے کے لیے مرتکز کر رہا ہے۔ وقفے وقفے کے بعد وہ نا قابل فہم قسم کے جملے بھی بڑبڑا رہا تھا۔ مکوٹا کی شاگردی میں رہ کر سائمن بھی کافی باتیں سمجھ چکا تھا اور جانتا تھا کہ روح کو بلانے کے عمل کے دوران تمام ظاہری و باطنی قوتوں کو مجتمع کرنا پڑتا ہے اور یہ کہ عامل کو اپنے اوپر کامل استغراق کی کیفیت طاری کرنی پڑتی ہے

''تم نے مجھے بلایا ہے میں آ گئی ہوں۔'' اچانک بہت ہی دھیمی سرگوشی سنائی دی دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں اور تشدت خوف سے رچرڈ اور سائمن کے گلے خشک ہو گئے

''کیا تم واقعی ٹینتھ ہو۔'' ڈیوک نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں آواز دبا کر سوال کیا

''ہاں۔'' آواز سنائی دی

''خدائے واحد اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتی ہو۔

''ہاں

۔'' یہ سن کر ڈیوک نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ وہ ٹینتھ کی روح کی بجائے کسی غلیظ بدروح سے ہمکلام نہیں تھا

''تم اپنے پیچھے ایک ایسے ہمدرد دوست کو چھوڑ گئی ہو جس کو تمہاری موت کا بیحد غم ہے وہ جانتا ہے کہ تم اب واپس نہیں آ سکتیں لیکن اس کی خواہش ہے کہ تم اسے اور اس کے دوستوں کو سیاہ قوتوں سے بچانے میں اس کی مدد کرو اور یہ کہ بدی کی علامت مکوٹا کو نیست و نابود کرنے میں ہم سے تعاون کرو

''میں تیار ہوں بلکہ مجھے خوشی ہو گی

''ہمیں مکوٹا کے متعلق جو کچھ بھی بتا سکتی ہو بتاؤ

''میں مجبور ہوں کیونکہ یہ قواعد و ضوابط کے خلاف ہے۔ البتہ تم خود جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دینے کی پابند ہوں

''چلو یوں ہی سہی۔'' ڈیوک نے کہا۔ ''اچھا یہ بتاؤ کہ مکوٹا اس وقت کیا کر رہا ہے۔

''وہ اس وقت تمہارے بالکل قریب ہی موجود ہے

''کہاں۔'' ڈیوک نے سخت حیرت سے کہا

''مجھے افسوس ہے کہ مجھے واضح طور پر نظر نہیں آ رہا کیونکہ اس نے اپنے جسم کو تاریکی کے لبادے میں مستور کر رکھا ہے۔ بہر حال ہے کہیں تمہارے قریب ہی

''کیا وہ قریبی گاؤں میں ہے

''ممکن ہے وہیں ہو

''اور وہ کل اس وقت کہاں ہو گا۔

''پیرس میں

''تم اسے پیرس میں کیا کرتے ہوئے دیکھ رہی ہو۔

''میں اسے ایک بلند بالا عمارت میں دیکھ رہی ہوں۔ وہ ایک ایسے شخص سے جھگڑ رہا ہے جس کے بائیں کان کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہے

''کیا وہ پیرس میں زیادہ دن تک ٹھہرے گا۔

''نہیں۔ میں اسے طلوع آفتاب کی طرف بہت ہی تیزی سے جاتے ہوئے دیکھ رہی ہوں

''اس کے بعد وہ کہاں نظر آ رہا ہے۔

''زیر زمین

''مردہ حالت میں۔

''نہیں۔ وہ مجھے ایک بہت ہی قدیم اور پتھروں سے بنی عمارت کے نیچے تہ خانے میں نظر آ رہا ہے۔ عمارت چونکہ زبردست سیاہ قوتوں کے زیر اثر ہے اس لیے اس سے طاقتور قسم کی سرخی مائل سیاہ لہریں مرتعش ہو رہی ہیں لہذا مجھے صاف طور پر دکھائی نہیں دے رہا کہ مکوٹا وہاں کیا کر رہا ہے یہ نورانی ہالہ جو اس وقت تم میرے گرد دیکھ رہے ہو مجھے اس قسم کے مناظر دیکھنے سے باز رکھتا ہے

''اب اس کا کیا منصوبہ ہے۔

''مجھے واپس بلانے کی تدبیریں کر رہا ہے

''کیا۔ کیا وہ تمہاری روح اور جسم کا رشتہ دوبارہ جوڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

''ہاں اب وہ اس بات پر بہت پچھتا رہا ہے کہ طیش میں آ کر اس نے اپنے اپ کو اپنے دو بہترین کارکنوں بلکہ معمولوں سے محروم کرلیا ہے اسے احساس ہوگیا ہے کہ اگر وہ غصے میں آنے کی بجائے ذرا تحمل سے کام لیتا تو مجھے اور سائمن کو حاصل کر کے اپنا مقصد براری کے لیے بہتر طور پر استعمال کر سکتا تھا

''تو کیا تمہاری مستقل واپسی کی کوشش میں مکوتا کی کامیابی ممکن ہے۔

''ہاں۔ بشرطیکہ وہ فوری اقدامات کرے۔ جب تک چاند دکھائی نہیں دیتا اس کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں

''تمہاری اپنی بھی یہی خواہش ہے۔

''نہاں۔ اگر تو مکوتا کی قید سے آزادی ممکن ہو۔ فی الحال نیا چاند دکھائی دینے تک میری روح حالت تعلیق میں رہے گی۔ اس دوران اگر مکوتا اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا تو میری روح ابد تک کے لیے اس دنیا میں پہنچ جائے گی جس سے کبھی کوئی واپس نہیں آتا

''اس مقصد کے لیے مکوتا کو کیا کچھ کرنا ہوگا۔

''اس کے لیے صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے کسی بچے کی قربانی۔ ابتدائے آفرینش سے یہی طریق چلا آ رہا ہے کہ جان کے بدلے جان۔ اگر مکوتا نے یہ شرط پوری کردی اور اس وقت تک میرا جسم جوں کی توں حالت میں محفوظ رہ سکا تو میں واپسی پر مجبور ہوں گی

''اور اگر

۔'' ڈیوک اپنا سوال پورا نہ کر سکا اور ریکس جو یہ سمجھ رہا تھا کہ عارضی طور پر ہی سہی ٹینتھ دوبارہ زندہ ہوگئی ہے ڈیوک کی بات کاٹ کر بے تابی سے۔

''ٹینتھ میری جان'' کہتے ہوئے جھپٹ کر دارے کے اندر چلا گیا اور لاش سے چمٹ گیا اس کے ساتھ ہی چشم زدن میں نیلگوں روشنی کا ہالہ یوں غائب ہوگیا جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا

۔ پورے ایک منٹ تک کوئی کچھ نہ بولا۔ ساکت وصامت مجسمے بن کر رہ گئے۔ پھر ڈیوک کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔ '' بے وقوف، احمق تم نے سارا کام خراب کردیا ہے

۔'' ریکس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ٹینتھ کی لاش کو بس ٹکر ٹکر دیکھے جا رہا تھا سپیدہ سحر مشرق سے نمودار ہو چلا تھا اور کمرے میں کھڑکیوں کے شیشوں کے راستے دھندلی سی روشنی پھیل رہی تھی۔ عین اسی وقت بالائی منزل کی طرف سے تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز چیخ سنائی دی

''اوہ خدایا۔ یہ تو فلورا کی آواز ہے۔'' میری یہ کہتے ہوئے گمان سے نکلے تیر کی طرح جھپٹ کر اس دروازے تک پہنچ گئی جو فلورا کے کمرے کے لیے تھا۔ لیکن رچرڈ اس سے بھی پہلے دروازے تک پہنچ چکا تھا اور وہ موٹھ گھما کر دروازے کو کھول کر زینے میں داخل ہو چکا تھا میری اور باقی سب بھی رچرڈ کے پیچھے ہی تھے

۔ سیڑھیاں چڑھ کر بچی کے کمرے میں داخل ہوئے تو سب کے رگ و پے میں سردی کی لہر دوڑ گئی اور کلیجے دھک سے رہ گئے۔ فلورا کا بستر خالی پڑا تھا۔ رچرڈ دوڑ کر کھڑکی تک گیا جو پٹ کھلی پڑی تھی لیکن باہر لان میں موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا

۔ریکس بھی تیزی سے کھڑکی تک گیا اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا پھر اچانک چلایا

''یہ دیکھو۔ادھر نیچے۔'' ریکس نے کھڑکی کے عین نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں بانس کی بنی ایک سیڑھی لگی ہوئی تھی۔''ضرور بچی کو اسی سیڑھی سے لے جایا گیا ہے

''جلدی کرو۔'' رچرڈ چیخا وہ جو کوئی بھی ہے ابھی زیادہ دور نہیں گیا ہوگا۔'' یہ کہتے ہوئے رچرڈ بانس کی سیڑھی پر اتر گیا اور پھر تیزی سے اترتے ہوئے نیچے پہنچ گیا۔اس کے بعد ریکس بھی اس سیڑھی سے نیچے اتر گیا

۔ڈیوک اور میری بچی کے کمرے میں ہی رہ گئے۔میری کی بری حالت تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر کوس رہا تھا کہ یہ ساری مصیبت اس کی لائی ہوئی ہے۔وہ جانتا تھا کہ مکوٹا سے بچی کی واپسی قطعی ناممکن تھی اور یہ کہ وہ خبیث بچی کو قربانی دینے کے لیے لے گیا ہے۔لہذا میری کو جھوٹی تسلیاں دینے کا ہرگز کوئی فائدہ نہیں تھا مگر میری کو بری طرح روتے دیکھ کر اس کا کلیجہ پھٹا جا رہا تھا

۔اس کے ساتھ ہی ڈیوک واپس بچی کے کمرے میں آ گیا اور لائٹ جلا کر غور سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔اچانک اس کی نظر بستر کے ایک گوشے پر رکھے ایک کاغذ پر پڑی اور اس نے جھپٹ کر اسے اٹھا لیا۔کاغذ پر لکھا تھا

''بچی کی طرف سے قطعی بے فکر رہیں۔وہ کل صبح تمہیں زندہ و سلامت واپس کر دی جائے گی بشرطیکہ آپ لوگ ویسے ہی کریں جیسے کہ کہا جا رہا ہے

۔''بات دراصل یہ ہے کہ اس کیس میں بلاشبہ مجھ سے کچھ غیر قانونی اقدامات ہو گئے ہیں میں مجبور تھا۔خیر اب آپ لوگوں سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بچی کے معاملے میں پولیس کی مدد حاصل نہیں کریں گے اور اگر ایسی کوئی حرکت کی گئی تو کان کھول کر سن لیں کہ بچی زندہ حالت میں آپ لوگوں کو نہیں مل سکے گی اور ہاں۔یہ بھی بتا دوں کہ اب تک آپ لوگ یہ بات بخوبی جان چکے ہوں گے کہ میں اتنی صلاحیت رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں کا کوئی بھی اقدام مجھ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔لہذا پولیس کو بلانے کی حماقت ہرگز نہ کریں۔گزشتہ شب اپنی ناکامی پر مجھے بہت رنج ہے کیونکہ اس کی وجہ سے میں اپنی ایک بہترین معمول سے محروم ہو گیا ہوں۔ٹینتھ سے ابھی میں نے بہت سے کام لینے تھے۔کل رات جبکہ میں سویا ہوا تھا ریکس اس کی لاش اٹھا لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔بہر حال آپ لوگوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس کی لاش جہاں اور جس حالت میں پڑی ہے پڑی رہنے دیں۔پولیس کو بلانے کی حماقت ہرگز نہ کریں۔میں اپنی پراسرار قوتوں کے ذریعے لاش منگوا لوں گا

۔کل تمام دن آپ لوگ لائبریری میں ہی رہیں گے اور باہر نہیں نکلیں گے اس کے لیے اپنے ملازمین کو مطمئن کرنا آپ کی ذمہ داری ہے تا کہ وہ آپ لوگوں کو ڈسٹرب نہ کریں

۔آخر میں میں اپنے دوست سائمن سے گزارش کروں گا۔کہ وہ دوبارہ میرے پاس آ جائے تا کہ ہم وہ تجربات پھر شروع کر سکیں جو ادھورے رہ گئے ہیں۔اسے چاہیے کہ وہ کل دوپہر کے وقت روانہ ہو کر کارڈینل فولی کے جنوب مغرب میں ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع چوک تک پیدل چل کر پہنچ جائے۔وہاں میرا ایک نمائندہ موجود ہوگا۔جو اسے گاڑی میں بٹھا کر میرے پاس پہنچا دے گا۔اگر بچی کی جان عزیز ہے تو سائمن کو اچھی طرح سمجھا

دیں کہ وہ آئندہ ہر طرح میرے ساتھ تعاون کرے تا کہ کل شب ضرور رسوم ادا کرنے کے بعد میں طلسم عظیم تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکوں ۔اگر ان ہدایات پر عمل کرنے میں ذرا بھی کوتاہی کی گئی تو نتائج کی ذمہ داری خود آپ لوگوں پر ہو گی اور اگر ان پر میری حسب خواہش عمل کیا گیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ سائمن اور بچی کو کوئی گزند نہیں پہنچے گی اور وہ دونوں زندہ وسلامت تم تک پہنچا دیے جائیں گے

۔مایوسی سے ڈیوک کا منہ لٹک گیا

''کموٹا ایک خط چھوڑ گیا ہے۔'' ڈیوک نے رچرڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ بہتر ہو گا کہ تم مکوٹا کا وہ خط پڑھ لو اور میری سے بھی مشورہ کر لو

۔لائبریری میں پہنچ کر رچرڈ نے مکوٹا کا خط پڑھا تو چہرے کا رنگ اڑ گیا اور سوالیہ نظروں سے بیوی کی طرف دیکھنے لگا۔ میری گردن میں بازو حمائل کرتے ہوئے اس کے سینے سے چمٹ گئی اور زاروقطار رونا شروع کر دیا

''میں جانتا ہوں جانم مجھے پوری طرح احساس ہے کہ تمہارے اوپر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔'' رچرڈ محبت وشفقت سے بیوی کے شانوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ ''میں بھی بچی کا باپ ہوں۔ میرا کلیجہ بھی چھلنی ہو رہا ہے۔ مگر بہر حال ہمیں حوصلے سے کام لینا ہو گا اور سوچنا ہو گا کہ ہم کیا کریں ۔یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ بچی اس وقت تک بالکل محفوظ ہے اور کم از کم شام تک اسے محفوظ رکھا جائے گا۔ بلکہ اس کے بعد بھی بچی کو کوئی نقصان پہنچانے سے پہلے مکوٹا دسیوں بار سوچے گا۔ چنانچہ جو مہلت حاصل ہے اسے ہمیں رونے دھونے میں ضائع کرنے کی بجائے بچی کو آزاد کرانے کی کوئی تدبیر کرنے میں استعمال کرنا چاہیے

''مگر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم کچھ بھی تو نہیں کر سکتے۔'' میری ہنوز روئے جا رہی تھی

''کیوں نہیں کر سکتے۔ ہم اس کا تعاقب کریں گے۔ مکوٹا کوئی چھلاوہ نہیں ہے وہ ہماری طرح انسان ہی ہے۔ اسے بھی فلورا کے کمرے تک پہنچنے کے لیے سیڑھی استعمال کرنی پڑی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ ہوا میں تحلیل نہیں ہو گیا ہو گا۔ اگر ہم فوراً اس کے پیچھے لگ جائیں تو شام سے پہلے پہلے اسے پکڑ کر جیل بھجوا سکتے ہیں

''اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تم نے پولیس کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔'' ڈیوک نے اندر داخل ہو کر رچرڈ کی بات سنتے ہوئے بے یقینی کی سی کیفیت میں سوال کیا

''ہاں، ذرا اس لیے کہ یہ اغوا کا کیس ہے۔'' رچرڈ نے مستحکم لہجے میں کہا۔ ''میں ابھی آدھ گھنٹے کے اندر اندر سارے ملک کی پولیس اس تخم حرام کے پیچھے لگا دوں گا۔ ٹیلیفون لائین تو تم نے ٹھیک کر دی ہے نا۔

''خدا کے لیے ڈیر۔'' میری اپنے شوہر کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بولی۔ ''ابھی اسکاٹ لینڈ یارڈ کو فون مت کرو۔ اس سے پہلے کہ تیر کمان سے نکل جائے، ہمیں اچھی طرح غور کر لینا چاہیے۔ اگر پولیس کو مدد کرنے کے لیے بلانے سے مشتعل ہو کر مکوٹا نے بچی کو ہلاک کر دیا تو میں اپنے آپ کو ساری زندگی معاف نہیں کر سکوں گی

''تو گویا تم بھی پولیس کے خلاف ہو۔'' رچرڈ نے بیوی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

''میں کچھ نہیں جانتی اور نہ کوئی مشورہ دے سکتی ہوں۔ میں تو صرف اپنی بچی زندہ وسلامت دیکھنا چاہتی ہوں۔'' اتنا کہہ کر میری ڈیوک کی طرف گھومتے ہوئے بولی۔ ''کیا واقعی مکوٹا ایسی قوتوں کا مالک ہے جن سے کام لے کر وہ ہمارے ارادوں اور اقدامات سے واقف ہو سکتا ہے۔

''سائمن اور ریکس کھانے کی پلیٹیں نیچے رکھ کر خط پڑھنے میں مصروف تھے جب پڑھ چکے تو سائم بولا۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ مکوٹا اپنے بلور میں سب کچھ دیکھ .CE یتا ہے اس کے علاوہ لندن پہنچ کر وہ اپنے کسی بھی معمول پر تنویمی نیند طاری کر کے اس سے سب کچھ معلوم کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ جس وقت بھی ہم اس کمرے سے باہر نکلیں گے اسے معلوم ہو جائے گا

''سائمن بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔'' ڈیوک سائمن کی تائید کرتے ہوئے بولا۔ ''پولیس کی مدد حاصل کرنے کے لیے ظاہر ہے ہمیں باہر جانا پڑے گا یا پھر فون کر کے انہیں بلانا پڑے گا۔ بہرکیف یہ یقینی بات ہے کہ مکوٹا ہمارے اس اقدام سے لاعلم نہیں رہ سکتا وہ اوقت بھی ہمیں دیکھ رہا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی تمام تر کوشش کے باوجود مکوٹا کے مقابلے میں ناکام رہا ہوں لیکن مکوٹا لاکھ پراسرار قوتوں کا مالک سہی مگر یہ تم بھی جانتے ہو کہ وہ قوتیں لامحدود نہیں ہیں بہرحال وہ بھی ہم جیسا ہی ایک انسان ہے اور میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ وہ بھی ہماری طرح خوفزدہ ہے اگر خوفزدہ نہ ہوتا تو پولیس سے کیوں ڈرتا۔ آخر اس نے پولیس بلانے سے ہمیں کیوں منع کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ پولیس سے خوفزدہ ہے

''بالفرض محال اگر ہم سائمن کو اس کے حوالے کر بھی دیں تو بھی مجھے پورا یقین ہے کہ وہ بچی کو واپس نہیں کرے گا۔ تم نے ٹینتھ کی روح کو بلا کر جو باتیں کی تھیں ان پر بھی ذرا غور کرو۔ مکوٹا ہر قیمت پر ٹینتھ کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتا ہے اور یہ کام اسے چند روز کے اندر اندر کرنا ہے وہ اس کام میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کسی بچے کی قربانی نہ دے۔ قربانی کے لیے کسی بچے کو اغوا کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ ہم سمجھتے ہیں۔

اب چونکہ وہ فلورا کو اغوا کر چکا ہے اس لیے صاف ظاہر ہے کہ کسی اور بچے کو اغوا کرنے کا رسک ہرگز نہیں لے گا اور وہ بھی محض اس لیے کہ اپنے وعدے کی پاسداری کرے لہٰذا مجھے یقین ہے کہ وہ سائمن کو حاصل کرنے کے باوجود بچی کو واپس نہیں کرے گا اور اس کی قربانی دے گا۔'' رچرڈ نے خیال ظاہر کیا

''تمہاری دلائل واقعی بہت مضبوط ہیں۔'' ڈیوک سلائس کا ٹکرا نگلتے ہوئے بولا۔'' اگر مجھے بچی کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر بھی مکوٹا سے دو دو ہاتھ کرتا

۔میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ہمیں فوراً پولیس سے رابطہ قائم کرنا چاہیے رچرڈ نے کہا

''ہرگز نہیں۔'' سائمن نے مخالفت کی۔''میں اس ملعون کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ ہم جو بھی قدم اٹھائیں گے اسے علم ہو جائے گا اور وہ شخص اس قدر سنگدل ہے کہ مشتعل ہو کر بچی کو یقیناً قتل کر دے گا۔لہذا پولیس کو بلا کر ہمیں بچی کی موت کے پروانے پر دستخط نہیں کرنے چاہیے

۔'' میری بڑے غور سے سب باتیں سن رہی تھیں۔تھوڑی ہی دیر میں بچی کے غم کی وجہ سے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں اندر دھنس گئی تھیں۔وہ سوچ رہی تھی کہ سائمن ٹھیک ہی کہہ رہا ہے وہ خوفناک شخص پولیس بلانے سے یقیناً مشتعل ہو کر بچی کو ہلاک کر دے گا۔دوسری طرف اس کا شوہر بھی غلط نہیں کہہ رہا تھا کہ سائمن کو حاصل کرنے کے باوجود وہ کتے کا پلا بچی کو واپس نہیں کرے گا اور اسے اپنی شیطانی قربانی کے لیے استعمال کرے گا

''کافی غور و فکر کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمیں وہی قدیم طریق کار اختیار کرنا چاہیے جس کے مطابق دشمن کو اتنی ڈھیل دی جاتی ہے کہ آخر کار خود ہی پھنس کر رہ جاتا ہے۔'' اتنا کہہ کر ریکس رکا کافی کا آخری گھونٹ بھرا پھر بولا

''مکوٹا کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کم از کم یہ اطمینان تو ہو گا کہ ہم بچی کے لیے کوئی فوری خطرہ پیدا نہیں کر رہے چنانچہ پولیس کو بلانے کا نظریہ تو ہمیں یکسر ترک کر دینا چاہیے۔مگر ہم اس سے آگے نہیں جائیں گے اور سائمن کو یہاں سے نہیں جانے دیں گے، چونکہ فلورا کے اغوا کا سب سے بڑا مقصد سائمن کا حول ہے اس لیے سائمن جب تک واپس نہیں جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور یہ بھی یقین ہے کہ سائمن کے وقت مقررہ پر نہ پہنچنے پر لازماً مکوٹا کوئی مزید اقدام کرے گا۔لہذا ہمیں چاہیے کہ خاموش رہ کر اس کے آئندہ اقدام کا انتظار کریں ممکن ہے کہ ہمیں کوئی اچھا موقع مل جائے

۔'' ڈیوک مسکرایا۔ساتھ ہی بولا۔'' آفریں ہے تم پر ریکس۔میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔خدا کی قسم دل خوش کر دیا ہے میں غالباً اب بوڑھا ہو گیا ہوں ورنہ حیرت ہے کہ یہ تدبیر خود میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی

۔'' میری نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور آگے بڑھ کر ریکس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔'' اوہ ریکس خدا تمہیں سلامت رکھے۔میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اپنے مغموم دل و دماغ کے باوجود تم اتنا بہترین حل پیش کر سکو گے

۔'' ریکس صرف مسکرا کر رہ گیا۔حالانکہ اس کی مسکراہٹ کے پیچھے ٹینتھ کی موت کا غم صاف نمایاں تھا

''بہتر ہو گا کہ ہم کچھ دیر سو لیں تا کہ رات کو پھر جاگنے کے لیے تازہ دم ہو سکیں۔'' ڈیوک نے کہا

۔سائمن، ریکس اور رچرڈ جا کر کئی تکیے چادریں اور کمبل اٹھا لائے۔میری سونے یا لیٹنے پر آمادہ نہیں تھی لیکن رچرڈ اور ڈیوک نے کہہ سن کر اسے بھی لٹا دیا۔آتشدان میں مزید لکڑیاں جوڑ دی گئیں اور جب سب آرام سے لیٹ گئے تو ریکس نے بتیاں بجھا دیں

۔باہر پوری طرح دن نکل آیا تھا لیکن کمرے میں دھندلی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ نیند سب کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وقفوں وقفوں کے بعد میری کی روحانی کرب سے معمور آہیں کمرے کی پرسکون فضا میں سب کو سنائی دے رہی تھیں لیکن اب خاموش تھے۔ بنیند تھی کہ کسی کو آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ مگر کب تک چونکہ تمام رات کے جاگے ہوئے تھے اس لیے سب ہی جلد یا بدیر نیند کی آغوش میں چلے گئے

۔ایک تیز چیخ کے ساتھ میری کی آنکھ کھل گئی۔ چیخ کی آواز سنتے ہی سب ہی جاگ پڑے اور میری کو گھیر لیا۔ متوقع خطرات کے پیش نظر سب ہی گھبرا گئے اور سوالیہ انداز میں میری کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر دفعتاً جیسے کسی نے ان کے قدموں تلے سے زمین کھینچ لی ہو۔ دل دھک سے رہ گئے۔ چہروں کا رنگ فق۔ آنکھوں میں خوف و دہشت کے آثار نمایاں گلے خشک اور پیشانیاں عرق آلود ہو گئیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی طاقت نے ان کی قوت گویائی ہی سلب کر لی تھی۔ وہ سب ہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سوالیہ انداز میں ایک دوسرے کو گھورے جا رہے تھے ان سب کی نگاہوں کا مرکز وہ جگہ تھی جہاں پر سائمن سویا ہوا تھا لیکن اب وہ جگہ خالی تھی۔ ظاہر ہے کہ جس وقت وہ سب سو رہے تھے سائمن چپکے سے بذریعہ کھڑکی چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

سب سے پہلے دائرے سے باہر فرش پر چاک سے لکھے ہوئے حروف پر ریکس کی نظر پڑی، کاغذ اور قلم نہ ہونے کی وجہ سے سائمن جاتے ہوئے فرش پر چاک سے یہ پیغام لکھ گیا تھا

''میرے پیچھے آنے کی کوشش مت کرنا۔ میں مکوٹا کے پاس جا رہا ہوں کیونکہ معصوم بچی کو بچانے کا یہی واحد راستہ ہے خدا کے لیے مکوٹا کی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں

''غضب ہو گیا۔'' ریکس بولا''۔اب ہم کیا کریں گے۔ سائمن نے ہیرو بننے کی کوشش میں میرے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا ہے۔ ہم سچ رہے تھے کہ اگر وقت مقررہ پر سائمن نہیں پہنچے گا تو مکوٹا یقیناً میدان میں آئے گا اور ہمیں کوئی اچھا موقع مل جائے گا۔ مگر سائمن نے مکوٹا کے پاس جا کر بچی کی واپسی کو قطعی ناممکن بنا دیا ہے

''تمہارے خیال میں سائمن نے جا کر بچی کے حق میں کچھ بہتر اقدام کیا ہے۔'' میری نے اپنے شوہر سے سوال کیا

''ہرگز نہیں۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔''سائمن ہمارے پاس مکوٹا کے خلاف واحد ترپ کا پتہ تھا اور اس نے جا کر ہمیں اس سے بھی محروم کر دیا ہے۔ مکوٹا کو اب کسی تازہ اقدام یا میدان میں اترنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ خدا جانے ہم نے کتنا قیمتی وقت ضائع کر دیا ہے۔ لیکن اب میں ہرگز مزید وقت ضائع نہیں کروں گا اور بلا تاخیر پولیس کو بلاؤں گا۔'' اتنا کہہ کر رچرڈ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا لیکن ریکس نے بازو سے پکڑ کر اسے روک لیا

''ٹھہرو۔'' ریکس نے کہا۔''پولیس کو بلانے سے سوائے وقت ضائع کرنے اور کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ وہ موٹے دماغ والے الٹے سیدھے سوالات کر کے خدا جانے کتنا قیمتی وقت ضائع کر دیں گے۔ چونکہ ہم نے گزشتہ کئی گھنٹے سو کر گزارے ہیں اس لیے مکوٹا یقیناً ہم لوگوں کی طرف سے بے فکر ہو گیا ہو گا اور سائمن کے پہنچنے سے مزید مطمئن ہو گیا ہو گا۔ لہٰذا میری مانو تو پولیس کو بلانے کی بجائے ہمیں خود ابھی اور اسی وقت مکوٹا کے تعاقب

میں روانہ ہو جانا چاہیے

''بالکل ٹھیک ہے۔'' میری نے پرزور تاکید کی۔'' لیکن سوال یہ ہے کہ ہم اسے تلاش کہاں کریں گے

''پیرس میں۔'' ڈیوک بولا۔'' ہمیں فوراً پیرس کے لیے روانہ ہو جانا چاہیے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ ٹینتھ کی روح نے یہی بتایا تھا کہ ملکوٹا آج رات پیرس میں کسی کن کٹے سے گفتگو کرے گا اور میں جانتا ہوں کہ وہ کن کٹا بنک والے کیپٹنا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا

''پیرس کس طرح جائیں گے۔'' ریکس نے پوچھا

''ہوائی جہاز سے۔'' ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔'' کیونکہ یقیناً ملکوٹا بھی طیارے سے سفر کرے گا ورنہ آج رات پیرس پہنچ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تمہارا فورسیٹر ٹھیک ٹھاک ہے نا۔

''ہاں۔ میرا طیارہ ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مگر یہ دھند۔'' رچرڈ نے کہا

''لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ صرف زمینی ہوا مدادا و پر مطلع صاف ہو

''تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ چلو چلیں۔ پہلے اوپر چل کر مناسب کپڑے پہن لینے چاہیں

۔'' رچرڈ کے لباسوں کی الماری میں سے جو جس کو پسند اور فٹ آیا پہن لیا۔ چند منٹ کے بعد میری بھی لباس تبدیل کر کے آ گئی اور پھر وہ سب نیچے لائبریری میں آ گئے۔ ٹینتھ کی لاش اسی طرح بے یارومددگار فرش پر رکھی تھی۔ چنانچہ اس پر ایک نظر ڈالتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئے

۔ طیارے کا ہنگر گھر اور باغات کی حدود سے بالکل باہر تھا اس لیے وہاں تک پہنچنے میں انہیں چند منٹ لگ گئے۔ رچرڈ نے ہنگر کا دروازہ کھولا اور کاک پٹ میں جا بیٹھا۔ ریکس اور ڈیوک نے دھکا لگایا اور جہاز باہر آ گیا

۔ جب سب لوگ آرام دہ نشستوں پر بیٹھ گئے۔ تو رچرڈ نے انجن اسٹارٹ کر دیا۔ کچھ دیر گھر گھر کرنے کے بعد جہاز ہموار میدان میں دوڑنے لگا اور پھر جلد ہی فضا میں بلند ہو گیا۔ رچرڈ ایک ماہر ہواباز تھا۔ مگر ہر طرف چھاتی ہوئی دھند نے اسے کسی قدر متفکر کر دیا تھا

۔ چند منٹ کے اندر ہی رچرڈ جہاز کو مناسب بلندی پر لے گیا اور ڈیوک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دھند نہ صرف یہ کہ زمینی تھی بلکہ صرف کارڈنیل فولی اور اس کے قرب وجوار تک ہی محدود تھی۔ رچرڈ کے مکان پر دھند بہت گہری تھی جبکہ اس کے چاروں طرف مطلع بالکل صاف تھا

۔ جہاز ایک سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر رہا تھا۔ انہیں محسوس بھی نہیں ہوا کہ رود بادِ انگلستان کس وقت پیچھے رہ گیا اور اب وہ فرانس کی فضاؤں میں منزل مقصود کی طرف تیزی سے چلے جا رہے تھے۔ ایک دبیز بادل کی اوٹ میں غروب آفتاب کا منظر بے حد دلکش تھا مگر جہاز میں سوار مسافروں کو کسی بھی منظر میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ سب اپنے اپنے خیالات میں غرق پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہے تھے

۔ رود بادِ انگلستان سے آگے شمالی فرانس پر پرواز کرتے ہوئے ہر ایک کے ذہن میں یہی خیال تھا کہ آیا وہ مطلوبہ آدمی کو جس کا آدھا کان کٹا ہوا ہے کو تلاش کر بھی سکیں گے یا نہیں

۔ لی برجٹ نامی لینڈنگ گراؤنڈ پر رچرڈ اور ریکس کتنی ہی مرتبہ اتر چکے تھے اس لیے وہ جگہ ان کے لیے کوئی اجنبی نہیں تھی۔ ہوائی اڈے کی بتیاں

روشن تھیں لیکن دھند اور شام کے جھٹپٹے کی وجہ سے یوں معلوم ہو رہی تھیں۔ جیسے دھویں کے بادلوں میں چنگاریاں سی چمک رہی ہوں بہر حال رچرڈ نے بغیر کسی وقت کے جہاز کو لینڈ کر لیا اور دس بارہ منٹ کے اندر ہی چیکنگ وغیرہ کے مرحلوں سے گذر کر وہ ہوائی اڈے سے باہر آ گئے۔ ٹیکسی اسٹینڈ پر آ کر انہوں نے ایک ٹیکسی لی اور اس میں بیٹھ کر تیز رفتاری سے پیرس کے لیے روانہ ہو گئے

۔سڑکوں پر ٹریفک کی ریل پیل تھی۔ رنگ برنگ نیون سائن آنکھوں کو خیرہ کیے دے رہے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور فالتو انعام کے لالچ میں ہر موقع سے فائدہ اٹھا کر دوسری گاڑیوں سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ اپنی کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو رہا تھا

''میں نے ڈرائیور کو ٹنر چلنے کے لیے کہا ہے۔'' ڈیوک نے رچرڈ اور ریکس سے کہا'' کن کٹے کی تلاش کا آغاز ہم وہیں سے کریں گے

۔ایک شاندار ہوٹل کے سامنے پہنچ کر ٹیکسی رکی تو سب ٹیکسی سے باہر آ گئے انہیں دیکھ کر ہوٹل کا کاروباری ملازم تیزی سے پذیرائی کے لیے آگے بڑھا اور جھک کر آداب بجالایا

''ٹیکسی کا کرایہ اور معقول ٹپ ڈرائیور کو ادا کر دو۔'' ریکس نے ہوٹل کے باوردی ملازم سے کہا۔ چنانچہ ملازم نے ادائیگی کر دی اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ اسسٹنٹ منیجر نے ریکس کو پہچان لیا چنانچہ مسرت سے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے بولا۔''خوش آمدید مسٹر ریکس۔ آپ کو غالباً اپنے دوستوں کے لیے کمرے چاہیے۔

''ہاں۔ دو سنگل اور ایک ڈبل بمع غسل خانوں کے۔'' ریکس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا'' مگر اس مرتبہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک ٹھہریں۔ ممکن ہے صرف ایک دن یا پھر مزید چند دن رکنا پڑ جائے خیر یہ بتاؤ کہ کیا تم کسی بنکر کو جانتے ہو جس کا نام کسیٹنا ہے۔ درمیانہ عمر اور ایک کان کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہے۔

''جی ہاں۔ وہ یہاں لنچ کے لیے عام طور پر آتا رہتا ہے۔ اسسٹنٹ منیجر نے کہا

''اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔

''نہیں...... لیکن...... ذرا ٹھہرو۔'' اسسٹنٹ منیجر اتنا کہہ کر اپنے دفتر میں چلا گیا۔ پھر چند منٹ کے بعد ایک ٹیلیفون ڈائرکٹری اٹھائے ہوئے آیا اور بولا'' یہ دیکھئے جناب۔ اس کا پتہ ۲۷ مینشن، ریمبولٹ پارک ہے۔ کیا آپ ٹیلیفون کرنا چاہتے ہیں

''ہاں اور فوراً۔'' ریکس نے کہا اور اسسٹنٹ منیجر فوراً اندر چلا گیا

''میرا خیال ہے کہ میں اسے ہنڈل کر لوں گا۔ تم بے فکر رہو اور یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔'' ریکس نے اسسٹنٹ منیجر کے جانے کے بعد ڈیوک سے کہا

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔'' ڈیوک نے جواب دیا۔ پھر بولا۔'' ریکس ڈیر تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ پیرس مجھے کس قدر پسند ہے۔ اس کی رنگین شامیں، سڑکوں پر ہنستی مسکراتی زندگی اور خوشبوؤں کے امنڈتے ہوئے سیلابوں کو میں ابھی تک فراموش نہیں کر سکا

''شاید قسمت مہربان ہے۔ میں نے کسیٹنا سے بات کی ہے۔ اسے بتایا ہے کہ میں بنکنگ اینڈ ٹرسٹ کارپوریشن کا نمائندہ ہوں۔ ایک خاص مشن پر یورپ کے دورے پر آیا ہوں اور ایک بڑے منصوبے پر جس میں کروڑوں ڈالر کے خفیہ معاملات طے ہوتے ہیں اس سے مشورہ درکار ہے۔

اسے میں نے لاکھوں ڈالر منافع کا یقین دلاتے ہوئے رات دس بجے ملاقات کا وقت لے لیا ہیں۔'' ریکس دفتر سے نکل کر ان کے پاس آتے ہوئے بولا

''بہت خوب۔'' ڈیوک نے تعریف کی۔'' دس بجنے میں ابھی دو گھنٹے ہیں اس لیے بہتر ہے کہ ہم سب غسل کر لیں اور اس کے بعد کسی مناسب ہوٹل میں چل کر کھانا کھا لیں۔ مگر ہوٹل کوئی ایسا ہونا چاہیے۔ جہاں میرے کسی جان پہچان والے سے آمنا سامنا ہونے کے کم سے کم امکانات ہوں

''لی ورٹ گیلانٹ کے متعلق کیا خیال ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔'' وہ اوسط درجے کا ہوٹل ہے اور چونکہ مرکزے حصے سے ہٹ کر ہے اس لیے میرا خیال ہے کہ بالکل مناسب رہے گا

''وہ ہوٹل ابھی تک قائم ہے۔'' ڈیوک نے کہا۔'' ٹھیک ہے وہیں چلتے ہیں۔ کھانا بھی بہت عمدہ ہوتا ہے

۔'' اپنے اپنے کمروں میں جو کہ بالائی منزل پر واقع تھے نہانے دھونے اور شیو کرنے کے بعد لباس تبدیل کر کے سبکے سب نیچے لاؤنج میں آ گئے۔ میری لیو متفکر اور رنجیدہ نظر آ رہی تھی۔ ریکس اور رچرڈ کے چہروں سے تازہ غسل اور تازہ شیو کے باوجود تھکاوٹ واضمحلال نمایاں تھا افسردگی و پژمردگی کی پرچھائیاں ڈیوک کے چہرے پر بھی موجود تھیں مگر وہ اندرونی کرب کو حتی الامکان چھپانے کی کوشش کر رہا تھا اور سب سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا

۔ ہوٹل کے صدر دروازے سے نکلتے ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور اس میں بیٹھتے ہی وہ مطلوبہ ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے۔ سڑکوں پر خلاف معمول دھند چھائی ہوئی تھی چنانچہ ریکس بولا۔'' میں حیران ہوں کہ مئی کے باوجود سڑکیں دھند میں لپٹی ہوئی ہیں۔ کیا یہ غیر فطری بات نہیں ہے مجھے تو ہوٹل کے ملازمین کا رویہ بھی کافی حد تک غیر فطری محسوس ہو رہا تھا

''تم ٹھیک کہتے ہو۔'' ڈیوک بولا۔'' یہ باتیں میں نے خود بھی محسوس کی ہیں اور یقیناً یہ سب کچھ مکوتا ہی کی سیاہ قوتوں کے زیر اثر ہو رہا ہے کارڈینل فولی اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر بھی اس نے گہری دھند طاری کر دی تھی۔ ممکن ہے وہی دھند ہمارے ساتھ یہاں بھی پہنچ گئی ہو

۔'' ورٹ گیلانٹ پہنچ کر ڈیوک نے کھانے کا آرڈر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس ہوٹل میں کونسی چیزیں اچھی پکتی ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں میز پر کھانا لگا دیا گیا۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی وہ سب خاموش تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے ابھی ابھی کسی عزیز کی تجہیز و تکفین کر کے آئے ہیں۔ ہوٹل کی سروس قابل تعریف اور کھانا عمدہ تھا

۔ میری نے چند لقموں کے بعد کانٹا رکھ دیا۔ کھاتی بھی کیسے اولاد کا غم کوئی معمولی غم نہیں ہوتا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل کو کوئی ناخنوں سے چھیل رہا ہے۔ ڈیوک نے اس کی طرف دیکھا مگر مزید کھانے پر اصرار نہیں کیا کیونکہ وہ بھی اس کی بے کلی و کرب کو بخوبی محسوس کر رہا تھا

''صرف آدھ گھنٹہ رہ گیا ہے۔'' دیوار گیر کلاک پر نگاہ ڈالتے ہوئے ڈیوک نے کہا۔'' اب یہ بتاؤ ریکس کہ تم کسیتا سے کیا باتیں کرو گے۔ بات چیت کا کوئی منصوبہ ہے تمہارے ذہن میں۔

''نہیں۔ میں نے کوئی منصوبہ نہیں بنایا۔'' ریکس برانڈی کا گلاس اٹھا کر چسکی لگاتے ہوئے بولا۔'' میں تو یہ کروں گا کہ آمنا سامنا ہوتے ہی اس

پر جست لگا کر اسے قابو کرلوں گا اور پھر دوسرا کان بھی کاٹنے یا آنکھیں نکال دینے کی دھمکی دے کر کموتا کا پتہ پوچھوں گا

''مگر اس کے فلیٹ میں اس کے ملازمین بھی تو ہوں گے۔'' ڈیوک نے اعتراض کیا۔''اس کا شور سن کر یقینی بات ہے کہ وہ مداخلت کریں گے۔ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بہانے سے ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلوتا کہ تمہارے لیے میدان صاف رکھا جائے

''بالکل ٹھیک ہے۔ آلوگ بھی میرے ساتھ چلیں۔'' ریکس فوراً بولا۔''میں اسے کہہ سکتا ہوں کہ آپ دونوں بھی ذاتی طور پر معاملات میں دلچسپی لے رہے ہیں

۔ریکس نے کھانے کا بل ادا کیا اور سب ہوٹل سے باہر آ گئے۔ ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ڈیوک نے ڈرائیور کو منزل کا پتہ بتایا اور ان کے بیٹھتے ہی ٹیکسی چل پڑی۔ اس کے بعد کسی نے کوئی بات نہیں کی اور خاموشی سے مطلوبہ مقام پر پہنچ گئے۔ نئی آبادی میں جدھر دیکھو سارے ہی فلیٹ جدید طرز تعمیر کا بہترین نمونہ تھے سامنے سرسبزو شادات ایک وسیع پارک تھا جس میں امراء کے بچے ہنستے مسکراتے کھیل کود رہے تھے

''مسز کسیتنا سے ملنا ہے۔'' عمارت کے صدر دروازے پر موجود دربان سے ڈیوک نے کہا

''ادھر تشریف لے چلیں جناب۔'' دربان نے لفٹ کی طرف اشارہ کیا۔'' وہ پانچویں منزل پر اقامت پذیر ہیں

۔'' بذریعہ لفٹ وہ چشم زدن میں پانچویں منزل پر پہنچ گئے۔ پھر لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی دربان دائیں طرف ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔'' وہ دروزہ مسٹر کسیتنا کے فلیٹ کا ہے۔ وہ غالباً ابھی باہر سے آئے ہیں

''شکریہ۔'' ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لفٹ کا دروازہ بند ہوگیا۔ پھر دروازے کے قریب پہنچ کر ڈیوک نے آنکھ دبا کر ریکس کو اشارہ کیا اور ریکس نے ۲ے نمبر کے دروازے پر لگا برقی گھنٹی کا بٹن جا دبایا

۔تھوڑی دیر کے بعد ایک ادھیڑ عمر ملازم نے دروازہ کھولا۔ وہ سر سے گنجا اور سیاہ کوٹ پہنتے ہوئے تھا۔ اس کی سوالیہ نگاہوں کے جواب میں ریکس نے اپنا نام بتایا اور باقی تینوں کے متعلق کہا کہ اس کے دوست ہیں

''مسٹر کسیتنا اندر ہی ہیں نا۔'' اس کے ساتھ ہی ریکس دروازے سے اندر داخل پیچھے ایک طویل مگر تنگ حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

۔میری تو ہال میں ہی ایک چرمی دیوان پر بیٹھ گئی۔ جبکہ باقی تینوں ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے ہال کے آخری سرے پر دروازے سے گذر کر ایک بڑے ڈرانگ روم میں پہنچ گئے۔ کمرہ بیش قیمت فرنیچر اور دبیز قالین سے آراستہ تھا۔ دبلا پتلا کسیتنا آتشدان کی طرف پشت کیے آرام سے کھڑا تھا۔ وہ اس وقت زرد قمیض اور ایونگ کوٹ میں ملبوس تھا

''آیئے مسٹر ریکس۔ تشریف رکھئے۔'' کسیتنا اپنی زبان میں کہتے ہوئے مصافحہ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔'' بہت خوشی ہوئی ہے آپ سے مل کر میں آپ کے گھرانے کی شہرت سے واقف ہوں۔ میری فرم آپ کی فرم کے ساتھ وقتاً فوقتاً کاروبار بھی کرتی رہی ہے یہ غالباً آپ کے کاروباری ساتھی ہیں۔'' کسیتنا نے رچرڈ اور ڈیوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

''جی ہاں۔ یہ مسٹر رچرڈ اٹین اور یہ ڈیوک ڈر چلو ہیں۔'' ریکس نے تعارف کرایا

۔کسیٹنا نے ڈیوک کو ذرا گہری نظروں سے دیکھا پھر معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا ''مسٹر ڈرچلو معافی چاہتا ہوں کہ میں آپ کو فوراً ہی نہ پہچان سکا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں ملے ہوئے ایک طویل مدت ہو چکی ہے دراصل میرا خیال تھا کہ پیرس کی ہوا آپ کو کچھ زیادہ راس نہیں آئی۔'' اتنا کہہ کر کسٹینا نے ڈیوک سے ہاتھ ملایا اور ساتھ ہی بولا۔ ''خیر یہ پرانی باتیں ہیں اور اس وقت ان کا تذکرہ قطعی مناسب نہیں ہے

''میں یہاں ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔'' ڈیوک آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔ ''اسی لیے میں نے اس پابندی کی پرواہ نہیں کی جو حکومت نے فرانس میں میرے داخلے پر لگا رکھی ہے

''ٹھیک ہے میرے دوست، مگر تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ فرانس کی پولیس کا حافظہ بہت اچھا ہے اور ویسے بھی موجود حکومت ان دنوں اپنے ہر مخالف کو کچھ زیادہ ہی مشکوک نظروں سے دیکھ رہی ہے اس لیے کہ الیکشن قریب ہے۔ بہرکیف آپ تشریف رکھیں

۔'' تینوں میں سے کوئی بھی نہ بیٹھا اور ریکس بولا۔ ''سنو مسٹر کسیٹنا۔ کاروبار کے متعلق میں نے ٹیلیفون پر جو بات کی تھی وہ تم سے ملاقات کا موقع حاصل کرنے کے لیے محض ایک بہانہ تھا۔ ہم لوگوں کا اصل مقصد مکوٹا کے متعلق معلوم کرنا ہے

۔'' کسٹینا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ چہرہ سرخ ہو گیا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ شدت غیظ سے پھٹ پڑے گا۔ مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی ریکس بول پڑا ''احتجاج یا غصے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہمیں بہت کچھ معلوم ہے۔ مکوٹا اور تم شیطان کے پجاری ہو۔ ہم نے تمہیں سائمن کے گھر بھی دیکھا تھا اور پھر سالسبری کی تقریب میں بھی تم موجود تھے۔ اس لیے کسی قسم کے انکار کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ مکوٹا کے متعلق جو کچھ بھی معلوم ہے چپکے سے بتا دو

۔'' کسٹینا غصے سے ابل رہا تھا۔ وہ بھاری گلدان کی طرف ایک قدم ہی بڑھا تھا کہ رچرڈ سخت لہجے میں بولا۔ ''خبردار جو اپنی جگہ سے ایک قدم بھی ہلے۔ ذرا سی بھی حماقت کی تو کھوپڑی اڑا دوں گا۔'' اس کے ساتھ ہی پلک جھپکتے میں رچرڈ نے اپنا پستول نکال لیا اور کسٹینا کو زد پر رکھ لیا

۔ڈیوک میز کی طرف بڑھ گیا اور درازیں کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی منٹ اس نے کسٹینا کا ۲ء کا بھرا ہوا پستول برآمد کر لیا اور پھر اس کی نالی کا رخ کسٹینا کی طرف پھیرتے ہوئے بولا۔ ''بتائیو مسٹر کسٹینا۔ سب کچھ آرام سے بتانے پر آمادہ ہو یا آمادہ کرنا پڑے گا۔

''کچھ معلوم تو ہو کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو۔'' کسٹینا کسی قدر نرم پڑتے ہوئے بولا

''سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ تم مکوٹا کے متعلق کیا جانتے ہو۔

''میں اس کے متعلق بہت کم جانتا ہوں۔ لیکن اتنا وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کی دشمن مول لے کر تم لوگ اپنی موت کو دعوت دے رہے ہو

''بکومت۔'' ریکس چیخا۔ ''اور وہی کرو جو کرنے کے لیے کہا جا رہا ہے

''جیسی تمہاری مرضی۔'' کسٹینا نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ ''مکوٹا جب نوجوان تھا تو کسی گرجا میں پریسٹ تھا۔ وہ شروع سے ہی بہت زیادہ ذہین تھا اور اس لیے اس کے حکام بالا اس سے حسد کرنے لگے۔ پھر وہ کسی اسکینڈل میں ملوث ہو گیا اور چرچ چھوڑ دیا مگر اس وقت تک وہ علوم مخفیہ میں کافی درک حاصل کر چکا تھا۔ میں اس سے کئی سال پہلے ملا تھا۔ کیونکہ مخفی علوم میں مجھے بھی دلچسپی تھی۔ تم لوگ خواہ اسے برا سمجھو یا بھلا بہرحال اس

سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں اپنے کاروبار میں سیاہ قوتوں سے کافی مدد لیتا ہوں۔مکوٹا سال کا بیشتر حصہ پیرس میں ہی گزارتا ہے اور میں عموماً اس سے ملتا رہتا ہوں

''آخری مرتبہ اس سے کب ملے تھے۔''ڈیوک نے پوچھا

''دورات پہلے چلیری میں اس سے ملاقات ہوئی تھی اسی رات جس رات ہماری تقریب درہم برہم ہوگئی تھی۔میرا خیال ہے کہ تقریب کی ناکامی کے ذمہ دار بھی تم ہی لوگ ہو اور یاد رکھو کہ اس کی سزا تمہیں مل کر رہے گی

''اس کا مطلب ہے کہ آج شام تم اس سے نہیں ملے۔

''نہیں مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ پیرس واپس بھی آیا ہے یا نہیں

''جب وہ پیرس آتا ہے تو کہاں ٹھہرتا ہے۔''ڈیوک نے سوال کیا

''اس کا کوئی مستقل ٹھکانا نہیں ہے۔کبھی کسی دوست کے ہاں اور کبھی کسی ملنے والے کے گھر۔پچھلی دفعہ جس دوست کے ہاں وہ ٹھہرا تھا وہ لوگ مستقل طور پر ارجنٹائن چلے گئے ہیں چنانچہ اس سلسلے میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا

''جب تمہاری کوئی شیطانی میٹنگ ہوتی ہے تو تم اسے کس جگہ لیتے ہو۔

''مجھے افسوس ہے کہ اس جگہ کا پتہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔''کستینا کا لہجہ مستحکم تھا

''تمہیں بتانا ہوگا ورنہ۔''ڈیوک نے دو قدم آگے بڑھ کر پستول کی نالی کستینا کی پسلیوں میں کھبوتے ہوئے کہا

''تم خواہ مجھے گولی بھی ماردو تو بھی تمہارا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ میں خود نہیں جانتا کہ وہ کون سی جگہ ہے اس جگہ جانے سے پہلے سوسائٹی کا ہر ممبر اطپنے آپ پر تنویمی نیند طاری کر لیتا ہے اور پھر اسی وقت جاگتا ہے جب وہاں پہنچ چکا ہوتا ہے۔ لہذا ہمارے شعور میں راستوں اور سڑکوں کے متعلق کچھ باقی نہیں رہتا

''ہوں تو یہ بات ہے۔'' ڈیوک پستول ہٹاتے ہوئے بولا۔ ''خیر کوئی بات نہیں میں تمہیں ہپناٹائز کر کے بھی سب کچھ معلوم کر سکتا ہوں

۔'' کسٹینا پہلے تو خوف زدہ ہوا۔ مگر پھر کہنے لگا۔ ''نہیں نہیں میں تمہیں یہ ہرگز نہیں کرنے دوں گا

''میں تمہیں بلاخیر گولی ماردوں گا۔ ہمارا کام اس قدر اہم ہے کہ تمہاری حقیر زندگی کی کوئی حقیقت نہیں ہے

''یہ نا قابل برداشت ہے۔'' کسٹینا نے احتجاج کیا

''بکواس مت کرو۔'' ڈیوک غصے سے دہاڑا۔ ''ریکس! ضرب لگا کر اسے بیہوش کر دو۔ یہ رضا مندی سے نہیں مانے گا اس سے زبردستی کرنا پڑے گی۔''

ریکس آگے بڑھا اور ایک زوردار مکا کسٹینا کے جبڑے پر جڑ دیا۔ دوسرا مکا تان ہی رہا تھا کہ کسٹینا فوراً اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ جس کی طرف ڈیوک نے اشارہ کیا تھا

''اس کے ہاتھ پیر مضبوطی سے کرسی کے ساتھ باندھ دو۔'' ڈیوک نے ریکس سے کہا اور ریکس نے پردوں کی ڈوریاں لے کر بنکر کے ہاتھ کرسی کے پیچھے کی طرف باندھ دیئے۔ پھر پیر بھی کرسی کے ساتھ جکڑ دیئے اور مزید ہدایات کے لیے سوالیہ انداز میں ڈیوک کی طرف دیکھا

۔ ڈیوک مسکراتے ہوئے کسٹینا کی طرف بڑھا اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے کام کا آغاز کرنا چاہا۔ ''دیکھو مسٹر کسٹینا۔'' ڈیوک مسکراتے ہوئے بولا۔ ہم جتنی جلد اس کام سے فارغ ہو جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ تا کہ تم بھی آرام سے جا کر سو جاؤ۔ چنانچہ میں تم پر تنویمی نیند طاری کرنے لگا ہوں اور اس نیند کے دوران تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہاری شیطانی میٹنگیں کہاں ہوتی ہیں اور ان میں کیا ہوتا ہے اس کے بعد ڈیوک کسٹینا کے چہرے پر جھک گیا اور آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔ کہ تمہیں نیند آ رہی ہے سو جاؤ سو جاؤ

۔ چند منٹ کے بعد بنکر نے ہاتھ پیر مارنے بند کر دیئے۔ اس کی پیشانی سے پسینہ چھوٹ نکلا اور آخر کار تھک کر گردن ڈھیلی چھوڑ دی۔ ریکس نے اس کا سر مزید مضبوطی سے پکڑ کر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا اور انگلیوں سے آنکھوں کے پپوٹے کھینچے رکھے۔ ڈیوک بھی ایک نئے ولولے سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

''ابھی دس منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ کسٹینا نے بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا۔ ڈیوک دل ہی دل میں خوش تھا۔ کیونکہ آخر کار وہ کسٹینا کی قوت ارادی کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مزید دس منٹ گذرنے کے بعد ریکس نے بھی سکون کا سانس لیا کیونکہ اب بنکر آنکھیں بند کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اب اس میں ڈیوک کی مسحور کن نگاہوں کا مقابلہ کرنے کی سکت ہی نہیں رہ گئی تھی

۔'' مدھم مگر ہموار آواز میں ڈیوک نے سوالات کا آغاز کیا اور ایک آخری کوشش کے بعد آخر کار بنکر نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس نے جو کچھ بتایا

اس کے مطابق شیطانی میٹنگ دریائے سین کے کنارے واقع ایک پرانے گودام کے نیچے تہ خانے میں ہوتی تھیں ڈیوک نے اس کا محل وقوع اور اس تک پہنچنے کا راستہ تفصیل سے پوچھ لیا اور اچھی طرح ذہن نشین کر لیا۔ اپنے آخری سوال کا جواب لینے کے بعد جب ڈیوک نے کلال پر نظر ڈالی تو صبح کے سوا تین بج رہے تھے

''اس قسم کے کیس میں اس سے بھی زیادہ وقت لگ جایا کرتا ہے۔'' ڈیوک نے ریکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اپنی کامیابی کی وجہ سے اس کے چہرے پر کامران مسکراہٹ کھیل رہی تھی

''اب اس کا کیا کریں۔'' ریکس نے کیسٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو کرسی پر بے سدھ پڑا تھا اور چہرہ سینے پر جھکا ہوا تھا

''اس کو اس حالت میں چھوڑ دو۔ کیونکہ یہ اس قدر تھک چکا ہے کہ صبح نوکروں کے آنے سے پہلے نہیں جاگے گا۔ البتہ احتیاطاً منہ میں اپنا رومال ٹھونس دو۔ جلدی کرو

''ریکس نے جیب سے رومال نکال کر فرانسیسی بنکر کے منہ میں ٹھونس دیا اور تیز تیز قدموں سے ڈیوک کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا

۔سڑک کی نکڑ پر انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ انعام کے لالچ میں ڈرائیور نے تیز رفتاری سے گاڑی چلائی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ بولیوارڈ کے علاقے سے گذر کر اس پہاڑی تک پہنچ گئے جس کے دوسری طرف دریا بہہ رہا تھا۔ پہاڑی سڑک کی سخت چڑھائی کے بعد ڈھلوان شروع ہو گئی اور پھر دریا کا پل عبور کر کے وہ مطلوبہ علاقے میں پہنچ گئے

۔دریا کے کنارے پیرس کا یہ مضافاتی علاقہ تھا۔ سڑکیں اور گلیاں تنگ ہونے کے ساتھ ساتھ نیم تاریک بھی تھیں۔ آمدورفت نہ ہونے کے برابر تھی کیونکہ رات کا پچھلا پہر تھا۔ دریا قریب ہونے کی وجہ سے ہر طرف گہری دھند چھائی ہوئی تھی اور ایک عجیب پراسرار سناٹا طاری تھا۔ سردی بھی بڑھ گئی تھی۔ چنانچہ سب نے اپنے کوٹوں کے کالر کانوں تک چڑھا لیے

۔ایک چوراہے پر کرایہ ادا کر کے ڈیوک نے ٹیکسی چھوڑ دی اور سمت کا تعین کرنے کے بعد ایک طرف کو چل پڑا۔ تنگ سڑک پر تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک تنگ گلی میں مڑ گیا جس کے دونوں طرف پلاسٹر اکھڑی ہوئی سیلن زدہ بلند دیواریں تھیں۔ جونہی وہ اس گلی میں کچھ دور گئے تیل گیس اور سڑے ہوئے کیچڑ کی بدبو نے ان کا خیر مقدم کیا۔ گلی کی نکڑ پر مدھم روشنی کا صرف ایک بلب تھا جو محدود دائرے میں دھند زدہ دبیز تاریکی کو دھندلی روشنی میں تبدیل کرنے کی مقدور بھر کوشش کر رہا تھا

۔لمبی گلی کے سرے پر ایک قدیم اور غیر مستعمل بڑا گودام تھا۔ ڈیوک دائیں طرف مڑ گیا۔ باقی بھی ڈیوک کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ قریباً سو گز چلنے کے بعد بائیں جانب ایک پرانی بلند عمارت تھی جو سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ اس سے آگے دائیں طرف دریا رواں دواں تھا۔ سرخ اینٹوں کی عمارت سیہ چینی پلیاں لگی ہوئی تھیں جو اوپر تاریکی میں پتہ نہیں کس جگہ نصب تھیں

۔دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے آخر کار ڈیوک ایک جگہ پر رک گیا اور دروازے پر لگے زنگ آلود قفل کو ٹٹولتے ہوئے بولا۔ ''یہی ہے۔ کسٹینا کے پاس اس کی چابی نہیں تھی اس لیے اسے توڑنا ہی پڑے گا

۔''کسی سلاخ وغیرہ کی تلاش میں انہوں نے نیم تاریکی میں ادھر ادھر دیکھا۔ دریا کی سطح پر کئی ڈونگیاں، لانچیں اور بڑی کشتیاں لنگرانداز تھیں

''یہ دیکھو۔ شاید اس سے کام چل جائے گا۔'' رچرڈ نے زنگ آلود آہنی سلاخ کا ٹکڑا ڈیوک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

۔ڈیوک نے سلاخ کا سرا تالے میں ڈال کر ایک ہی زوردار جھٹکا دیا تھا کہ زنگ آلود تالا کھل گیا اور پھر زنجیر کھول کر ڈیوک نے بھاری چوبی دروازہ کولا دروازے سے داخل ہوئے تو ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ڈیوک نے ماچس کی تیلی جلائی اور شعلے کو ہاتھ کی آڑ دیتے ہوئے اندھیرے میں آگے بڑھ گیا۔ ہر طرف ویرانی کا راج تھا اور کسی بھی طرف زندگی کی کوئی علامت نظر نہیں آ رہی تھی۔ ڈیوک تیلی پر تیلی جلاتا گیا اور آگے بڑھتا گیا۔ وہ کسٹینا کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق آگے بڑھ رہا تھا اور تہ خانوں کے زینے کا خفیہ دروازہ تلاش کر رہا تھا

۔آخری سرے پر دیوار کے گوشے کے ساتھ ایک آہنی لیور لگا ہوا تھا۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا حلقہ تھا۔ لیکن جب ریکس نے اسے پکڑ کر زور سے کھینچا تو یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ جس جگہ وہ کھڑے ہوئے تھے اس کے قریب ہی بائیں طرف کا ایک بڑا مستطیل حصہ بلا آواز نظروں سے غائب ہو گیا ہے

''بہت خوب۔ یہی راستہ ہے۔'' ڈیوک نے سرگوشی کی اور ساتھ ہی وہ آٹ میٹک جیب سے نکال لیا جو اسے کسٹینا کی میز کی دراز سے ملا تھا۔ پھر ماچس کی ایک تیلی جلانے کے بعد نیچے تاریک ترین خلا میں جھانکتے ہوئے بولا ''سب سے آگے میں رہوں گا۔ میرے پیچھے ریکس اور رچرڈ چونکہ تمہارے پاس بھی پستول موجود ہے اس لیے تم میری کو آگے رکھ کر ہمارے عقب کی حفاظت کرو گے اور خبردار ذرا بھی آہٹ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ مکوٹالا زماً یہیں ہوگا

ایک نظر زینہ میں جھانکنے کے بعد ڈیوک نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا۔ ذرا بھی آہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ غالباً سیڑھیوں پر دبیز قالین پڑا ہوا تھا احتیاط سے ایک ایک سیڑھی اترتے ہوئے وہ سب نیچے پہنچ گئے۔ مگر تم کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی قبر میں بند ہو گئے ہوں۔ ڈیوک نے ٹٹول ٹٹول کر دیکھا اور دائیں طرف ہو لیا۔ اب وہ ایک سرنگ میں چل رہے تھے۔ کئی منٹ تک اس سرنگ میں چلتے رہنے کے بعد اچانک ڈیوک رک گیا آگے راستہ بند تھا۔ ٹٹول کر دیکھا تو یوں محسوس ہوا جیسے سامنے کوئی چوبی پارٹیشن لگا ہو۔ دائیں بائیں دونوں طرف ہموار چکنی سطح تھی۔ مگر ٹٹولنے سے صاف محسوس ہوتا تھا۔ جیسے دباؤ پڑنے سے برائے نام ہلتی ہو۔ ڈیوجک سمجھ گیا کہ کھسک جانے والا مکانیکی دروازہ ہے۔ دو منٹ کی جدوجہد کے بعد آخرکار ڈیوک کو ماچس کی ڈبیہ جتنا ابھار مل گیا اسے دبایا تو فولادی ٹریپ ڈور چشم زدن میں اپنے بال بیرنگوں پر ذرا سی آواز بھی پیدا کیے بغیر یوں کھسک گیا کہ ڈیوک کے پیچھے کھڑے اس کے باقی ساتھیوں کو پتہ بھی نہ چل سکا

دروازے سے داخل ہو کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک بہت بڑے کمرے میں کھڑے ہیں جو قریباً سو فٹ لمبا اور تیس فٹ چوڑا تھا۔ موٹے اور بھاری ستونوں کی دو قطاروں نے چھت کو سہارا دیا ہوا تھا۔ دائیں بائیں دونوں طرف دیوار کے ساتھ کرسیوں کی لمبی قطاریں تھیں اور آخری سرے پر درمیان میں چبوترہ تھا جو بلاشبہ قربان گاہ تھی قربان گاہ کے عین اوپر بہت ہی معمولی طاقت کا ایک بلب روشن تھا۔ جس کی دھندلی روشنی صرف دس پندرہ فٹ کے دائرے میں محدود تھی

ڈیوک پستول ہاتھ میں پکڑے دائیں طرف کی دیوار کے ساتھ لگ کر احتیاط سے آگے بڑھنے لگا۔ ریکس اس کے پیچھے تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہ سلاخ تھی جس سے قفل توڑا تھا۔ وہ ایک ایک قدم آگے بڑھ رہے تھے کیونکہ اب کسی بھی لمحہ ان کی وہاں موجودگی کا راز فاش ہو سکتا تھا۔ قربان گاہ کے قریب روشنی کے حلقے میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان کے پجاریوں نے شیطانی عبادت گاہ کو جدید ترین اور بیش قیمت فرنیچر سے آراستہ کیا ہوا ہے۔ قربان گاہ کے چبوترے پر ایک دیو قامت مینڈھے کا مجسمہ تھا جو گوٹ آف مینڈس کہلاتا تھا اور اندھی تقلید کرنے والوں نے اسے رنگ برنگ قیمتی ریشمی پارچہ جات سے آراستہ و پیراستہ کیا ہوا تھا۔ آنکھوں کی جگہ دو بڑے سرخ یاقوت جڑے ہوئے تھے جن سے سرخ شعاعیں پھوٹ کر مدھم بلب کی روشنی میں بے حد پراسرار نظر آ رہی تھیں

دونوں طرف کی دیواروں پر مردوں عورتوں اور مختلف قسم کے درندوں کی ایسی تصویریں بنی ہوئی تھیں جو کوئی نیم پاگل قسم کا مصور ہی بنا سکتا تھا۔ سرخ چبوترے پر گوٹ آف مینڈس کا مجسمہ انتہائی بھیانک منظر پیش کر رہا تھا اس کی کہنیوں، گھٹنوں سانوں اور پیٹ سے چھوٹے بڑے انسانی چہرے اور سر اس طرح ابھرے ہوئے تھے کہ دیکھ کر خوف سے جھرجھری آتی تھی۔ قربان گاہ پر عبادت کے کچھ لوازمات بھی رکھے ہوئے تھے۔ ہر طرف شہر خموشاں کا سکوت طاری تھا۔ مکوٹا کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ شاید ٹینتھ کی روح کو وقت کا اندازہ کرنے میں غلطی ہوئی تھی۔ ڈیوک کو خیال آیا، ممکن ہے مکوٹا ابھی ایک دو دن تک پیرس نہ آئے۔ خدا جانے بچی کا کیا حشر کرے گا۔ ان خیالات کے ساتھ ساتھ ڈیوک مایوس ہوتا جا رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک عجیب شے پر پڑی جو چادر میں لپٹی ہوئی تھی، چادر کھول کر دیکھا تو یہ سائمن تھا۔ ''اف خدایا اس خبیث نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' ریکس یہ کہہ کر دوست کی لاش کی طرف بڑھا۔ چادر الٹ کر دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔ پھر چند لمحوں کے بعد بولا۔ ''یہ زندہ ہے مگر دل بہت کمزور ہے

ڈیوک نے پھرتی سے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا کارک کھول کر شیشی سائمن کی ناک سے لگا دی۔ پندرہ بیس سیکنڈ کے بعد جسم میں کچھ حرکت پیدا ہوئی اور سائمن نے آنکھیں کھول دیں اور گھور گھور کر انہیں دیکھتے ہوئے بولا' میں کہاں ہوں اور مجھے کیا ہو گیا تھا۔

''تم اپنی حماقت کا ثبوت دیتے ہوئے ہمیں چھوڑ کر چلے آئے تھے اور ہمارا منصوبہ درہم برہم کر دیا تھا۔ اس کے بعد تمہارے ساتھ کیا واقعات پیش آئے یہ جاننے کے لیے میں سخت بے تاب ہوں۔'' ڈیوک سائمن کے قریب ہی بیٹھتے ہوئے بولا

''میں اس سے ملا تھا۔'' سائمن نے کہا۔ ''پھر وہ ہوائی جہاز میں اپنے ساتھ مجھے پیرس لے آیا۔ مگر تم لوگ یہاں کس طرح پہنچے۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے فلورا کو کہیں دیکھا ہے۔'' ڈیوک نے بات کاٹ کر کہا

''ہاں۔'' سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ''لندن میں جب میں ہوائی جہاز میں سوار ہو رہا تھا تو فلورا وہاں موجود تھی اور مکوٹا نے کہا تھا کہ میں اس سے تعاون کروں تو بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا

''اب تم بتا سکتے ہو کہ مکوٹا اور فلورا کہاں ہوں گے۔۔؟''

''نہیں اس نے یہاں پہنچتے ہی مجھے ہپناٹائز کر دیا تھا اور اب تمہارے سامنے ہی آنکھ کھلی ہے۔''

''مکوٹا نے یقیناً تم پر تنویمی نیند طاری کر کے معلومات حاصل کر لی ہوں گی جس سے طلسم اعظم کے حصول میں اسے مدد ملی ہوگی۔'' ڈیوک نے کہا

''لیکن مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔'' سائمن نے جواب دیا

''فکر نہ کرو۔ تمہارے لاشعور میں سب کچھ محفوظ ہوگا اور میں تمہیں ہپناٹائز کر کے وہ سب باتیں معلوم کر لوں گا۔ جو تم نے رسومات کی ادائیگی کے بعد مکوٹا کو بتائی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ طلسم عظیم کا پتہ معلوم کرنے کے بعد مکوٹا نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا ہوگا۔ بولو سائمن تم تیار ہو۔

''بالکل میں تیار ہوں۔ تمہاری مدد کر کے مجھے بڑی خوشی ہوگی۔

''ڈیوک اپنی ساحرانہ قوت کی حامل نظروں سے سائمن کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا'' سائمن تمہیں نیند آ رہی ہے سو جاؤ شاباش سو جاؤ

اس کے بعد کافی دیر تک ڈیوک جو کچھ پوچھتا رہا سائمن ایک معمول کی طرح بتاتا رہا۔ حتیٰ کہ ڈیوک نے کہا۔ ''بس کرو اور اب بیدار ہو جاؤ

''شکر ہے خدا کا کہ ہمیں سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔'' ریکس نے اطمینان کا اظہار کیا۔ لیکن عین اسی وقت اپنے پیچھے آہٹ سن کر وہ گھوما اور اندھیرے میں غور سے دیکھنے لگا۔ ان سے تھوڑے فاصلہ پر اندھیرے میں چار انسانی سائے کھڑے تھی۔ رچرڈ نے پھرتی سے پستول نکالنے کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر اسی لیے دراز قد سایہ آگے بڑھا اور پر رعب لہجے میں بولا۔ ''خبردار میں نے تم سب کو پستول کی زد پر لیا ہوا ہے

دو مزید سائے آگے بڑھے۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان کا چوتھا ساتھی کسٹینا تھا

ان کا ایک اور ساتھی بولا۔'' مجھے یقین تھا کہ شیطان کے پجاریوں کی کوئی خفیہ تنظیم پیرس میں مصروف عمل ہے کیونکہ ایک عرصہ سے بچے غائب ہو رہے تھے۔ مگر مجھے ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ مگر اب پانچوں کو رنگے ہاتھوں پکڑیا ہے۔ میں پیرس کا چیف ہوں۔ مسٹر چلو میں تمہیں اسی سال ہا سال پرانے جرم میں گرفتار کرتا ہوں۔ تمہارے باقی چاروں ساتھی بھی اسی جرم میں زیر حراست ہیں

☆☆☆☆☆

پانچوں کے پانچوں کئی سیکنڈ تک پولیس چیف کا منہ تکتے رہے۔ ڈیوک فوراً سمجھ گیا کہ یہ سب منصوبہ مکوٹا کا ہے ایک تیر سے دو شکار اسی کو کہتے ہیں یہ سب کچھ سوچنے اور سمجھنے میں ڈیوک کو چند سیکنڈ لگے۔ مکوٹا کا منصوبہ ہر طرح کامیاب رہا۔ شیطانی عبادت گاہ، قربان گاہ اور شیطان کا مجسمہ اور دیگر چیزیں پولیس چیف کے سامنے تھیں۔ چنانچہ وہ ڈیوک کو شیطان کے پجاریوں کی خفیہ تنظیم کا سرغنہ سمجھ رہا تھا اور مکوٹا یا اس کے پیروکاروں نے جتنے جرائم بھی کیے تھے۔ اب وہ تمام ڈیوک اور اس کے ساتھیوں کے سر منڈ گئے تھے۔ مکوٹا کی چال کامیاب رہی

ڈیوک نے اندازہ لگایا کہ حقائق بیان کرنے اور اپنی صفائی پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں یہ تمام باتیں سوچتے ہوئے اور نتائج کی پرواہ کیے بغیر چشم زدن میں پولیس چیف پر چھلانگ لگا دی ایک شعلہ لپکا اور دھماکہ ہوا لیکن ڈیوک کا صرف بازو زخمی ہوا۔ مگر پولیس چیف کو قابو کر چکا تھا۔ عین اسی وقت میری اور سائمن نے بیک وقت چیف کے ساتھیوں کو قابو کر لیا۔ میری بھی یہ بات سمجھ چکی تھی کہ اگر اس وقت پولیس چیف نے انہیں روک لیا تو بچی کو بچانے کی آخری امید بھی ختم ہو جائے گی چنانچہ انہوں نے قابو کیے ہوئے چاروں آدمیوں کو ضربیں لگا کر بیہوش کر دیا۔ میری نے جلدی سے ایک قمیض پھاڑ کر ڈیوک کے بازو پر پٹیاں باندھ دیں۔ بیہوش آدمیوں میں سے ایک کے کپڑے اتار کر سائمن کو پہنا دیئے اور تیزی سے باہر آ گئے۔

تھوڑی دور تک چلنے کے بعد خوش قسمتی سے انہیں ایک ٹیکسی مل گئی۔ ہوائے مستقر تک پہنچنے میں انہیں نصف گھنٹہ لگا پھر وہ اپنے مخصوص جہاز پر سوار ہو گئے۔ رچرڈ اور ریکس نے باری باری پائلٹ کے فرائض انجام دیئے گہری دھند کو چیرتا ہوا جہاز اوپر اٹھ گیا اور جلد ہی ہموار پرواز کرنے لگا۔ رچرڈ اور ریکس کے علاوہ سب سو گئے تھے۔ میری کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ جہاز اجنبی ہوائی اڈے پر پھڑا ہے۔ رچرڈ اور ریکس نے کچھ معلومات حاصل کیں اور ان کا ہوائی جہاز ایک مرتبہ پھر فضا میں بلند ہوا اور پہاڑوں کھیتوں اور جھیلوں سے گزرتا ہوا منزل مقصود کی طرف پرواز کرتا رہا آخر کار ریکس جہاز کو اتارنے کے لیے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں غور کرنے لگا۔ پھر اسے ایک جھیل کے کنارے کھلا میدان نظر آیا۔ جہاں پہلے سے ایک ہوائی جہاز کھڑا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی مکوٹا کا جہاز ہے۔ ریکس نے اپنی فنی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاز کو مکوٹا کے جہاز سے صرف پچاس گز کے فاصلے پر لینڈ کر دیا۔ سب کے سب باہر آ گئے۔ ان کو دیکھ کر ہینگر کی جانب سے ایک شخص آتا ہوا دکھائی دیا۔ اسے دیکھ کر ڈیوک چند قدم آگے بڑھا اور اس سے کچھ باتیں کیں پھر اپنے ساتھیوں کے پاس آ کر بولا۔ ''وہ ایک فرانسیسی مکینک ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ مکوٹا یہاں صرف آدھ گھنٹہ پہلے پہنچا تھا۔ جس خطرناک راستے سے وہ آیا ہے کوئی پاگل یا احمق ہی آ سکتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ ہمیں کار فراہم کر سکتا ہے اور یہ کہ وہی اس نام نہاد ہوائی اڈے کا مالک ہے

صرف دس منٹ کے بعد وہ ایک فورڈ میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ ڈیوک ڈرائیور کے برابر فرنٹ سیٹ پر اور باقی سب پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ سڑک بہت خراب ٹوٹی پھوٹی تھی دونوں طرف قد آدم جھاڑیاں اور گھاس اگی ہوئی تھی آباد کا دور دور تک نام ونشان تک نہیں تھا چڑھائی بہت سخت ہونے کی وجہ سے کار زیادہ رفتار سے نہیں چل رہی تھی۔ سانپ کی طرح بل کھاتی سڑک پر چلتے ہوئے کار برابر پہاڑ پر چڑھی چلی جارہی تھی۔ کافی دیر کے بعد آخر کار ایک خطرناک موڑ سے گاڑی نکلی تو ایک چھوٹے سے گاؤں کی اکا دکا ٹمٹماتی بتیاں دکھائی دیں۔ ڈرائیور نے ایک کچے سے مکان کے آگے گاڑی کھڑی کر دی۔ دستک کے جواب میں ایک دیہاتی عورت نے دروازہ کھولا۔ وہ ڈھیلا ڈھالا لبادہ پہنے ہوئے اور سر پر سرخ رومال باندھ رکھا تھا۔ ڈرائیور اور ریکس اس عورت سے کچھ باتیں کرتے رہے مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بات نہیں مان رہی۔ پھر ریکس نے جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور عورت کی طرف بڑھا دی۔ عورت نے حریص نگاہوں سے نوٹوں کی طرف دیکھا اور پھر انہیں گریبان میں ڈالتے ہوئے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ ریکس کا اشارہ پا کر گاڑی میں بیٹھے ہوئے باقی لوگ بھی گاڑی سے نکل کر مکان میں داخل ہو گئے۔ کمرہ مشرقی طرز کا تھا۔ مٹی کے تیل کا ایک دیا جل رہا تھا۔ جس سے روشنی کم اور دھواں زیادہ نکل رہا تھا۔ چھت پر جگہ جگہ گوشت لٹکا ہوا تھا

''کیا کہہ رہی تھی وہ۔'' میری نے دیہاتی عورت کے نکلتے ہی پوچھا

''وہ اصرار کر رہی تھی کہ ہم ادھر نہ جائیں۔ بقول اس کے اس گاؤں کے لوگ مکوٹا اور اس کے پیروکاروں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ان کا خیال ہے مکوٹا کسی خطرناک گروہ کا سرغنہ ہے اور یہ کہ اوپر پہاڑ پر واقع قدیم ویران معبد کو اس نے اپنی خفیہ کمین گاہ بنا رکھا ہے۔ گاؤں کے لوگ دن کے وقت بھی ادھر جاتے ہوئے خوف دکھاتے ہیں رات کے وقت ادھر جانے کا تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا مگر نوٹوں کی گڈی کام کر گئی ہے۔ اب وہ کسی سواری کا انتظام کرنے گئی ہے

تھوڑی دیر بعد دیہاتی عورت ایک پرانی طرز کی گھوڑا گاڑی جس میں ایک چھوٹا اور ایک بڑا گھوڑا جتے ہوئے تھے لے کر آ گئی۔ گھوڑا گاڑی چلانے والا ادھیڑ عمر کیڑا ایک لمبا سیاہ لبادہ پہنے ہوئے تھا۔ الجھی ہوئی ملگجی ڈاڑھی اور چہرے پر ماہ و سال کی شکستوں کے باوجود زرد آنکھیں بے حد چمکدار تھیں

دیہاتی عورت کا اشارہ پا کر سب گھوڑا گاڑی میں سوار ہو گئے۔ کیڑے گاڑی بان نے ایک لفظ کہے بغیر چبانی کے فرائض سنبھال لیے۔ گاؤں کی حدود سے نکل کر تھوڑے سے ہی فاصلہ پر ایک تیز رو ندی تھی۔ کوچبان نے گاڑی ندی میں ڈال دی۔ مگر ندی کوئی زیادہ گہری نہیں تھی اور جلد ہی ندی عبور کر کے آگے ٹوٹی پھوٹی سڑک بھی ختم ہو گئی اور اس کی جگہ کچے پتھریلے راستے نے لے لی دونوں طرف بلند و بالا سنگلاخ چٹانیں تھیں۔ سخت چڑھائی کے باوجود گھوڑے قدم بہ قدم برابر آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ سفر قطعی خاموشی سے جاری تھا۔ گاڑی غیر ہموار راستے پر لڑکھڑاتی بدستور آگے ہی آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک اور غیر متوقع طور پر کوچبان نے گاڑی روک دی پھر وہ نیچے اتر آیا اور اوپر پہاڑی کی چوٹی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سب بھی گاڑی سے اتر آئے۔ ڈیوک نے چند نوٹ نکال کر گاڑی بان کو دیئے۔ گاڑی بان نے نوٹ لے کر ایک لفظ کہے بغیر گاڑی موڑ کر واپس ہو گیا

کوچبان کے واپس ہوتے ہی وہ بھی.......... آگے پیچھے چلتے ہوئے اس پگڈنڈی نما راستہ پر ہو لیے جو اوپر چوٹی تک جاتی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک برابر چلتے رہے اور سخت چڑھائی ہونے کی وجہ سے ان سب کے سانس دھونکنی کی طرح چلنے لگے۔ آخر کار دبیز دھند میں لپٹی معبد کی قدیم عمارت انہیں نظر آ گئی جو عین چوٹی پر ڈھلوان جگہ پر ہزاروں سال سے کھڑی تھی تاریک و سنسان عمارت کافی وسیع و عریض تھی۔ بڑی جان کا ہیوں کے بعد وہ عمارت تک پہنچ گئے۔ ہر طرف پر اسرار خاموشی نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ عمارت کے عین درمیان ایک بہت ہی بڑا گنبد وں معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے کسی بڑے دیو کا سر ہے

کسی کو بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ آخر کار ڈیوک حوصلہ کر کے چکر دار راستے پر آگے بڑھا اور اسے دیکھ کر باقی بھی پیچھے چل پڑی۔ وہ جب عمارت کے دروازے پر پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا

ایک منٹ ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد ڈیوک دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ باقی سب اس کے پیچھے تھے ڈیوک کا رخ وسیع صحن سے گزرتے ہوئے اس حصے کی طرف تھا۔ جس پر گنبد بنا ہوا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ خفیہ معبد اس بازنطینی گنبد کے نیچے کسی جگہ ہو گا۔ صحن میں کمر کمر تک گھاس اور خار دار جھاڑیاں تھیں جن سے بچتے اور الجھتے ہوئے آخر کار وہ برآمدوں تک پہنچ گئے

دفعتاً ڈیوک رک گیا اور ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے ایک طرف اشارہ کیا۔ سب نے گھوم کر دائیں طرف مین بلڈنگ سے دور صحن کے گوشے میں بنی چھوٹی عمارت کی طرف دیکھا تو مدھم روشنی کی ایک لکیر دکھائی دی جو صحن میں دور تک پڑ رہی تھی۔ ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے۔ کہ ان کے کانوں میں شیشے کا کوئی برتن ٹوٹنے اور پھر مدھم قہقہوں کی آواز سنائی دی

ڈیوک چند سیکنڈ تک کچھ سوچتا رہا اور پھر بلا تامل گر بایا چلتا ہوا اسی طرف بڑھ گیا۔ خوف و دہشت سے اس کا گلا خشک ہو رہا تھا۔ لیکن اس وقت

سوچنے یا منصوبہ بنانے کا وقت نہیں تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خدا جانے اس ہنگامہ خیز رات کا خاتمہ کس طور ہوگا۔ ممکن ہے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زندگی کی وہ آخری رات ثابت ہو

قریب پہنچنے پر ڈیوک کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ چھوٹی عمارت بڑی عمارت کے بہت عرصہ بعد بنی ہوئی تھی۔ کیونکہ اس کے تمام در و دیوار سلامت تھے ممکن ہے وہ بعد میں کسی وقت معبد کے پروہتوں اور راہبوں کے رہنے کے لیے بنائی گئی ہو

اندر سے کئی آدمیوں کے بولنے کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ ڈیوک چند سیکنڈ کے لیے رک کر کچھ سوچتا رہا اور پھر سب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے مین بلڈنگ کی طرف چل پڑا۔ حیرت و خوف سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ عظیم معبد کی فراخ سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچ گئے۔ پھر مہراب دار دروازے سے داخل ہو کر ہال نما بڑے کمرے میں چلے گئے۔ اسی ہال کی چھت میں گنبد بنا ہوا تھا۔ گنبد کے شکستہ حصے سے تاروں کی دھندلی روشنی اندر آ رہی تھی۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ معبد کی حدود میں داخل ہوتے ہی دھند سرے سے غائب ہو گئی تھی۔ ٹوٹے پھوٹے شہتیروں اور ملبے کے ڈھیروں کے درمیان سے بچتے بچاتے وہ بائیں طرف کو گوشے کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک چھوٹا سا دروازہ نظر آ رہا تھا

دروازہ نیچے تہ خانے کے زینے کا تھا۔ ڈیوک نے ایک نظر اس زینے میں جھانک کر دیکھا تو ایسا لگا جیسے وہ کسی تیرہ و تاریک کنویں میں جھانک رہا ہو

میری ان کے پیچھے احتیاط سے ایک ایک سیڑھی اترتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ وہ اس ویرانے میں کس لیے آئے ہیں۔ پھر اسے یاد آیا کہ طلسم اعظم اسی تہ خانے میں کہیں دفن ہے۔ دھند کی عدم موجودگی سے اس نے اندازہ لگایا کہ شاید مکوٹا ابھی تک وہاں نہیں پہنچا۔ مگر اس کی بچی کہاں ہے خدا کرے کہ اس کی بچی خیریت سے ہو

آخری سیڑھی اترنے کے بعد ڈیوک نے ماچس کی تیلی جلائی اور پھر سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک بہت ہی پرانی قسم کی لالٹین جلانے کی کوشش کر رہا تھا جسے وہ شاید دیہاتی عورت سے مانگ لایا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ گاؤں کے جس مکان میں وہ لوگ کچھ دیر ٹھہرے تھے وہ سرائے تھی اور وہ دیہاتی عورت سرائے کی مالکہ تھی

☆☆☆☆

لالٹین روشن ہوتے ہی زرد مدقوق قسم کی مدھم روشنی ایک محدود دائرے میں پھیل گئی۔ وہ ایک طویل تہ خانہ تھا جو چوڑائی میں صرف دس بارہ فٹ تھا ۔ ڈیوک احتیاط سے قدم بڑھاتا ہوا تہ خانے کے دوسرے سرے کی طرف جا رہا تھا کہ اس کی نظر عین درمیان میں بنے سیاہ قبر نما چبوترے پر پڑی یہ قربان گاہ تھی اور ڈیوک اس کی تلاش میں تھا

''شکر ہے خدا کا۔ میں اسی کو تلاش کر رہا تھا۔'' ڈیوک نے قربان گاہ کے قریب پہنچ کر کہا

''اس کا مطلب ہے کہ ہم مکوٹا سے بازی لے گئے ہیں۔'' ریکس خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا

''غالباً مکوٹا کو گاؤں سے یہاں تک کے لیے کوئی سواری نہیں ملی ہوگی۔'' ڈیوک نے خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ''جبکہ ہمیں سرائے کی مالکہ کی

کوشش سے گھوڑا گاڑی مل گئی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ رات تو کجا اس طرف کوئی دن کے وقت بھی آنے کی جرات نہیں کرتا اب ذرا ہمت کرو اور ان سلوں کو ہٹانے کی کوشش کرو۔'' ڈیوک قربان گاہ کی بھاری سلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

''تمہیں پورا یقین ہے کہ یہی جگہ ہے۔'' رچرڈ نے ڈیوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا'' کیونکہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے سائمن نے تنویمی نیند کے دوران کسی خفیہ معبد کا بھی تزکرہ کیا تھا

ابھی رچرڈ کے الفاظ فضا میں گونج ہی رہے تھے کہ ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی ان کے پیچھے کھڑا ہوا سب کچھ دیکھ اور سن رہا ہے

ریکس نے لالٹین رکھ دی اور تیزی سے گھوم کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ باقی سب بھی چشم زدن میں اپنے پیروں پر گھوم گئے۔ میری کے منہ سے دبی دبی چیخ نکل گئی۔ ان سے صرف دس قدم دور مدھم سی روشنی کے دائرے میں مکوٹا کھڑا ہوا تھا اس کے عین پیچھے خفیہ زینہ تھا اور دائیں طرف وہ چھوٹا سا خفیہ معبد تھا۔ جس کا مستور دروازہ انہیں مدھم روشنی کے باوجود صاف نظر آ رہا تھا۔ دروازے سے صرف چند فٹ کے فاصلہ پر چھوٹی سی قربان گاہ تھی جس کے دائیں ہاتھ کی طرف کے بھاری پتھر اپنی جگہ سے ہٹے ہوئے تھے

ریکس مکوٹا پر جھپٹنے کے لیے پھرتی سے ایک قدم بڑھا ہی تھا کہ مکوٹا نے دایاں ہاتھ آگے کر دیا اس کے ہاتھ میں پستول تھا اور سب کو زد پر لیا ہوا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اپنا بایاں ہاتھ بھی آگے کر دیا۔ بائیں ہاتھ میں بھی کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی۔ جس کے گرداگرد کئی فٹ تک تیز نیلگوں دودھیا روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس چیز سے نکلنے والی طاقتور ریڈیائی شعاعوں کو وہ سب اپنے جسم پر محسوس کر رہے تھے اور ایسا لگتا تھا۔ جیسے ان کی تمام تر جسمانی قوت سلب ہو کر رہ گئی ہے

ڈیوک اور رچرڈ نے مکوٹا پر بلہ بولنے کی کوشش بھی کی مگر ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکے اور یوں لگا جیسے ان کے اور مکوٹا کے درمیان کوئی غیر مرئی دیوار حائل ہو گئی ہے

مکوٹا چند قدم آگے بڑھا اور اس چیز کو اپنے آگے کیے ان کے چاروں طرف گھوم گیا۔ اب وہ سب سمجھ گئے تھے کہ مکوٹا کے بائیں ہاتھ میں طلسم اعظم پکڑا ہوا ہے انہوں نے کئی مرتبہ اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن مکوٹا کے قائم کردہ حصار سے نکلنا ان کے لیے قطعی ناممکن ثابت ہوا

مکوٹا جب پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اسی چھوٹی سی قربان گاہ کی طرف بڑھ گیا جس کے کچھ پتھر اپنی جگہ سے ہٹے ہوئے تھے۔ پھر اس نے کئی سیاہ موم بتیاں جلائیں اور قربان گاہ پر جما دیں

میری کی گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی کیونکہ موم بتیوں کی زرد روشنی میں اسے اپنی معصوم بچی نظر آ گئی جو گھٹنوں کے بل قربان گاہ پر گردن جھکائے بیٹھی تھی جس گڑھے سے طلسم اعظم کو کھود کر نکالا گیا تھا بچی اس کی تازہ کھدی مٹی کے ڈھیر اور قربان گاہ کے درمیان یوں گم سم بیٹھی تھی۔ جیسے نہ تو وہ کچھ دیکھ رہی اور نہ سن رہی ہے

''فلورا...... میری بچی۔'' میری مامتا کے ہاتھوں مجبور ہو کر چیخی مگر بچی نے جیسے اس کی آواز سنی ہی نہیں۔ وہ اسی طرح گردن قربان گاہ کی طرف جھکائے بیٹھی رہی

مکوٹا نے قربان گاہ کے قریب ہی لٹکے ہوئے پیتل کے بڑے اگردان میں بہت سا عود عنبر اور لوبان ڈال کر جلا دیا۔ معبد کی تمام فضا وہیں اور خوشبو سے بھر گئی۔ اس کے بعد مکوٹا قربان گاہ کے عین قریب جا کر کھڑا ہوا۔ اس طرح کہ بچی اس کے بائیں طرف تھی۔ وہاں کھڑے ہو کر اس نے پتہ نہیں کون کون سے منتر اور دعائیں بڑبڑانی شروع کر دیں۔ اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ بچی نے دلخراش انداز میں چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے بچی پر اذیتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوں

بچی کی کربناک چیخیں سن کر کسی میں بھی یارائے تاب نہ رہی اور سب یکبارگی مکوٹا کی طرف جھپٹے۔ لیکن ایک خاص حد تک پہنچ کر انہیں یوں جھٹکا لگا۔ جیسے ان کے سامنے مضبوط سلاخوں کا جنگلا لگا ہوا تھا اور اس میں برقی رو دوڑ رہی تھی

انہوں نے مکوٹا کی طرف بڑھ کر حملہ آور ہونے کی کتنی ہی کوششیں کیں لیکن مکوٹا کے قائم کردہ حصار سے وہ ایک قدم بھی باہر نہ نکال سکے اور آخر کار انہوں نے اپنی جدوجہد ترک کر دی

ابھی پانچ منٹ بھی نہیں گزرے ہوں گے کہ اگردان سے نکلنے والے گاڑھے دھویں نے قربان گاہ کے عین اوپر جمع ہو کر کسی موہوم ہیولے کی شکل اختیار کرنی شروع کر دی

شروع شروع میں تو یوں لگا جیسے مکوٹا کے سیاہ فام ملازم کا ظہور ہو رہا ہے مگر آہستہ آہستہ قربان گاہ سے چند فٹ اوپر دھویں نے ایک لمبوتری نوکدار ڈاڑھی کی شکل اختیار کر لی۔ پھر ڈاڑھی کے ساتھ ہی ٹھوڑی ابھری اور اس کے بعد ایک ایک کر کے چاروں کھر صاف نظر آنے لگے۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اپنی اصل شکل میں گوٹ آف مینڈس ان کی نظروں کے سامنے تھا۔ وہ اپنی سرخ غضبناک آنکھوں سے انہیں کی طرف گھور رہا تھا

مکوٹا نے طلسم اعظم بلند کیا اور مینڈھے کے سر پر رکھ دیا۔ اس میں سے سبز و نیلگوں روشنی کی تیز شعاعیں اس طرح پھوٹ رہی تھیں جیسے مینڈھے کے سر پر کوئی بہت بڑا بیش قیمت ہیرا جگمگا رہا ہو۔ اس کے بعد مکوٹا سرعت سے جھکا اور بڑے ہی سفاکانہ انداز میں بچی کو اٹھا کر اس کے تمام کپڑے پھاڑ ڈالے۔ پھر برہنہ بچی کو مینڈھے کے اٹھے ہوئے کھروں کے عین نیچے قربان گاہ پر لٹا دیا

مکوٹا سیدھا کھڑا ہوا۔ پھر اس نے خنجر والا ہاتھ سر سے بلند کیا

☆☆☆☆☆

وہ لمحہ اس قدر خوفناک اور ناقابل برداشت تھا کہ سب نے آنکھیں بند کر لیں۔ ریکس کی پیشانی نم آلود اور ذہن ماؤف ہوا جا رہا تھا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر مکوٹا پر جھپٹنے کی کوشش کی مگر مکوٹا کے قائم کردہ دائرے سے نہ نکل سکا

ڈیوک کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ منہ ہی منہ میں کوئی وعدہ دہرا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سیاہ قوتوں کے زبردست و خوفناک مظہر گوٹ آف مینڈس کے سامنے ان کی کوئی کوشش کارگر ثابت نہیں ہوگی اس لیے وہ کسی جسمانی کوشش کی بجائے صرف دعا کرنے پر اکتفا کر رہا تھا

رچرڈ کا چہرہ فق، حلق خشک اور شدت غیظ و غضب سے تمام بدن کانپ رہا تھا مگر مجبور تھا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا اور یہی حال میری کا تھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ مگر خاموش تھی

سائمن بھی بالکل خاموش تھا۔لیکن اس کا دماگ بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اپنے دوستوں اور بہی خواہوں کی تمام تر مصیبت کا زمہ دار صرف اور صرف وہ ہے۔اسی کی وجہ سے ان سب پر یہ ناگہانی افتاد پڑی ہے چنانچہ وہ اپنے گھٹنوں پر جھک گیا اور دل ہی دل میں بچی کی جان کی سلامتی کے عوض اپنے آپ کو تاریک قوتوں کے سپرد کر دیا

سائمن کے دماغ سے نکلنے والا ذہنی ارتعاش اس قدر طاقتور تھا کہ مکوٹا کے دماغ تک چشم زدن میں منتقل ہو گیا اور مکوٹا نے اپنا اٹھا ہوا ہاتھ روک لیا ۔مگر چونکہ وہ سائمن سے اپنا خاص مقصد پورا کر چکا تھا۔اس کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرایا اور انکار میں سر ہلاتے ہوئے نہیں کہا

پر جیسے ہی مکوٹا نے خنجر والا ہاتھ دوبارہ بلند کیا۔ڈیوک نے آخری کوشش کے طور پر ہاتھ میں پکڑی صلیب بلند کر دی۔لیکن اس کے ہاتھ کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور ہاتھ پہلو میں گر گیا۔طلسم اعظم سے نکلتے والی شعاعیں زبردست قوت کی حامل تھیں۔اس لیے ڈیوک کی یہ آخری کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی

ریکس اپنے گھٹنوں پر جھک گیا اور کمان سے نکلے تیر کی مانند دائرے سے نکلنے کے لیے آگے بڑھا مگر صد افسوس کہ وہ دائرے سے ایک انچ بھی آگے نہ جا سکا اور الٹ کر پیچھے گر گیا اسے یوں محسوس ہوا جیسے بیسیوں آدمیوں نے پکڑ کر اسے پیچھے دھکیل دیا ہو

میری حیران و پریشان اپنے آپ کو پراسرار خواب کی کیفیت میں محسوس کرنے لگی۔اچانک اسے کتاب مقدس کی وہ دعا یاد آ گئی جیسے وہ کئی مرتبہ ایسے حالات میں پڑھ کر معجزہ دیکھ چکی تھی 'صرف اور صرف ان کو جن کا پیار خلوص پر مبنی ہوتا ہے اور بغیر کسی لالچ یا تمنا کے ہوتا ہے۔مصیبت و افتاد کے وقت قوت بخشی جائے گی۔'' یہ عملہ میری نے بار بار دہرایا اور اس کے ساتھ ہی آگے لکھا ہوا پانچ حرفی وہ لفظ بھی دہرایا جو نہ تو اس سے پہلے کبھی اس نے سنا تھا اور نہ ہی پڑھا تھا۔وہ اس لفظ کے معنی و مطلب سے بھی قطعی نابلد تھی۔لیکن اس کا اثر اس قدر فوری و حیران کن تھا کہ میری خود بھی دنگ رہ گئی۔ معبد کے درو دیوار اس بری طرح لرزنے لگے جیسے انہیں کسی نے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا ہو۔فرش اتھل پتھل ہو گیا اور چھت کسی لٹو کی طرف گھومنے لگی پھر دیکھتے دیکھتے سارا معبد اس تیزی سے ڈولنے اور گردش کرنے لگا کہ دائرے کے محصورین کو اپنی جگہ کھڑے رہنا ناممکن ہو گیا۔چنانچہ وہ لڑکھڑاتے ہوئے بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے چمٹ گئے۔قربان گاہ پر چلنے والی موم بتیاں معبد کے ڈولتے کے ساتھ ساتھ لہرانے لگی اور طلسم اعظم مینڈھے کے سر سے اڑ کر ایک طرف جا پڑا

مکوٹا لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنے لگا۔گوٹ آف مینڈس پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا اور اس بری طرح چیخا کہ زمین و آسمان ہل گئے۔ شدت خوف سے ڈیوک اور اس کے ساتھیوں کی حرکت قلب بند ہوتے ہوتے رہ گئی۔گرٹ آف مینڈس کا جسم تیزی سے بڑھنے لگا اور چند سیکنڈ کے اندر ہی کئی گناہ ہو گیا۔اب اس کا سر اور جسم کا اگلا حصہ دائرے کے اندر بیٹھے ڈیوک اور اس کے ساتھیوں کے عین سروں پر آ گیا۔اس کے لمبے اور خوفناک دانت دیکھ دیکھ کر ان کا پتہ پانی ہوا جا رہا تھا اس کے زور زور سے سانس لینے کی وجہ سے سیٹیاں سی بج رہی تھیں۔مکوٹا خوفزدہ ہو کر برابر پیچھے ہٹ رہا تھا اور دونوں ہاتھوں کو آگے کر کے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن گرٹ آف مینڈس نے جسے اس سے خود تاریک دنیا سے ملایا تھا۔دل ہلا دینے والی ایک آخری خوفناک چیخ ماری اور اپنا گلا کھر جو کسی بھی طرح ہاتھی کے پاؤں سے کم نہیں تھا۔اس زور سے مکوٹا کے مارا کہ مکوٹا کئی فٹ ہوا میں

اچھل کر دور پختہ سیڑھیوں پر جا پڑا

مکوٹا کے گرتے ہی اس قدر خوفناک گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی کہ یوں لگتا تھا۔ جیسے آسمان آپس میں ٹکرا گئے ہوں۔ اس کے چند سیکنڈ کے بعد جیسے سکون ہو گیا ہو۔ معبد کے در و دیوار کا لرزنا اور چھت کا گردش کرنا اور ہر چیز کا ڈولنا بند ہو گیا۔ گوٹ آف مینڈس کا سیطانی وجود دھواں بن کر ہوا میں تحلیل ہو گیا اور اس کی جگہ مکوٹا کے مالاگاسی سیاہ فام ملازم کا بھیانک چہرہ نظر آنے لگا۔ اس کی آنکھوں سے غیظ و غضب کے شعلے نکل رہے تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی دھواں بن کر نظروں سے غائب ہو گیا

سیاہ موم بتیاں بجھ گئیں اور اب معبد میں صرف فرش پر گرے ہوئے طلسم اعظم کی سفید نیلگوں روشنی باقی رہ گئی۔ ڈیوک تیزی سے آگے بڑھا اور طلسم اعظم اٹھا لیا۔ پھر وہ اسے لیے ہوئے قربان گاہ تک گیا۔ طلسم اعظم کی روشنی میں اس نے دیکھا کہ بچی قربان گاہ کے قریب ہی بیٹھی ہوئی پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس پر جاگتے میں سونے یا سوتے ہوئے جاگنے کی سی کیفیت طاری ہے پھر اچانک اس کی نظر اپنی ماں پر پڑی اور وہ اٹھ کر خرام خواب کی سی حالت میں ماں کی طرف چل پڑی

اس کے بعد کئی منٹ کے لیے معبد میں غیر فطری قسم کا سکوت مرگ طاری ہو گیا پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد انہیں بہت ہی مدھم قسم کی موسیقی سنائی دی۔ جو کہیں بہت دور سے آتی معلوم ہو رہی تھی۔ موسیقی کی آواز کچھ ایسی تھی جیسے کسی آبشار سے پانی گر رہا ہو۔ پھر آہستہ آہستہ وہ آواز بلند ہوتی گئی اور صاف سنائی دینے لگی۔ اب وہ ایسے لگ رہی تھی جیسے بہت سے معصوم و نو عمر بچے کوئی دعا جھوم جھوم کر اور لہک لہک کر گا رہے ہوں۔ ان کی معصوم آوازوں میں سمویا ہوا تقدس سننے والوں کی روحوں کو اس قدر بالیدگی بخش رہا تھا کہ ان کے دلوں سے تمام خوف و ہرس دور ہو گیا۔ ان کے کان اس ملکوتی موسیقی پر لگے ہوئے تھے جبکہ نگاہوں کا مرکز سامنے کھڑی ہوئی بچی تھی جو کھوئی کھوئی نظروں سے کبھی ایک اور کبھی دوسرے کو دیکھ رہی تھی

حیران کن بات یہ تھی جو بچی ابھی کچھ دیر پہلے سراپا برہنہ تھی اب وہ برہنہ نہیں تھی بلکہ پراسرار قسم کے سنہری ذرات کی دھول نے اس کے تمام بدن کو ڈھانپ رکھا تھا پھر دوسرے ہی منٹ بچی کا چہرہ، سر، شانے اور باقی جسم بڑھنا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک حسین و جمیل عورت میں تبدیل ہو گئی۔ سنہری دھول جو اس کے بدن کو چھپائے ہوئے تھی بیش قیمت دیباو حریر کے لباس میں بدل گئی اب ان کے سامنے کوئی آسمانی اپسرا اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ کھڑی تھی

ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ سامنے کھڑی عورت میں تبدیلیاں ہونا شروع ہو گئیں۔ موسیقی مدھم ہوتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ جس جگہ پہلے بچی اور پھر حسین و جمیل عورت کھڑی ہوئی تھی اب اس جگہ ایک مرد نظر آ رہا تھا۔ اپنے لباس سے وہ کوئی تبتی لاما دکھائی دیتا تھا۔ جسم ہر لحاظ سے حیران کن حد تک صحت مند اور خوب صورت تھا چہرے پر ایسا نور اور تقدس برس رہا تھا کہ اس سے پہلے انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا آنکھوں سے فہم و فراست پھوٹی پڑ رہی تھی اور ان میں ایسی پراسرار مقناطیسی کشش تھی کہ ان سب کو سحر زدہ کر کے رکھ دیا تھا۔ قصہ مختصر یہ کہ وہ انسان سے زیادہ کوئی آسمانی فرشتہ ہی معلوم ہو رہا تھا

بظاہر وہ نہ کچھ کہہ رہا تھا اور نہ اس کے لب ہل رہے تھے مگر اس کی شیریں اور ترنم ریز آواز بالکل واضح اور صاف طور پر، سنائی دے رہی تھی

''میں نورانی قوتوں کا مظہر ہوں اور کتنی ہی زندگیاں گذارنے کے بعد اب روح کے تکمیلی مراحل کے قریب پہنچا ہوں تم لوگوں نے میرے استغراق و مراقبے میں خلل ڈال کر اور میری گمنام وادی سے مجھے یہاں بلا کر اچھا نہیں کیا۔ بہر حال تم لوگوں کی اشد ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ ایک نے یہاں آ کر زندگی کے روشن چراغ کو بجھانے اور اپنے غلیظ مقاصد کو پورا کرنے کے لیے مخفی قوتوں کو استعمال کرنے کی کوشش کی تھی چنانچہ اسے اس کی سزا مل چکی ہے۔'' اتنا کہہ کر اس نے نفرت وحقارت سے ملکوٹا کی لاش کی طرف دیکھا پھر بولا۔ ''اور دوسرا جو پائیوں کے اس طرف ہے اس سے بھی اس کی موجودہ زندگی چھین لی گئی ہے۔ تم میں آپس میں جو پر خلوص پیار محبت ہے اسی نے تمہاری حفاظت کی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم وہ ماں ہے جس کے دل میں اپنی بچی کے لیے بے غرض چاہت و بے لوث محبت ہے۔ یہ اسی کی دعائیں تھیں جو آسمان کی لامحدود وسعتوں کو چیر کر خدائے ذوالجلال کے حضور جا پہنچی ہیں اور مجھے صرف چند منٹ کے لیے یہاں آنے اور تم لوگوں کی مدد کرنے کا حکم ملا ہے چنانچہ میں اپنے خدا کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے اس معصوم و بے گناہ اور ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک بچی کو بچانے کی خاطر حاضر ہو گیا ہوں۔ تمہارے دشمنوں کو شیطان کی تاریک دنیا میں دھکیل دیا گیا ہے۔ اب وہ تمہیں ذرا بھی پریشان نہیں کریں گے بے فکر ہو کر اپنی زندگی گذارو خدا تم پر رحم کرے۔ اب سو جاؤں اور جاؤ

یکا یک انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ معبد سے نکل کر بلند و بالا فضاؤں میں پرواز کر رہے ہوں۔ ان کے گرد ملکوٹا کا قائم کردہ دائرہ چمکتے سورج شکل اختیار کر گیا تھا اور وہ اس کے اندر اپنے آپ کو سیاہ دھبوں کی مانند محسوس کر رہے تھے وہ بلند سے بلند تر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ نیچے دیکھنے پر معبد کی عمارت صرف ایک سیاہ دھبے کی طرح نظر آنے لگی۔ وقت کی رفتار تھم گئی اور یوں لگا۔ جیسے وہ ریت کے ذرات کی طرح ہزاروں برس سے خلا کی ناقابل تصور وسعتوں میں گردش کرتے پھر رہے ہیں۔ انکے تمام جذبات واحساسات ختم ہو گئے ہیں۔ پھر اچانک انہیں پانے نیچے کارڈنیل فولی نظر آئی۔

☆☆☆☆☆

دوسری فصل

اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔ وہ انسان کو نیند میں اس کی بھولے ہوئے ماضی بلکہ مستقبل کی تصویر بھی دکھاتے ہیں۔ خواب میں وہ ماضی میں گم شدہ اپنی شخصیت کی شناخت بھی کر سکتا ہے۔ قدرت کبھی کبھی انسان کو ایسے موقع فراہم کرتی ہے۔ علیم الحق حقی نے ایک بار پھر ایک نہایت منفرد موضوع پر قلم اُٹھایا اور تخلیق پائی یہ کہانی...... دوسری فصل، جسکی بنیاد ہندوؤں کے عقیدہ آواگون (دوسرا جنم) پر رکھی گئی ہے۔ ناول

دوسری فصل کو **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ڈیوک نے سر اٹھا کر ادھر دیکھا اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ایک طویل سفر کے بعد کئی دن تک سوتا رہا ہے۔ پھر آنکھیں ملنے پر ذہن اپنی اصل حالت پر آیا تو دیکھا کہ وہ رچرڈ کی جانی پہچانی لائبریری میں ہے چاروں طرف لگی کتابوں کی الماریاں بھی دیکھی بھالی تھیں۔ پھر اچانک کمرے کی نیم تاریک فضا برقی بلبوں کی پوری طرح جل اٹھنے سے منور ہوگئی۔ روشنی ہوتے ہی سب سے پہلے اس کی نظر سائمن پر پڑی۔ وہ ابھی تک دفاعی حصار میں جوں کا توں بندھا پڑا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے سے خوف و دہشت کی تمام علامات غائب ہو چکی تھیں

ڈیوک سائمن پر جھک گیا اور اس کی رسیاں کھولنے لگا۔ عین اسی وقت سب کی نظر ریکس پر پڑی۔ دراز قد، بے ترتیب لباس بال بکھرے ہوئے اور ویران آنکھیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی پاگل ہو۔ صبح کی روشنی میں اس کا طویل سایہ دیوار پر پڑ رہا تھا۔ ٹینتھ کی لاش ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے وہ خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا

''کیا یہ واقعی مرگئی ہے۔'' پاگلوں کی طرح اس نے پوچھا

''میری ایک چیخ مار کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اس دروازے کی طرف بھاگی جو بالائی منزل پر واقع بچی کے کمرے کے لیے خفیہ زینے کا تھا۔ رچرڈ بھی بیوی کے پیچھے دوڑ پڑا

ڈیوک ریکس کی مدد کے لیے جھپٹا۔ سائمن بھی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا

''اف خدایا۔ میں نے بہت ہی بھیانک خواب دیکھا ہے

''ہم سب کے پیرس جانے کے متعلق۔'' ڈیوک نے مسکراتے ہوئے الٹا سوال کیا۔ پھر ٹینتھ کے جسم کو فرش پر آرام سے رکھوانے میں ریکس کی مدد کرتے ہوئے بولا۔ ''اور پھر وہاں سے شمالی یونان میں ایک قدیم ویران معبد تک جانے کے متعلق۔

''ہاں۔ لیکن تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ میں نے اس قسم کا خواب دیکھا ہے۔'' سائمن نے حیرانی ظاہر کی

''اس لیے کہ میں نے بھی بالکل ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔ اگر تو واقعی وہ خواب تھا

عین اسی وقت پوشیدہ زینے کی طرف سے قہقہے سنائی دیئے اور دوسرے ہی منٹ میری لیو بچی کا بازو پکڑے مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ رچرڈ بھی بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ میری کی آنکھوں میں تو مارے خوشی کے آنسو جھلک رہے تھے۔ بچی کی آنکھیں خمار آلود تھیں جیسے وہ ابھی ابھی جاگی تھی اور ماں کا ہاتھ چھڑا کر سائمن کی طرف جانا چاہتی تھی

ڈیوک ٹینتھ کی لاش کا جائزہ لے رہا تھا۔ مگر کان باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے۔ بچے جوں ہی ماں کا ہاتھ چھڑا کر سائمن کی طرف بڑھی سائمن جلدی سے یوں پیچھے ہٹ گیا جیسے وہ کسی چھوت کی بیماری کا مریض تھا۔ ساتھ ہی بولا

''نہیں گڑیا نہیں میرے پاس مت آؤ۔ میں بیمار ہوں

''کیا واہیات باتیں کر رہے ہو۔'' رچرڈ نے نفرت سے کہا۔ ''سب قصہ ختم ہو چکا ہے۔ بچی کو گود میں اٹھا لو

''اوہ ڈیر۔'' میری اپنے شوہر کے شانے پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ ''کیا واقعی یہ سب کچھ خواب تھا

''یہ زندہ ہے۔'' اچانک ڈیوک نے کہا۔اس کا ہاتھ ٹینتھ کے دل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔'' جلدی کرو۔ ذرا سی برانڈی لے آؤ

یہ سنتے ہی ریکس برانڈی لانے کے لیے دوڑ پڑا

''بالکل خواب تھا۔'' رچرڈ میری سے کہہ رہا تھا۔ کیونکہ ہم اس کمرے سے ایک منٹ کے لیے بھی باہر نہیں گئے۔ خود ہی دیکھ لو کہ ریکس کے علاوہ ہم سب پائجامے پہنے ہوئے ہیں

''مگر......مگر یہ بیچاری۔'' اتنا کہہ کر میری ٹینتھ کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ اسی وقت ریکس برانڈے کی بوتل اور ایک گلاس لے کر دوڑتا ہوا آ گیا

ڈیوک نے بوتل اور گلاس لے کر جلدی سے برانڈی گلاس میں ڈالی۔ میری رچرڈ اور ڈیوک تینوں مل کر بڑی مشکل سے تھوڑی سی برانڈی ٹینتھ کے حلق سے اتارنے میں کامیاب ہو گئے۔ دو تین منٹ کے بعد اس کے چہرے پر مردنی کی بجائے زندگی کے آثار ظاہر ہوئے اور پھر چند سیکنڈ کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں

''شکر ہے خدایا لاکھ لاکھ شکر ہے۔'' ریکس نے خوشی و اطمینان ظاہر کرتے ہوئے کہا

مزید دو منٹ گذرنے پر ٹینتھ نے مسکراتے ہوئے ریکس کی طرف دیکھا اور دھیرے سے اس کا نام پکارا۔ اب اس کے چہرے پر زندگی کی سرخی نظر آنے لگی تھی

''میں نے اپنی تمام زندگی میں اس سے زیادہ عجیب و غریب اور خوفناک خواب نہیں دیکھا'' میری کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی۔'' توبہ توبہ وہ سنسان و ویران معبد اور وہ بلا

''تو گویا تم نے بھی بالکل وہی خواب دیکھا ہے۔'' سائمن نے حیران ہو کر کہا

''سخت حیرانی کی بات ہے کہ ہم سب نے ایک ہی خواب دیکھا ہے۔ خواب کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ کیونکہ گزشتہ شب ڈیوک کے قائم کردہ دفاعی حصار میں ایک مرتبہ جانے کے بعد ہم ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس کمرے سے باہر نہیں گئے۔'' رچرڈ نے خیال ظاہر کیا

اگر یہی بات ہے تو یقیناً میں نے بھی خواب ہی دیکھا ہو گا۔'' ریکس بولا۔ سرائے میں آنکھ لگ جانے کے بعد کے واقعات خواب ہی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے کے واقعات کے متعلق تو میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ ہرگز خواب نہیں تھے۔ میں اور ڈیوک سائمن تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے ہیں اس کی تلاش کے لیے گاڑی کی چوری کا بہانہ کر کے ہم نے پولیس سے بھی مدد حاصل کی تھی

''بالکل ٹھیک ہے۔'' ڈیوک بولا۔''ٹینتھ کی یہاں موجودگی اس بات کو ثابت بھی کرتی ہے۔ مگر جہاں تک ٹینتھ کی موت کا تعلق ہے تو وہ واقعی خواب تھا اور یہ خواب غالباً اس وقت سے شروع ہوا تھا۔ جب تم رات کے پچھلے پہر اس کی لاش کو ہاتھوں پر اٹھا کر یہاں لائے تھے۔ اس سے پہلے کے واقعات مثلاً سائمن کے مکان پر شیطان کے پجاریوں کا مجمع۔ اس کے بعد ہمارا وہاں دوبارہ جانا اور سائمن کو بے ہوش کر کے لے آنا اور سبت کی تقریب وغیرہ یہ سب حقیقت ہے یہ صرف گزشتہ رات تھی جس کے دوران ہمارے جسم تو سوتے رہے تھے مگر ہمارے لاشعور جسم سے جدا ہو کر موکاٹا کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے

''بہت خوب۔'' رچرڈ بولا۔''اگر تمہاری بات کو درست مان لیا جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ مکوٹا ہنوز زندہ ہے اور خطرات اپنی جگہ

''نہیں ،نہیں۔ وہ قطعی مر چکا ہے۔'' ٹینتھ نے باوثوق لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ریکس کا سہارا لے کا اٹھتے ہوئے بیٹھ گئی

''تمہیں کیونکر یقین ہے۔'' ریکس نے پوچھا

''مجھے اس وقت بھی اس کی لاش کہیں قریب ہی سیڑھیوں پر پڑی نظر آ رہی ہے

''ہم نے بھی خواب میں اسے سیڑھیوں پر ہی پڑے دیکھا تھا۔'' رچرڈ نے پہلے اپنی بیوی اور پھر ریکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

''نہیں۔'' ٹینتھ فوراً بولی۔''میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا اور نہ ہی مجھے اس کے بعد کی کوئی بات یاد ہے جب مکوٹا سرائے میں میرے کمرے میں داخل ہوا تھا اور مجھے سلا دیا تھا۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ مکوٹا کی لاش باہر کہیں قریب ہی اب بھی تمہیں مل جائے گی

''قدیم قانون قدرت۔'' ڈیوک بولا۔ اس کے روئے سخن ٹینتھ کی طرف تھا

''جان کے عوض جان۔ چونکہ تمہاری جان تمہیں دوبارہ بخش دی گئی ہے اس لیے مکوٹا کو یقیناً سزا کے طور پر اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے ہوں گے

''گویا مکوٹا کے جھنجھٹ سے ہماری جان ہمیشہ کے لیے چھوٹ گئی ہے۔'' سائمن مسرت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا

''بالکل۔'' ڈیوک اطمینان بخش لہجے میں بولا۔''خواب تھا یا حقیقت بہر حال روشن قوتوں کا مظہر جو اپنی نورانی صورت میں ہماری مدد کے لیے آیا تھا اس کا کہنا ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ اس نے کہا تھا کہ سیاہ قوتوں کو ان کی تاریک دنیا میں واپس دھکیل دیا گیا ہے اور یہ کہ اب وہ ہمیں پریشان نہیں کریں گی۔ آؤ ذرا باہر چل کر دیکھیں۔'' یہ کہہ کر ڈیوک نے رچرڈ کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف لے گیا

ان کے جانے کے بعد میری سائمن سے بولی۔''سائمن ڈیر تم ذرا بچی کو اوپر لے جا کر کپڑے پہنا دو۔ ورنہ اسے ٹھنڈ لگ جائے گی۔ میں اتنے میں نوکروں سے کہہ کر ناشتہ وغیرہ کا انتظام کرتی ہوں

''تمہیں رات والی بات یاد ہے۔'' جب ٹینتھ اور ریکس تنہا رہ گئے تو ریکس نے پیار سے ٹینتھ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا

''بالکل یاد ہے ڈیر۔'' ٹینتھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر حیا کی سرخی تھی۔''مگر یہ بھی تو سوچو کہ شادی کے بعد ہماری خوشیاں کس قدر مختصر مدت کے لیے ہوں گی۔ یہی قریباً آٹھ ماہ

''ہرگز نہیں۔'' ریکس نے ٹینتھ کو قریب کھینچتے ہوئے کہا۔''تم گزشتہ ہم سب کے لیے یقیناً مر گئی تھیں۔ اس لحاظ سے تمہاری وہ واہیات قسم کی پیش گوئی پوری ہو چکی ہے۔ اس لیے اب ہم دونوں سو برس تک اکٹھے رہیں گے

ٹینتھ نے اپنا سر ریکس کے شانے پر رکھ دیا۔ اسے ریکس کی بات کا پوری طرح یقین تو نہیں آیا تھا۔ تاہم وہ خود بھی محسوس کر رہی تھی کہ وہ جیسے سیاہ وادیوں سے گذر کر دوبارہ روشن منزلوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ چنانچہ دل میں نئی زندگی اور انجانی مسرتوں کا احساس ہو رہا تھا

''اگر تمہارا خیال درست ہے۔'' ٹینتھ نے سرگوشی کی۔''تو پھر میری زندگی کے باقی ایام تمہارے لیے ہیں۔ خواہ وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ

باہر دھند کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ مئی کی روشن صبح طلوع ہورہی تھی۔ ڈیوک اور رچرڈ کو مکوٹا کی لاش مل گئی۔ وہ باہر صدر دروازے کی سیڑھیوں پر اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی

''عدالت کو فیصلہ صادر کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی

مکوٹا کی لاش کا قریب سے بغور جائزہ لینے کے بعد ڈیوک نے کہا۔'' وہ اس کی موت کو حرکت قلب بند ہوجانے کا کیس قرار دیں گے۔ بہتر ہے کہ کوئی بھی لاش کو ہاتھ نہ لگائے۔ پولیس کو فون کیے دیتے ہیں۔ ہم میں سے کسی کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی اسے دیکھا ہے۔ اپنے ملازم مالن کو بھی سمجھا دینا کہ وہ بھی یہ نہ بتائے کہ یہ کل سہ پہر کے وقت یہاں آیا تھا۔ رہا سوال اس کے دوستوں کا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا کوئی دوست، ساتھی یا پیروکار پولیس کو اس سے اپنی واقفیت کے متعلق ہرگز کچھ نہیں بتائے گا

''ٹھیک ہے۔'' رچرڈ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔''تو پھر اسکا مطلب یہ ہوا کہ یہ کہانی ایک اجنبی شخص کی فطری موت پرختم ہوجائے گی

''جو مرضی ہے سمجھ لو۔'' ڈیوک نے کہا۔''اب ذرا مجھے اپنے بائلر تک لے چلو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس بابت میرے اور تمہارے علاوہ کسی کو بھی پتہ نہ چلے

''بائلر۔'' کیا مطلب رچرڈ نے حیرانی ظاہر کی

''چلو تو سہی۔ ابھی سب کچھ معلوم ہوجائے گا

رچرڈ کے چہرے پر سخت الجھن کے تاثرات تھے۔ بہر حال وہ آگے ہولیا اور باورچی خانے کی طرف سے گھوم کر ڈیوک کو ملحقہ چھوٹی سی عمارت تک لے گیا۔ جس کے اندر سے بھٹی دہکنے کی بھڑ بھڑاہٹ دور سے ہی سنائی دے رہی تھی

ڈیوک نے بائلر روم کا دروازہ کھولا اور پھر تپس کی وجہ سے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ چند سیکنڈ تک بھٹی میں دہکتی ہوئی سرخ وسفید آگ کو دیکھتا رہا۔ پھر دائیں ہاتھ کی مٹھی رچرڈ کو دکھاتے ہوئے کھول دی

''اف خدایا۔'' رچرڈ کا فرط حیرت سے منہ کھل گیا۔''یہ تمہیں کہاں سے ملا۔

ڈیوک کی کھلی ہتھیلی پر ایک سوکھا اور سکڑا سکڑا یا شولنگ (مردانہ عضو تناسل جس کی کچھ مذاہب میں بڑے اہتمام وعقیدت سے پوجا ہوتی رہی ہے) رکھا ہوا تھا۔ سائز میں صرف انگلی جتنا تھا اور امتداد زمانہ کی وجہ سے بالکل سیاہ ہوگیا تھا۔ یہی طلسمان آف سیٹ یا طلسم اعظم تھا

''جس وقت میں اس انوکھے اور خوف ناک خواب سے بیدار ہوا تو یہ میرے ہاتھ میں تھا۔'' ڈیوک نے پوری سنجیدگی سے جواب دیا

''لیکن......لیکن وہ خواب تھا تو یہ یہاں تمہارے ہاتھ میں کیسے آگیا۔

''کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ غالباً یہ ان سیاہ قوتوں بلکہ بدی وبرائیوں کی علامت ہے۔ جن کے خلاف ہم لڑتے رہے تھے اور ممکن ہے یہ ہمیں اسی لیے دیا گیا ہے کہ ہم اسے ہمیشہ کے لیے تباہ کردیں۔'' یہ کہہ کر ڈیوک نے وہ چیز دہکتی ہوئی بھٹی میں پھینک دی اور اسے جلتا ہوا دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر جل کر خاک ہوگئی

''میں تو یہ بات بالکل نہیں سمجھ سکا کہ اگر ہم سب نے وہ خواب دیکھا تھا تو پھر طلسم اعظم کا تمہارے پاس ہونے کا کیا جواز ہے۔'' رچرڈ کے ذہن میں سخت الجھن تھی

''میں خود حیران ہوں۔'' ڈیوک جواب دیتے ہوئے بولا۔'' اور سوچ رہا ہوں کہ یہ سب کچھ کس طرح ممکن ہے۔ بہر حال میرا خیال تو یہ ہے کہ سب اپنے اس عجیب وغریب خواب کے دوران فورتھ ڈائمینشن کی حالت میں تھے۔ جدید سائنس کی رو سے فورتھ ڈائمینشن اس حالت کو کہتے ہیں۔ جس میں انسان وقت کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔''

(اختتام)